فیض النحو

از
مولانا شیر افگن ندوی

مقدمہ
حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی
ناظم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو

مجلس نشریات اسلام
۱-کے-۳ ناظم آباد مینشن ناظم آباد نمبر ۱ کراچی ۱۸

فیض النحو

از

مولانا شیر افگن ندوی

مقدمہ

حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی

ناظم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو

مجلس نشریات اسلام

۱۔کے ۳۰ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد ۱ کراچی ۷۴۶۰۰

نام کتاب ــــــــــ	فیوض النحو
تصنیف ــــــــــ	شیر افگن ندوی
طباعت ــــــــــ	القادر پرنٹنگ پریس کراچی
اشاعت ــــــــــ	سنہ ۲۰۰۱ء
ضخامت ــــــــــ	۲۲۰ صفحات

ٹیلیفون

۶۲۱۸۱۷

ناشر
فضل ربی ندوی

مجلس نشریاتِ اسلام ۱۔کے۔۳ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد، کراچی ۱۸

فہرستِ اسباق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دِيْبَاچَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ، وَبَعْدُ!

عربی زبان کے قواعد میں نحو کو خصوصی اہمیت حاصل ہے کیونکہ جملے بنانے اور اعراب لگانے کے اصول نحو کے ذریعہ ہی معلوم ہوتے ہیں، لیکن برصغیر میں نحو کی ابتدائی کتابیں ایک عرصے سے فارسی میں پڑھائی جاتی رہی ہیں کیونکہ عملی زبان کی حیثیت سے اس خطہ میں فارسی کا دبدبہ ایک عرصہ تک رہا ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس علاقے سے اس زبان کا زور ٹوٹ گیا اور اُردو نے تیزی سے ترقی کرکے زندگی کے ہر شعبہ پر اپنی گرفت بنالی، جس کے بعد اس بات کی ضرورت محسوس کی جانے لگی کہ عربی زبان کے ابتدائی قواعد اردو میں مرتب کئے جائیں چنانچہ اس سلسلہ میں بعض علماء نے اچھی کتابیں ترتیب دیں اور دارالعلوم ندوۃ العلماء نے اپنی اصلاح نصاب کی تحریک کے تحت اس پہلو کو خاص اہمیت دی اور متعدد کتابیں تیار کرائیں چنانچہ ابتدائی درجات کے طلبہ کے لئے تمرین النحو کافی مفید ثابت ہوئی لیکن اس کے بعد کے مرحلہ کے لئے جو کتاب داخل نصاب رہی وہ زبان کے پرانے پن اور مناسب مشقوں کی کمی کی وجہ سے اپنی افادیت پورے طور پر ثابت نہیں کر پا رہی تھی اس لئے خیال ہوا کہ ایک ایسی کتاب ترتیب دی جائے جس میں ضروری اصطلاحات کی رعایت کے ساتھ عام فہم زبان میں مسائل سمجھائے جائیں

مثالیں رائج زبان کی ہوں اور بقدر ضرورت مشقوں سے مسائل ذہن نشین کرائے جائیں۔ اللہ کے فضل وکرم اور اساتذہ کی دعاؤں سے یہ کام پورا ہوا۔ میں نے اس کتاب میں ان مسائل کو تفصیل سے بیان کیا ہے جن کی ضرورت طلبہ کو زیادہ پڑتی ہے اسی طرح ان بحثوں کی مکمل وضاحت کی ہے جن کے تشنہ ہونے کی وجہ سے طلبہ الجھاؤ کا شکار ہوجاتے تھے، زیادہ تر مثالیں جدید زبان کی ہیں، لیکن ان سے تراکیب کو بوجھل نہیں ہونے دیا ہے، ہر بحث سے متعلق نحوی ترکیب بھی نمونہ کے طور پر دے دی ہے۔ امید ہے کہ کتاب ثانوی درجات کے طلبہ کی مشکلات آسان کردے گی اور وہ نحو سے گھبرانے کے بجائے دلچسپی سے اس کو سمجھیں گے اور انشاء وعبارت خوانی میں اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس محنت کو قبولیت بخشے اور توشۂ آخرت بنائے (آمین)

ہم جامعۃ المؤمنات کے بے حد ممنون ہیں کہ اس نے کتاب کی طباعت کا بار اٹھا کر اس راہ کی مشکلیں آسان کردیں۔

شیر افگن ندوی
مدرس مدرسہ عالیہ عرفانیہ۔ چوک لکھنؤ

رمصولی بازار، پڈرونہ، کشی نگر۔ یوپی
۲۰ر فروری سنہ ۱۹۹۹ء

مُقَدّمہ

از: مولانا سید محمد رابع صاحب حسنی ندوی ۔ مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

نحو وصرف کا علم عربی زبان میں بات کو صحیح طریقے سے ادا کرنے اور مطالب کے مطابق الفاظ اور جملے استعمال کرنے میں مدد دینے میں کام آتا ہے۔ اس علم کی صفت یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ زبان، کو غلطی سے بچانے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے، اس کو زبان کے قواعد سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ عربی زبان میں اس علم کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ دنیا کی دیگر زبانوں میں عربی زبان ہی ایک ایسی زبان ہے جس کے الفاظ کے آخری حرفوں کے زبر، زیر وپیش میں تبدیلی ہوتی ہے اور یہ تبدیلی معنوں میں تبدیلی لاتی ہے مثلاً خالد نے زید کو مارا ضَرَبَ خَالِدٌ زَيْدًا اور خالد کو زید نے مارا ضَرَبَ خَالِدًا زَيْدٌ اس طرح خالد کو خَالِدٌ کہا تو خالد مارنے والا بن گیا اور خَالِدًا کہا تو خود خالد مار کھانے والا ہو گیا۔

عربی زبان کے الفاظ کے آخری حروف میں اس طرح جو تبدیلی ہوتی ہے اس کو اعراب کہتے ہیں اور چونکہ یہ صورت صرف عربی زبان میں پائی جاتی ہے اس لئے عربی زبان کو اعراب والی زبان بھی کہتے ہیں۔ اعراب والی اس زبان میں اعراب کے تغیرات کے قاعدے اور ضابطے مقرر ہیں، انھیں قاعدوں کو نحو کے علم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

عربی زبان کے قواعد وضوابط کا یہ موضوع ایک مفصل اور مختلف النوع ضابطوں

مشتمل ہے جس کو عربی سیکھنے اور صحیح استعمال کرنے کی خواہش رکھنے والا پڑھتا اور سیکھتا ہے. یہ علم اپنے تنوع اور تفصیل کی وجہ سے مشکل بھی محسوس ہوتا ہے اور عربی کی تعلیم کے آغاز پر طلباء اس سے گھبرا کر اور پریشان ہو کر بعض وقت عربی ہی چھوڑ دیتے ہیں، اس لئے نحو وصرف پر درسی کتابیں تیار کرنے والے اس کو آسان زبان میں پیش کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں، لیکن زبان کو ایسی آسان بنا دینا کہ پڑھنے والے کی ذہنی سطح اور سمجھنے کی صلاحیت کا پورا لحاظ ہو خاصا مشکل کام ہوتا ہے. اس لئے مصنف کو اس موضوع کی درسی کتاب کو آسان بنانے کی طرف خاصی توجہ کرنا ہوتی ہے. اگر یہ توجہ کم ہو تو یہ دشوار بن جاتا ہے اور پھر طالب علم کو اپنے دماغ پر بہت بوجھ لینا پڑتا ہے.

اس علم کو آسان بنانے ہی کی غرض سے متعدد مصنفین نے طلباء کی مادری زبان میں کتابیں تیار کیں، اسی سلسلہ میں اردو میں بھی اس موضوع پر کتابیں تیار کی گئیں اور اس علم کو سہل الفہم بنانے کے لئے آسان اور عام فہم زبان میں بات کو ادا کرنے کی کوششیں کی گئیں چنانچہ ان کے ذریعہ اس علم کو سمجھنے میں طلباء کو آسانیاں ہوئیں.

ندوۃ العلماء نے اسی غرض سے کئی کتابیں اردو میں اس موضوع پر تیار کرائیں جن کو سلسلہ وار تیار کیا جانا تھا لیکن بعض دشواریوں کی بنا پر وہ سلسلہ پورا نہیں ہوسکا، قواعد صرف ونحو کے سال اول کے لئے تمرین النحو کے نام سے کتاب تیار ہوئی اس کے دوسرے سال کے لئے بھی کتاب تیار ہونی تھی جس میں پہلے سال کی کتاب ہی کے مضامین کو مکرر اور مزید تفصیل سے پیش کرنا تھا وہ کام ابھی باقی تھا کہ خود ندوۃ کے ایک فاضل عزیزم مولوی شیر افگن ندوی نے ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اس کو انجام دیا اور کتاب کا نام **فیض النحو** رکھا، او راس طرح تمرین النحو کے بعد کے مرحلہ کی ضرورت کے لئے

اچھی کتاب تیار کردی، ندوی ہونے کے ناطے انھوں نے گویا ندوہ ہی کا طے کردہ کام انجام دیا۔ مجھے یہ دیکھ کر مسرت ہوئی، میں نے ان کی یہ کتاب دیکھی جس میں عام فہم اور آسان زبان میں انھوں نے نحو کے مسائل کو پیش کیا ہے اور خاصا استیعاب کیا ہے، پھر صرف مسائل وقواعد بتانے پر اکتفاء نہیں کیا ہے بلکہ مثالوں سے سمجھایا ہے اور مشقوں کے ذریعہ ذہن میں بٹھانے کی کوشش کی ہے۔

مجھے امید ہے کہ ان کا یہ کام مفید اور مقبول ہوگا اور اس راہ کے لئے اچھی زادراہ بنے گا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور نافع بنائے۔ آمین

محمد رابع ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبق (١)

لفظ، کلمہ

نحو ــــ عربی زبان کے ان قواعد کو نحو کہتے ہیں جن سے کلمات کو آپس میں جوڑ کر جملے بنانے اور ان کے آخری حرف پر اعراب (زبر، زیر، پیش) لگانے کے اصول معلوم ہوتے ہیں۔

لفظ ــــ حروف تہجی کا ہر مجموعہ لفظ کہلاتا ہے جیسے ز+ی+د کا مجموعہ زَیْدٌ اور د+ی+ز کا مجموعہ دَیْزٌ وغیرہ۔

کلمہ ــــ ایسا اکیلا لفظ جس کا کوئی مطلب نکلے کلمہ کہلاتا ہے جیسے ضَرَبَ (مارا) رِجَالٌ (لوگ) عَلٰی (پر) وغیرہ۔

لیکن لفظ دَیْزٌ مہمل (بے معنی) ہونے کی وجہ سے کلمہ نہیں کہلائے گا کیونکہ دَیْزٌ سے کچھ بھی مراد نہیں۔

سبق (۲)

اقسامِ کلمہ

کلمہ کی تین قسمیں ہیں ـــــ اسم ، فعل ، حرف

اسم ـــــ وہ کلمہ ہے جو بذاتِ خود کسی چیز، جگہ، یا حالت پر دلالت کرے اور اس میں کوئی متعین زمانہ نہ پایا جائے جیسے زَیۡدٌ، مَسۡجِدٌ، قِیَامٌ وغیرہ۔

پہچان:۔ اسم کی خاص خاص علامتیں یہ ہیں۔

(۱) اس پر الف لام داخل ہو جیسے اَلۡکِتَابُ (۲) اس سے پہلے حرفِ جرآئے جیسے فِیۡ غُرۡفَةٍ ، عَلٰی کُرۡسِیٍّ (۳) آخر میں تنوین آئے جیسے رَجُلٌ (۴) ترکیب میں مضاف واقع ہو جیسے مَنَارَةُ قُطُبٍ (۵) آخر میں ۃ مدوّرہ آئے جیسے طَاوِلَةٌ (۶) تثنیہ ہو جیسے کِتَابَانِ (۷) جمع[1] ہو جیسے مُسۡلِمُوۡنَ وغیرہ۔

فعل ـــــ وہ کلمہ ہے جو بذاتِ خود کسی کام پر دلالت کرے اور اس میں متعین

---

[1] ـ فعل کے صیغوں میں تثنیہ یا جمع اصلاً فعل نہیں بلکہ وہ فاعل ہوتا ہے جو کام کرنے والے پر دلالت کرتا ہے جس کے مطابق علامتیں فعل کے آخر میں بڑھا دی جاتی ہیں۔

زمانہ بھی پایا جائے جیسے شَرِبَ ، یَقْتُلُ ، اُنْصُرُ وغیرہ۔

پہچان:۔ فعل کی مخصوص علامتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شروع میں قَدْ یا لَقَدْ داخل ہو جیسے قَدْ قَامَتْ ، لَقَدْ جَاءَ ۔

(۲) س یا سَوْفَ ابتداء میں آئے جیسے سَیَعْلَمُ ، سَوْفَ تَذْهَبُ ۔

(۳) شروع میں کوئی حرف ناصب یا جازم آئے جیسے لَمْ یَلِدْ ، لَنْ یُفْلِحَ

حرف ـــ وہ کلمہ ہے جو زمانہ سے خالی ہو اور خود اس سے کوئی چیز یا کام معلوم نہ ہو بلکہ اسم و فعل کے ساتھ مل کر کسی مفہوم کی ادائیگی میں معاون بنے جیسے مِنْ ، أَنْ ، إِلیٰ ، عَلیٰ وغیرہ۔

پہچان:۔ جس کلمہ میں اسم اور فعل کی علامتوں میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے وہ حرف ہو گا جیسے إِنْ ، لَمْ ، مِنْ وغیرہ۔

مَشقیں

۱ــ اسم کی تعریف کیجئے اور پہچان بتائیے ؟

۲ــ فعل کی تعریف کیجئے اور علامتیں بتائیے ؟

۳ــ نیچے لکھے جملوں میں اسم ، فعل اور حرف پہچانئے اور علامتیں بتائیے۔

جَلَسَ بَوَّابُ الْمَدْرَسَةِ عَلیٰ کُرْسِیٍّ (مدرسہ کا دربان ایک کرسی پر بیٹھا)

الْكِتَابُ عَلَى الطَّاوِلَةِ (کتاب میز پر ہے) سَأُسَافِرُ إِلَى الْمَدِیْنَةِ (عنقریب میں مدینہ کا سفر کروں گا) قَدْ یَصْدُقُ الْكَذُوبُ (کبھی کبھی جھوٹا سچ بولتا ہے)

سبق (۳)

جملہ یا کلام

مختلف کلمات آپس میں اس طرح مرکب ہوں کہ سننے والے کو مکمل بات سمجھ میں آجائے. ایسی ترکیب مرکب مفید، مرکب تام، جملہ یا کلام کہلاتی ہے جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ ، ذَهَبْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ اسی طرح قُمْ ، اِجْلِسْ جیسی مثالیں لفظاً مرکب نہیں ہیں لیکن تقدیراً قُمْ أَنْتَ اور اِجْلِسْ أَنْتَ ہیں جن سے پوری بات سمجھ میں آجاتی ہے، لہٰذا یہ کلام کہلائیں گی۔

* جملہ کے دونوں جز کبھی اسم ہوتے ہیں جیسے اَلرَّجُلُ قَائِمٌ کبھی اسم اور فعل ہوتے ہیں جیسے قَامَ مَحْمُوْدٌ اور حرف ان کے مابین ربط پیدا کرنے کے لئے آتا ہے جیسے زَيْدٌ عَلَى السَّقْفِ ، أَكَلْتُ بِالْمِلْعَقَةِ. (میں نے چمچہ سے کھایا)

* اگر کلمہ کی ترکیب کسی مکمل بات پر دلالت نہیں کرتی تو مرکب غیر مفید یا مرکب ناقص کہلائے گی چنانچہ مرکب توصیفی جیسے مَدْرَسَةٌ جَمِيْلَةٌ (ایک خوبصورت مدرسہ) مرکب اضافی جیسے غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام) وغیرہ۔ ترکیبیں مفید نسبت سے خالی ہونے کی وجہ سے کلام نہیں کہلائیں گی۔

مسند و مسند الیہ — ہر جملہ میں ایک کلمہ مسند اور دوسرا مسند الیہ ہوتا ہے

یعنی جس کلمہ کی طرف کسی بات کی نسبت کی جاتی ہے وہ کلمہ مسند الیہ اور جس بات کی نسبت کی جاتی ہے وہ مسند کہلاتی ہے جیسے اَلْمَدْرَسَةُ وَاسِعَةٌ، سَرَقَ مَحْمُوْدٌ ، پہلی مثال میں وسیع ہونے کی نسبت مدرسہ کی طرف کی گئی ہے لہٰذا مدرسہ مسند الیہ اور واسعۃ مسند ہے دوسری مثال میں چوری کی نسبت محمود کی طرف ہے لہٰذا محمود مسند الیہ اور سرق مسند ہے ۔

٭ مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے جبکہ مسند اسم اور فعل دونوں ہوسکتا ہے ۔ حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ ۔

سبق (۴)

متعلّقاتِ اعرابُ

کلام کی ترکیب میں مختلف اسباب کی بنا پر مختلف تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں جنہیں حسب ذیل اصطلاحات سے جانا جاتا ہے۔

عامِل ــــ جس کلمہ کی وجہ سے جملہ کے دیگر اجزاء کے آخری حرف پر تبدیلی واقع ہو وہ عامل کہلاتا ہے۔

معمول ــــ عامل کی وجہ سے جملہ کے جن اجزاء کے آخری حرف پر تبدیلی واقع ہو وہ معمول کہلاتا ہے۔

اعرابُ ــــ عامل اپنے معمول کے آخری حرف پر جن علامتوں کے ذریعہ تبدیلی پیدا کرتا ہے وہ علامتیں اعراب کہلاتی ہیں۔

یہ دو طرح کا ہوتا ہے (۱) اعراب بالحرکت یعنی رفع پیش سے۔ نصب زبر سے۔ جر زیر سے اور جزم سکون سے اور اس کو اصل اعراب کہتے ہیں۔ جیسے فَتَحَ الحَارِسُ بَابَ البَیتِ ۔ (۲) اعراب بالحرف یعنی رفع واو یا الف سے نصب الف سے اور جر یاء سے جیسے بَعَثَ الخَادِمَانِ العَامِلِینَ اِلٰی أَبِیْكَ.

محل اعراب ــــ معمول کا وہ آخری حرف جس پر عامل کے مطابق اعراب

بدلتے رہتے ہیں محل اعراب کہلاتا ہے۔
حرکت ـــ کلمہ میں ماقبل آخر سارے حروف پر جو علامتیں آتی ہیں وہ حرکت کہلاتی ہیں۔
ـــــ مثلاً قَتَلَ حَامِدٌ مَحْمُودًا، اس مثال میں قَتَلَ فعل نے حامد کے آخری حرف کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیا اور محمود کے آخری حرف کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب دیا لہٰذا قَتَلَ عامل ہے جو حَامِد کا رافع اور مَحْمُود کا ناصب ہے، لہٰذا حامد و محمود دونوں کلمے قَتَلَ کے معمول کہلائیں گے، حَامِدٌ کا اعراب رفع ہے جبکہ مَحْمُودًا کا اعراب نصب ہے اور دونوں کا حرف آخر یعنی "د" محل اعراب ہے۔

مشقیں

(۱) جملہ کسے کہتے ہیں اور اس کے دوسرے کیا کیا نام ہیں؟
(۲) عامل اور معمول میں کیا فرق ہے؟
(۳) اعراب اور حرکت میں فرق بتائیے۔
(۴) نیچے لکھے جملوں میں عامل، معمول، اعراب، محل اعراب اور وجہ اعراب بتائیے۔
سَقَطَ الطَّالِبُ فِي الْاِمْتِحَانِ (طالب علم امتحان میں فیل ہوگیا) دَعَا سَلِيمٌ الْأَسَاتِذَةَ إِلَى الطَّعَامِ (سلیم نے اساتذہ کو کھانے کی دعوت دی) فَتَحَ الْخَادِمُ النَّوَافِذَ (خادم نے کھڑکیاں کھولیں)۔
(۵) مسند اور مسند الیہ بتائیے دَخَلَ السَّارِقُ فِي الْبَيْتِ۔ نَامَ الْوَلَدُ۔ اَلْحَرُّ شَدِيدٌ،

سبق (۵)

اقسامِ جملہ

بنیادی طور پر جملہ کی دو قسمیں ہیں ـــ اسمیہ ، فعلیہ

اسمیہ ـــ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں اسم ہو جیسے اَلْكِتَابُ مُفِيْدٌ ، اَلْأَوْلَادُ صَالِحُوْنَ .

فعلیہ ـــ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں فعل ہو جیسے خَرَجَ الْأَوْلَادُ، يَكْتُبُ خَالِدٌ كِتَابًا .

٭ معنی کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں ـــ خبریہ ، انشائیہ

خبریہ ـــ وہ جملہ ہے جس میں جھوٹ، سچ کا شبہ ہو سکے جیسے اَلرَّجُلُ عَالِمٌ ، جَاءَ الضُّيُوْفُ .

انشائیہ ـــ وہ جملہ ہے جس میں جھوٹ سچ کا شبہ نہ ہو سکے جیسے لَا تَقُمْ، اُنْظُرْ إِلَى الْكِتَابِ .

٭ مندرجہ ذیل دس معانی میں سے کوئی بھی جملہ میں پایا جائے تو وہ جملہ انشائیہ کہلائے گا۔

۱۔ اَمْر ۔ اِذْهَبْ إِلٰى فِرْعَوْنَ (فرعون کے پاس جاؤ)
۲۔ نَهْی ۔ لَا تَفْتَحْ بَابَ الْبَيْتِ (گھر کا دروازہ نہ کھولو)

مضاف مضاف الیہ

فعل نہی با فاعل — مفعول بہ

جملہ فعلیہ انشائیہ

۳۔ استفہام ۔ هَلْ صَلَّيْتَ الْفَجْرَ؟ (کیا تم نے فجر پڑھ لی)
۴۔ تمنّی ۔ لَيْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ (کاش جوانی لوٹ آتی)
۵۔ ترجّی ۔ (امید) لَعَلَّ الرِّسَالَةَ آتِيَةٌ (شاید خط آنے والا ہے)

لعلَّ — الرسالةَ — آتيةٌ

حرف مشبہ بالفعل — اسم لعل — خبر لعل

جملہ اسمیہ انشائیہ

۶۔ دعا ۔ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ (اللہ تمہیں برکت دے)
۷۔ عرض (درخواست) أَلَا تَقْبَلُ مَعْذِرَتِي (کیا آپ میری معذرت قبول نہیں کریں گے)
۸۔ عقود (معاہدہ) أعتقتُ هٰذا الْعَبْدَ (میں نے اس غلام کو آزاد کر دیا)
طَلَّقْتُكِ (میں نے تجھے طلاق دے دی)
۹۔ تعجب ۔ ما أَحْسَنَ خَطَّ زَيْدٍ! (زید کی تحریر کیا خوب ہے)
۱۰۔ قسم ۔ وَاللّٰهِ لَأَذْهَبَنَّ مَعَكَ (خدا کی قسم میں ضرور تمہارے ساتھ جاؤں گا)

٭ جملہ کی دو قسمیں اور ہیں ۔۔۔ جملہ معطوفہ ، جملہ شرطیہ

جملہ معطوفہ ـــــ وہ جملہ ہے جس میں ایک جملہ کا عطف دوسرے جملہ پر کیا گیا ہو جیسے قَرَأَ التِّلْمِيْذُ الدَّرْسَ وَكَتَبَهُ عَلٰى كُرَّاسَتِهٖ (طالب علم نے سبق پڑھا اور اس کو اپنی کاپی پر لکھا)

جملہ شرطیہ ـــــ وہ جملہ ہے جس میں ایک جملہ شرط اور دوسرا جزا ہو جیسے إِنْ تَذْهَبْ أَذْهَبْ (اگر تم جاؤ گے تو میں بھی جاؤں گا)

الرجلُ عالمٌ	جاءَ الضيوفُ	يكتبُ خالدٌ كتاباً
مبتدا خبر	فعل فاعل	فعل فاعل مفعول بہ
جملہ اسمیہ خبریہ	جملہ فعلیہ خبریہ	جملہ فعلیہ خبریہ

مشقیں

۱ ـــ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ میں کیا فرق ہے؟

۲ ـــ جملہ انشائیہ کسے کہتے ہیں اور یہ کب بنتا ہے؟

۳ ـــ نیچے لکھے جملوں کی ترکیب کیجئے۔

قَلَمُ الْوَلَدِ جَمِيْلٌ ، سَأَلَ الْأُسْتَاذُ التِّلْمِيْذَ

لَا تَخْرُجْ فِي الظَّهِيْرَةِ ، إِعْمَلُوا الْأَعْمَالَ الصَّالِحَةَ

لَعَلَّ الْمَرِيْضَ نَائِمٌ

سبق (٦)

معرب ومبنی

اعراب کے لحاظ سے کلمے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ معرب، مبنی

معرب ـــــ ایسا مرکب کلمہ جس کا حرف آخر ایک حال پر قائم نہ رہے بلکہ عامل کے مطابق بدلتا رہے، معرب کہلاتا ہے جیسے جَاءَ رَجُلٌ رأیتُ رجلًا، مَرَرتُ بِرَجُلٍ وغیرہ۔

ان مثالوں میں رجل معرب ہے جس کا حرف آخر عامل کے مطابق کبھی مرفوع، کبھی منصوب اور کبھی مجرور ہو گیا۔

مبنی ـــــ وہ کلمہ ہے جس کا حرف آخر اعراب کی مختلف صورتوں میں ایک ہی حال پر قائم رہے اور عامل کے بدلنے سے اس میں ظاہراً کوئی تبدیلی نہ ہو جیسے جاءَ هٰؤُلَاءِ، رَأیتُ هٰؤُلَاءِ، مَرَرتُ بِهٰؤُلَاءِ۔

ان مثالوں میں هٰؤُلَاءِ مبنی علی الکسر ہے جس کی وجہ سے مختلف عوامل کے داخل ہونے کے باوجود رفعی، نصبی، جری تینوں حالتوں میں آخری حرف مکسور رہا اور کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

٭ حروف سارے مبنی ہیں، فعلوں میں ماضی اور امر حاضر کے سارے صیغے مبنی

ہیں اور یہ تینوں مبنی الاصل کہلاتے ہیں ۔ مضارع کے بعض صیغے کچھ شرطوں کے ساتھ مبنی ہوتے ہیں۔ افعال مبنیہ کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

فعل ماضی — ● مبنی علی الفتح ہو گا جب تاء تانیث ساکنہ یا الف تثنیہ اس کے آخر میں آئے جیسے قَالَتْ ، قَالَا ، یا اس کے آخر میں کچھ بھی نہ آئے جیسے قَالَ ۔ ● مبنی علی السکون ہو گا جب آخر میں تاء متحرکہ یا "نا" یا نون نسوہ آئے جیسے رَكِبْتُ ، رَكِبْنَا ، رَكِبْنَ ۔ ● مبنی علی الضم ہو گا جب آخر میں واو جمع آئے جیسے خَرَجُوا ۔

فعل امر — ● مبنی علی السکون ہو گا جب آخر میں کچھ بھی نہ آئے جیسے اِفْعَلْ یا نون نسوہ آئے جیسے اِسْمَعْنَ ۔ ● مبنی علی الفتح ہو گا جب آخر میں نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ آئے جیسے اُنْصُرَنَّ اُنْصُرَنْ ۔ ● حرف علت کے حذف پر مبنی ہو گا جب معتل الآخر ہو جیسے اُدْعُ ، اِرْمِ ● نون کے حذف پر مبنی ہو گا جب آخر میں الف تثنیہ یا واو جمع یا یاء مخاطبہ آئے جیسے اُخْرِجَا ، اُخْرِجُوا ، اُخْرِجِيْ

فعل مضارع — یہ صرف مبنی علی الفتح ہوتا ہے جب اس کے آخر میں نون نسوہ آئے جیسے يَفْعَلْنَ ، تَفْعَلْنَ یا بغیر ظاہری یا تقدیری فصل کے نون تاکید لاحق ہو جیسے لَيَذْهَبَنَّ ، لَيَنْصُرَنْ لیکن جب نون تاکید اور فعل مضارع کے درمیان تثنیہ کے صیغے میں الف کے ذریعہ ظاہراً اور جمع مذکر میں واو سے اور واحد مونث حاضر میں "ی" سے تقدیراً فصل ہو جاتا ہے تو فعل مضارع عام حالتوں کی طرح معرب باقی رہتا ہے ۔

اسماء مبنیہ کا بیان متفرق طور پر آگے آئے گا ۔

سبق (۷)

اسم معرب کے اقسام

معرب اسماء دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) اصل اعراب قبول کرنے والے۔
(۲) خلاف اصل اعراب قبول کرنے والے۔

اصل اعرابْ والے اسماء

وہ اسماء جن پر اصل اعراب آتا ہے۔ تین ہیں۔

۱۔ **اسم مفرد صحیح** ۔ ایسا اسم جو مفرد ہو تثنیہ یا جمع نہ ہو اور صحیح ہو یعنی آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے نَبَتَ الشجرُ، قطعتُ الشجَرَ، صَعِدْتُ علی الشجَرِ۔

۲۔ **قائم مقام صحیح** ۔ ایسا اسم جس کا آخری حرف واو یا ی ماقبل ساکن ہو خفت کی بنا پر صحیح کے قائم مقام ہوتا ہے اور اس کو صحیح کا اعراب دیا جاتا ہے جیسے ——

هٰذَا دَلْوٌ ، اِشْتَرَيْتُ دَلْواً ، شَرِبْتُ مِنْ دَلْوٍ ،

هَرَبَ ظَبْيٌ ، ذَبَحْتُ ظَبْياً ، مَرَرْتُ بِظَبْيٍ ،

۳۔ **جمع مکسر** ۔ ایسی جمع جس کے واحد کا وزن توڑ کر جمع بنایا گیا ہو اس کو بھی اصل اعراب دیا جائے گا جیسے هٰذِهِ أَبْوَابٌ ، أَغْلَقْتُ أَبْوَاباً ، دَخَلْنَا مِنْ أَبْوَابٍ

خلافِ اصل اعراب والے اسماء

وہ اسماء جن پر خلاف اصل اعراب آتا ہے آٹھ ہیں۔

جمع مذکر سالم ـــ مذکر عاقل کی صفت کی ایسی جمع جس کے واحد کا وزن برقرار رکھتے ہوئے آخر میں "و" یا "ی" مابعد نون مفتوح بڑھاکر جمع بنائی گئی ہو جیسے ساجد سے ساجدون، غافل سے غافلون وغیرہ، اس کا اعراب حالت رفعی میں واو ماقبل مضموم اور حالت نصبی وجری میں ی ماقبل مکسور ہوتا ہے جیسے نَجَحَ الصَّالِحُوْنَ ، أَكْرَمْتُ الصَّالِحِيْنَ ، كُنْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ ،

٭ کچھ ایسے کلمات بھی ہیں جو اصلاً واحد سے جمع نہیں بنائے گئے ہیں لیکن مشابہت کی وجہ سے ان کو بھی جمع مذکر سالم کا اعراب دیا جاتا ہے اور مشابہ جمع مذکر سالم کہلاتے ہیں یہ ہیں عشرون سے تسعون تک دہائیاں، بَنونَ اور اُولو جیسے

رَجَعَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا ، قَتَلْتُ عِشْرِيْنَ رَجُلًا ، سَمِعْتُ مِنَ عِشْرِيْنَ رَجُلًا ،

خَرَجَ بَنُو الْعَبَّاسِ ، زُرْتُ بَنِى الْعَبَّاسِ ، نَظَرْتُ إِلَى بَنِى الْعَبَاسِ ،

اِجْتَهَدَ أُولُوا الْعِلْمِ ، جَمَعْتُ أُولِى الْعِلْمِ ، سَأَلْتُ عَنْ أُولِى الْعِلْمِ ،

جمع مؤنث سالم ـــ اسم مونث کی ایسی جمع جس کے واحد کا وزن برقرار رکھتے ہوئے آخر میں "ات" بڑھاکر جمع بنائی گئی ہو جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔

٭ عموماً یہ جمع ایسے اسماء سے بنائی جاتی ہے جن کے آخر میں ۃ تانیث ہو

جیسے شَجَرَۃٌ سے شَجَرَاتٌ ، بَقَرَۃٌ سے بَقَرَاتٌ وغیرہ۔ اس کا رفع پیش سے اور نصب وجر زیر سے دیا جاتا ہے جیسے ــــــــ

حَضَرَتْ مُعَلِّمَاتٌ ، مَدَحْتُ مُعَلِّمَاتٍ ، أَحْسَنْتُ إِلیٰ مُعَلِّمَاتٍ ،

※ أُولَاتُ مشابہ جمع مونث سالم ہے اور اس کو بھی اسی کا اعراب دیا جاتا ہے جیسے ــــــــ

فَازَتْ أُولَاتُ الْفَضْلِ ، اَحْتَرِمُ أُولَاتِ الْفَضْلِ ، دَعَوْتُ لِأُولَاتِ الْفَضْلِ ،

تثنیہ ـــ ایک ہی لفظ سے دو افراد یا اشیاء مراد لینے کے لئے لفظ کے آخر میں الف یا ی مابعد نون مکسور بڑھا دیا جاتا ہے اسے تثنیہ کہتے ہیں جیسے طاولۃ سے طَاوِلَتَانِ، طَاوِلَتَیْنِ ، قَلَم سے قَلَمَانِ، قَلَمَیْنِ وغیرہ۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں الف سے اور نصبی وجری میں ی ماقبل مفتوح سے آتا ہے جیسے

وَقَفَ الْقِطَارَانِ ، رَأَیْتُ الْقِطَارَیْنِ ، سَافَرْتُ بِالْقِطَارَیْنِ ،

※ خیال رہے کہ جمع مذکر سالم کا نون مفتوح اور تثنیہ کا نون مکسور ہوتا ہے

※ اثنان ، اثنتان اور کِلا وکِلتا مشابہ تثنیہ ہیں اور انھیں بھی تثنیہ کا اعراب دیا جاتا ہے جیسے ــــــــ

نَفَعَنِیْ کِتَابَانِ اِثْنَانِ ، طَلَبْتُ کِتَابَیْنِ اِثْنَیْنِ، اِسْتَفَدْتُ مِنْ کِتَابَیْنِ اِثْنَیْنِ،

وَصَلَتْنِیْ رِسَالَتَانِ اِثْنَتَانِ، أَرْسَلْتُ رِسَالَتَیْنِ اِثْنَتَیْنِ، أُخْبِرْتُ بِرِسَالَتَیْنِ اِثْنَتَیْنِ،

قَامَ الصَّدِیْقَانِ کِلَاهُمَا، بَعَثْنَا الصَّدِیْقَیْنِ کِلَیْهِمَا، فَرِحْنَا بِصَدِیْقَیْنِ کِلَیْهِمَا،

جَاءَتِ الْمَرْئَتَانِ کِلْتَاهُمَا، أَکْرَمْنَا الْمَرْئَتَیْنِ کِلْتَیْهِمَا، ذَهَبْنَا إِلَی الْمَرْئَتَیْنِ کِلْتَیْهِمَا،

ان میں کِلا وکِلتا کا یہ اعراب اسی وقت آئے گا جب یہ ضمیر کا مضاف

بنیں، اسم ظاہر کا مضاف ہونے کی صورت میں یہ تینوں حالتوں میں یکساں رہیں گے اور آخر میں الف مقصورہ ہونے کی وجہ سے اعراب مقدرر ہے گا جیسے ـــــ
قَرَأَ كِلَا التِّلْمِيْذَيْنِ ، نَصَرْتُ كِلَا التِّلْمِيْذَيْنِ ، أَشَرْتُ إِلَى كِلَا التِّلْمِيْذَيْنِ ،

مشقیں

ا ـــــ مندرجہ ذیل جملوں میں اسماء پر اعراب لگائیے اور وجہ اعراب بتائیے۔

لعب الأولاد ، غابت التلميذات ، ذبحت البقرات ، يخاف الأعداء دخلوا فى الحجرات ، أقرأ النحو ، شاهدنا المنارات ، تتعلم الرمى كتبتُ الرسالات ، حُضِرَتْ الآبار ، وضعتُ الكتب على الطاولة ، غرسوا الشجرات ، نزل الوحى ، النجاح فى السعى ، أكلتُ الثمرات ، رأينا جبالا شامخات ، يشترون سيارات جديدة ، إن الحسنات يُذهبن السيئات .

٢ ـــــ نیچے دیئے گئے جملوں میں اسماء کا اعراب درست کیجئے .

إشترينا كتابان ، جاء رجلين ، فتح المسلمين الروم ، عرفتُ القاتلون ، وُزِّعَتْ الجوائز على الفائزون ، أُكلتُ الخبران كليهما ، فاز التلميذين كليهما ، دخلتْ كلتا المرأتان ، كتبتُ خمسون ورقا ، بعتُ كلتا البقرتان .

اسمائے خمسہ ـــــ أبٌ، أخٌ، فَمٌ، حَمٌ، ذُوْ ان پانچوں اسماء کو مخصوص شرطوں کے ساتھ اعراب بالحرف یعنی رفع واو سے نصب الف سے اور جر یاء سے دیا جاتا ہے یہ شرطیں حسب ذیل ہیں ۔

① یہ اسماء مضاف واقع ہوں ② اضافت یٔ متکلم کی طرف نہ ہو ③ واحد ہوں ④ تصغیر نہ بنائی گئی ہو ⑤ فم کی میم محذوف ہو ۔

غَضِبَ أَبُوْكَ، أَطَعْتُ أَبَاكَ، كَتَبْتُ إِلَى أَبِيْكَ،
ضَحِكَ أَخُوْكَ، مَنَعْتُ أَخَاكَ، تَعَلَّمْتُ مِنْ أَخِيْكَ،
فُوْكَ مَفْتُوْحٌ، تُنَظِّفُ فَاكَ، لِسَانُكَ فِيْ فِيْكَ،
خَجِلَ حَمُوْكِ، شَكَرْتُ حَمَاكِ، سَلَّمْتُ عَلٰى حَمِيْكِ،
نَدِمَ ذُوالْمَالِ ، عَرَفْتُ ذَاالْمَالِ ، نَصَحْتُ لِذِى الْمَالِ ،

※ لیکن مذکورہ شرطوں میں سے کوئی بھی شرط مفقود ہونے پر ان اسماء پر مذکورہ اعراب کے بجائے اعراب بالحرکت آئے گا جیسے اِسْتَيقَظَ الأُخُ ، كَلَّمْتُ أَخِيْ أَنْفَقْتُ عَلَى الْأُخْوَانِ ، نَصَرْتُ أُخَيَّهٗ ، فَتَحَ فَمَهٗ وغیرہ ۔

اسم منقوص ـــ ایسا اسم جس کا آخری حرف ی ماقبل مکسور ہو اسم منقوص کہلاتا ہے جیسے القاضی ، الداعی وغیرہ ۔

※ یہ اسم جب معرف باللام ہوگا تو حالت رفعی وجری میں اعراب مقدر ہوگا البتہ حالت نصبی میں خفت کی وجہ سے فتحہ ظاہر ہوگا جیسے ـــــــــــ

كَذِبَ الرَّاعِيْ ، دَعَوْتُ الرَّاعِيَ ، رَحِمْتُ عَلَى الرَّاعِيْ

※ لیکن جب اسم منقوص پر تنوین آئے تو حالت رفعی اور جری میں ی گر جائیگی

جیسے عَدَلَ قَاضٍ ، أُحِبُّ قَاضِيًا ، غَلَبْتُ عَلٰى قَاضٍ ،

اسم مقصور ــــ وہ اسم جس کا آخری حرف الف مقصورہ ہو اسم مقصور کہلاتا ہے، اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے جیسے۔

اِبْتَسَمَ عِيْسٰى ، اِنْتَظَرْتُ عِيْسٰى ، اِعْتَمَدْتُ عَلٰى عِيْسٰى ،

سَكَتَ الْفَتٰى ، سَقَيْتُ الْفَتٰى ، طَبَخْتُ لِلْفَتٰى ،

* جب اسم مقصور پر تنوین آئے تو الف مقصورہ لفظاً حذف ہو جاتا ہے خطاً باقی رہتا ہے جیسے سَقَطَ عَصاً ، أَخَذْتُ عَصاً ، ضَرَبْتُ بِعَصاً

مضاف إلى الياء ــــ ہر وہ اسم جس کی اضافت ی متکلم کی طرف کی گئی ہو اس کا بھی اعراب ی کی وجہ سے تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے جیسے نَامَ وَلَدِيْ نَصَحْتُ وَلَدِيْ ، تَعِبْتُ لِوَلَدِيْ .

مشقیں

۱ــ اسم منقوص کسے کہتے ہیں اور اس کو کیا اعراب آتا ہے ؟

۲ــ کن اسماء کے اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتے ہیں ؟

۳ــ اسماء خمسہ پر اعراب بالحرف آنے کے لئے کیا کیا شرطیں ہیں ؟

۴ــ نیچے دیئے جملوں میں اسماء کا اعراب اور وجہ اعراب بتائیے۔

كان الماضى حسنًا ، نصرتُ الصغرىٰ أخاها ، أنتظر ساعى البريد

مررت بالوادى ، جاء الفتى الطويل ، نادى مناد ، سمعت شكوىٰ ، ضربت بعصا ، رأيت الملهى ، أصابنى أذى .

۵ ـــ مندرجہ ذیل جملوں میں اسماء کے اعراب درست کیجئے .

أدخَلَ فوه فى القِدر ، هذا الكتاب لحمالك ، إن ذو الوجهين منافق ، إن أبوه رجل ذا ثروة ، جاءته رسالة من أباه ، غرق أُخيه فى الماء إلى فاه ، يجلس حميها عند أخوها ، بعت بيتى بخمسون درهمًا ، صديقى يدرس فى مدرستى .

سبق (۸)

غیر منصرف

غیر منصرف ـــــ یہ ایسا اسم ہے جو مخصوص اسباب کے پائے جانے کی وجہ سے کسرہ اور تنوین قبول نہیں کرتا اور کسرہ کی جگہ فتحہ دیا جاتا ہے جیسے صَلَّیْتُ فِی مَسَاجِدَ.

* غیر منصرف کے حسب ذیل ۹ اسبابُ ہیں.

عدل[۱]، صفت[۲]، تانیث[۳]، عجمہ[۴]، علم[۵]، ترکیب[۶]، منتہی الجموع[۷]، وزن فعل[۸]، الف نون زائدہ[۹]،

* کچھ اسماء صرف ایک سبب سے غیر منصرف ہوتے ہیں اور کچھ دو سے.

صرف ایک سبب سے غیر منصرف ہونے والے اسماء حسب ذیل ہیں.

(۱) وہ اسماء جن کے آخر میں الف تانیث مقصورہ ہو جس سے پہلے تین یا اس سے زائد حروف اصلی آئیں جیسے حُبْلٰی (حاملہ عورت) بُشْرٰی (خوشخبری) قَہْقَرٰی (الٹے پاؤں لوٹنا) وغیرہ چنانچہ مَعْنٰی اور مُسْتَشْفٰی (ہسپتال) جیسے اسماء غیر منصرف نہیں ہوں گے، کیوں کہ الف مقصورہ سے پہلے تین حرف اصلی نہیں ہیں.

(۲) وہ اسماء جن کے آخر میں الف تانیث ممدودہ ہو یعنی جس کے آخر میں الف کے بعد ہمزہ آئے اور الف سے پہلے تین یا اس سے زائد حروف اصلی ہوں جیسے صَحْرَاءُ ، کِبْرِیَاءُ (عظمت) خُنْفُسَاءُ (گبریلا) وغیرہ جبکہ اَسْمَآءٌ، بِنَاءٌ اِسْتِقْصَاءٌ (مسئلہ کی تہہ تک پہونچنا) جیسے اسماء غیر منصرف نہیں پڑھے جائیں گے کیونکہ ان میں آخری شرط مفقود ہے ۔ یہ دونوں قسمیں تانیث کے ضمن میں آتی ہیں ۔

(۳) وہ اسماء جو منتہی الجموع مَفَاعِل ومَفَاعِیْل یا فَعَالِل وفَعَالِیْل کے وزن پر ہوں یعنی جن کے شروع کے دو حرف مفتوح اور تیسرا الف ہو جیسے مَدَارِسُ، مَصَابِیْحُ ، دَرَاهِمُ ، تَمَاثِیْلُ وغیرہ ۔

سبق (۹)

دُو اسباب سے غیر منصرف ہونے والے اسماء یا تو عَلَم (نام) ہونگے یا صفت

غیر منصرف اَعلام

عَلَم ۔ حسب ذیل صورتوں میں غیر منصرف ہو گا ۔

① عَلَم کے آخر میں ۃ تانیث آئے چاہے عَلَم مذکر ہو یا مونث جیسے فَاطِمَة، طَلْحَة وغیرہ یا تانیث معنوی ہو جیسے زَیْنَب، مَرْیَم البتہ اگر دوسری قسم میں عَلَم ثلاثی ساکن الاوسط عربی لفظ ہو تو اس کو منصرف بھی پڑھا جائے گا جیسے هِنْد، دَعْد وغیرہ ۔

② عَلَم عجمی زبان کا لفظ ہو اور چہار حرفی یا اس سے زائد ہو جیسے إِبْرَاهِيم إِسْحَاق، يَعْقُوب وغیرہ ۔

③ عَلَم کے آخر میں الف نون زائدہ ہوں جیسے قَحْطَان، رَمَضَان غُفْرَان وغیرہ ۔ لیکن اگر الف اور نون میں سے کوئی بھی زائدہ نہ ہو تو وہ عَلَم غیر منصرف نہ ہوگا جیسے بَان (پہاڑ کا نام) شَان (نام مرد) کہ ان میں دونوں حروف اصلی ہیں ۔ اسی طرح اُمَان اور زَمَان کا نون اصلی ہے لہٰذا یہ منصرف پڑھے جائیں گے ۔

(۴) علم میں ترکیب مزجی واقع ہوئی ہو یعنی دو اسموں کو آپس میں بغیر نسبت کے اس طرح جوڑ دیا گیا ہو کہ وہ ایک اسم بن گئے ہوں جیسے شَاہ جہَان، بَعْلَبَكّ، نَادِرْشَاہ، حَضْرَمُوت وغیرہ۔

(۵) علم فعل کے لئے مخصوص یا راجح اوزان میں سے کسی وزن پر آئے جیسے شَمَّرَ (گھوڑے کا نام) دُئِلَ (قبیلہ کا نام) تُبَشِّر (پرندے کا نام ہے) تَعِزّ (یمن کا ایک شہر)۔ یہ اوزان حسب ذیل ہیں
ماضی معروف کا وزن فَعَّلَ اور ماضی مجہول کے اوزان، حروف مضارع سے شروع ہونے والے ماضی و مضارع کے اوزان جیسے تَفَاعَلَ، اِسْتَفْعَلَ، اُنْتُعِلَ، يُفَعِّلُ يَنْفَعِلُ وغیرہ۔ باب مفاعلۃ کے علاوہ دیگر غیر ثلاثی ابواب کے امر کے اوزان جیسے اِسْتَفْعِلْ، تَفَعْلَلْ وغیرہ۔

(۶) علم میں عدل تقدیری واقع ہوا ہو یعنی کلمہ کسی لفظ سے بدلا ہوا ہو اور معدول عنہ (اصل) کا پتہ نہ چل سکے، یہ فُعَلُ کے وزن پر آنے والے سماعی اعلام ہیں اور حسب ذیل ہیں۔ عُمَر، زُفَر، مُضَر، زُحَل، جُمَح، قُزَح، عُصَم، دُلَف، هُذَل ثُعَل، جُشَم، بُلَع، زُمَر، قُثَم، هُبَل۔

سبق (۱۰)

غیر منصرف صِفات

حسب ذیل صورتوں میں صفت غیر منصرف ہوگی۔

(۱) صفت فَعْلان کے وزن پر ہو جس میں الف نون زائدہ ہوں اور اس صفت کی یا تو مؤنث ہی نہ آتی ہو جیسے رَحْمَان یا مونث آتی ہو لیکن اس کے آخر میں ۃ کا آنا مشہور نہ ہو جیسے عَطْشَان، سَکْرَان، غَضْبَان وغیرہ کہ ان کلمات کی تانیث عَطْشیٰ، سَکْریٰ اور غَضْبیٰ آنا معروف ہے۔

(۲) صفت أَفْعَلُ کے وزن پر آئے جیسے اسْوَدُ، اُحْسَنُ، أَبْیَضُ اس میں دوسرا سبب وزن فعل ہے۔

(۳) صفت میں عدل تحقیقی واقع ہوا ہو، یہ عدل ایک سے دس تک فُعَال ومَفْعَل کے وزن پر آنے والے اعداد میں پایا جاتا ہے جیسے اُحاد مَوْحَد ثُنَاء مَثْنیٰ، ثُلَاث مَثْلَث، عُشَار مَعْشَر تک، کہ ان میں سے ہر ایک کے معنی میں تکرار پایا جاتا ہے یعنی اُحَاد بمعنی ایک ایک مَثْنیٰ بمعنی دو دو، لہذا معنی کا تکرار اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ اصل عدد مکرر تھا جس کا اس وزن پر اختصار کرلیا گیا۔

⁂ اسی طرح لفظ اُخَرَ جو آخَرَ اسم تفضیل کی جگہ پر استعمال ہونے کی وجہ سے معدول کے حکم میں ہے غیر منصرف پڑھا جاتا ہے .

تنبیہ : ایسا اسم جس میں غیر منصرف کے اسباب پائے جا رہے ہوں لیکن اس پر الف لام داخل ہو یا اس کی اضافت کر دی جائے تو اس کو منصرف پڑھا جائے گا جیسے وَزَّعْتُ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ ، لَقِيْتُ بِأَحْسَنِ الْعُلَمَاءِ.

مشقیں

۱۔ غیر منصرف کسے کہتے ہیں اور اس کے کیا کیا اسباب ہیں ؟

۲۔ صرف ایک سبب سے غیر منصرف ہونے والے اسماء کون ہیں ؟

۳۔ علم کن کن اسباب سے غیر منصرف ہوتا ہے ؟

۴۔ مندرجہ ذیل غیر منصرف اسماء کے اسباب بتائیے ؟

بیضاء ، جرجیٰ ، مساکن ، ذکریٰ ، شُعَراء ، سراویل ، مریم لَحیان (داڑھی والا) سلمان ، اُحسن ، دُئِل (نام قبیلہ) مخمّس ، حمزۃ الٰہ آباد ، لاھور ،

۵۔ اعراب لگائیے اور خط کشیدہ الفاظ کی وجہ اعراب بتائیے .

زارت هند فی الأسبوع الماضی حدیقةَ الحیوان فی إسلام آباد ، کان الجو صحوًا ، وکانت الشمس مشرقة ، رافقتها فی الزیارة إخوانُها ظُفر وحسّان وطلحة ونعمان وأختاها صغریٰ وماجدة ، دخل

الجميع من باب أعظم وشاهدوا هناك حيوانات منوعة وطيورًا حمراء وخضراء وزواحف مختلفة، شاهدوا الفيل والزُرافة من الحيوانات والنَعامة والببغاء من الطيور والثُعبان والحية من الزواحف، وفي المساء رجعوا إلى منازلهم وهم يتكلمون عن آيات الله في خلقه.

حل لغات: جَرْحَىٰ۔ زخمی ، ذِکْریٰ۔ یاددہانی، سَراوِیل۔ پاجامے
صَحْوًا۔ صاف ، رَافَقَ۔ ساتھ دیا ، مُنَوَّعَة۔ مختلف قسم کے، حَیَّة۔ سانپ
زَواحِف۔ رینگنے والے جانور، زُرافَة۔ شترگاو ، نَعامَة۔ شترمرغ
ثُعبان۔ اژدہا ، بَبْغاء۔ طوطا۔

سبق (١١)

مبتدا و خبر

مبتدا ـــ وہ اسم مسند الیہ ہے جو جملہ کے شروع میں ہو جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ
اَلْغُرْفَةُ صَغِیْرَةٌ (کمرہ چھوٹا ہے)۔

خبر ـــ وہ مسند ہے جو مبتدا کے ساتھ مل کر جملہ مفیدہ بنائے،
مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

مبتدا کے احکام

مبتدا کبھی اسم معرفہ ہوتا ہے جیسے حَامِدٌ صَالِحٌ ، اَلْبَابُ وَاسِعٌ
اور کبھی ایسا اسم نکرہ جس میں حسب ذیل خصوصیات موجود ہوں۔

الف ـــ مندرجہ ذیل طریقوں سے تخصیص پیدا کی گئی ہو۔

(١) اضافت کی گئی ہو جیسے حَقِیْبَةُ طَالِبٍ مَفْقُوْدَةٌ
(٢) صفت لائی گئی ہو جیسے وَرْدَةٌ حَمْرَاءُ مُفَتَّحَةٌ (سرخ گلاب کھلا ہے)

③ اس کا معمول اس سے متعلق ہو جیسے أَمْرٌ بمعروفٍ صَدَقَةٌ ۔

(ب) ــــ مندرجہ ذیل طریقوں سے عموم پیدا کیا گیا ہو ۔

① اس پر حرف نفی داخل ہو جیسے مَا مدرسٌ حاضرٌ فی المدرسةِ

نافیہ زائدہ — مبتدا — خبر — جار مجرور: متعلق خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

② اس پر حرف استفہام داخل ہو جیسے أَجَاهِلٌ نَجَحَ (کیا کوئی جاہل کامیاب ہوا)

③ وہ تقسیم کے معنی پر دلالت کرے جیسے فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ

④ وہ اسم ایسا کلمہ ہو جس میں خود عموم پایا جاتا ہو جیسے كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ ،

(ج) ــــ مبتدا ایسا اسم نکرہ ہو جس کی خبر شبہ جملہ (ظرف یا جار مجرور) ہو اور مبتدا پر مقدم ہو جیسے أَمَامَ الْمَدْرَسَةِ دُكَّانٌ ، عَلَى الْمَائِدَةِ عَصِيرٌ ۔

مبتدا کی وجوبی تقدیم

کچھ مواقع ایسے ہیں جہاں مبتدا کی تقدیم واجب ہے بقیہ صورتوں میں اگر معنی میں کوئی خلل واقع نہ ہو تو ایک دوسرے کو مقدم و مؤخر کرنا جائز ہے چنانچہ حسب ذیل چار مقامات پر مبتدا وجوبًا مقدم ہوگا ۔

① جب مبتدا ان کلمات میں سے ہو جو جملہ کے شروع میں ہی آتے ہیں اور وہ یہ ہیں ۔

الف ــــ اسماء استفہام یا اسماء شرط جیسے مَنْ أَبُوكَ ؟ أَيُّ شَرِيفٍ تُصَاحِبْهُ أُصَاحِبْهُ (جس کسی شریف آدمی کے ساتھ آپ ہوں گے میں بھی اس کے ساتھ ہوں گا)

ب ـــ كَمْ خبریہ جیسے كَمْ رَجُلٍ فِي الْبَيْتِ (گھر میں کتنے ہی مرد ہیں)

ج ـــ مَا تعجبیہ جیسے مَا أَحْسَنَ النَّتِيجَةَ (نتیجہ کتنا اچھا ہے)

د ـــ ضمیر شان یا قصہ جیسے هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۔ هِيَ فَاطِمَةُ صَالِحَةٌ

ہ ـــ ایسا اسم جس پر لام ابتدا ہو جیسے لَمِصْرُ مَوْلِدُ الْأُدَبَاءِ (مصر ادیبوں کی جائے پیدائش ہے)

(۲) جب مبتدا کی خبر جملہ فعلیہ ہو اور فاعل ضمیر مستتر ہو جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہو جیسے زَيْدٌ خَرَجَ ۔ اَلْوَلَدُ يَسْمَعُ ۔

(۳) جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں جیسے حَامِدٌ صَدِيقِي یا ایسے نکرہ ہوں جو تخصیص میں مساوی ہوں جیسے أَكْبَرُ مِنْكَ سِنًّا أَكْثَرُ مِنْكَ تَجْرِبَةً (جو تم سے عمر میں بڑا ہے وہ تجربہ میں بھی تم سے بڑھا ہے)

(۴) جب خبر میں إِلَّا یا إِنَّمَا کے ذریعہ حصر کے معنی پیدا کئے گئے ہوں جیسے إِنَّمَا الْجَرِيرُ شَاعِرٌ (جریر محض شاعر ہے) مَا خَالِدٌ إِلَّا أَدِيبٌ (خالد صرف ادیب ہے)

مبتدا مفرد و مرکّب | مبتدا کبھی مفرد ہوتا ہے کبھی مرکب ناقص ۔

- مبتدا مفرد جیسے اَلْقَلَمُ جَدِيدٌ ، اَلْبَابُ مَفْتُوحٌ ۔
- مبتدا مرکب اضافی جیسے سَاعَةُ خَالِدٍ ثَمِينَةٌ (خالد کی گھڑی قیمتی ہے)
- مبتدا مرکب توصیفی جیسے اَلتِّلْمِيذُ الْمُجْتَهِدُ نَاجِحٌ (محنتی طالب علم کامیاب ہے)
- مبتدا مرکب اشاری جیسے هٰذَا الْقَلَمُ جَمِيلٌ (یہ قلم خوبصورت ہے)

⁂ آخری مثال میں اسم اشارہ مشار الیہ سے مل کر مبتدا ہوگا اور جَمِيلٌ اس کی خبر ہوگی ۔

سبق (١٢)

خبر کے احکام

خبر کی وجوبی تقدیم | چار مواقع پر خبر کی تقدیم واجب ہوتی ہے۔

① جب خبر اسماءِ استفہام میں سے ہو جو جملہ کے شروع میں ہی آتے ہیں جیسے أَيْنَ الطَّائِرُ؟ مَتَى الْإِمْتِحَانُ؟ كَمْ عُمُرُكَ؟ كَيْفَ الْحَالُ؟ وغیرہ۔

② جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور مبتدا نکرہ غیر مخصوصہ ہو جیسے عِنْدِیْ سَيَّارَةٌ، لِلْقَادِمِ هَدِيَّةٌ، وَلَدُكَ نَائِمٌ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا وغیرہ۔

③ جب مبتدا میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کی طرف لوٹتی ہو جیسے لِلْعَامِلِ جَزَآءُ عَمَلِهٖ

④ جب مبتدا میں اِنَّمَا یا اِلَّا کے ذریعہ حصر کے معنی پیدا کئے گئے ہوں جیسے اِنَّمَا الشَّاعِرُ اِقْبَالُ (شاعر تو اقبال ہی ہیں) مَا الْخَطِيْبُ اِلَّا عَلِيٌّ

للعامل (موجود) جزاء عملہ
جار مجرور — شبہ فعل — مضاف مضاف الیہ
متعلق شبہ فعل — شبہ فعل — مضاف — مضاف الیہ
جملہ فعلیہ خبریہ
خبر مقدم — مبتدا مؤخر
جملہ اسمیہ خبریہ

کیف الحال
خبر مقدم — مبتدا مؤخر
جملہ اسمیہ انشائیہ

خبر کی قسمیں

خبر کبھی اسم مفرد ہوتی ہے جیسے اَلشَّمْسُ کُرَةٌ، کبھی جملہ ہوتی ہے جیسے زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ، الولدُ یَشْرَبُ اللَّبَنَ، اور کبھی شبہ جملہ (ظرف، جار مجرور) ہوتی ہے جیسے القِطُّ تَحْتَ السَّرِیْرِ، الرَاحَةُ بَعْدَ التَّعَبِ. الکِتَابُ عَلَی الطَّاوِلَةِ.

٭ خبر جب جملہ ہو تو اس میں ایک ضمیر بارز یا مستتر وجوبًا مبتدا کی طرف لوٹتی ہے اور مبتدا و خبر کے درمیان ربط کا کام دیتی ہے جیسے اَلْحَدِیْقَةُ اَشْجَارُهَا مُثْمِرَةٌ اس میں ھا ضمیر بارز مبتدا کی طرف راجع ہے۔

اَلْوَلَدُ یَضْرِبُ الکَلْبَ اس مثال میں یَضْرِبُ میں ھُوَ ضمیر مستتر ہے جو وَلَدُ کی طرف راجع ہے۔

زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ

مضاف مضاف الیہ

مبتدا خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

مبتدا خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

اَلْوَلَدُ یَضْرِبُ الکَلْبَ

فعل با فاعل مفعول بہ

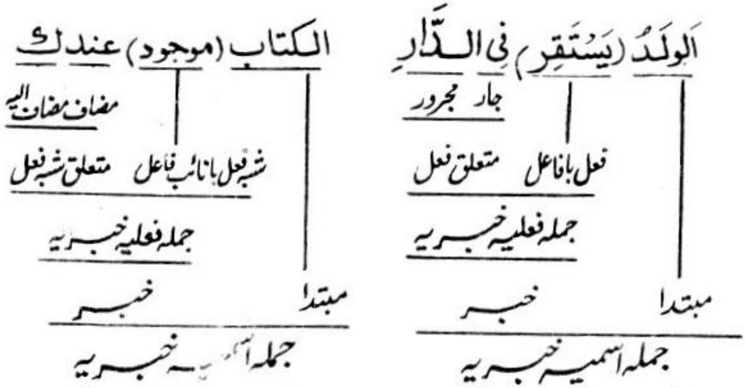
جملہ فعلیہ خبریہ

مبتدا خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

٭ جب خبر شبہ جملہ ہو تو اس سے پہلے معنی کی مناسبت سے ایک فعل یا شبہ فعل محذوف مانتے ہیں جو عمومًا کائِنٌ، ثابِتٌ، موجودٌ، مُسْتَقِرٌّ حاصِلٌ وغیرہ یا ان کے فعل ہوتے ہیں اور ظرف یا جار مجرور کو انھیں سے

متعلق کر دیا جاتا ہے جیسے اَلْوَلَدُ فِی الدَّارِ کی تقدیر ہوگی اَلْوَلَدُ (یَسْتَقِرُّ) فِی الدَّارِ، الکتابُ عِنْدَکَ کی تقدیر الکِتَابُ (موجودٌ) عِنْدَکَ ہوگی۔



❊ مبتدا اور خبر تذکیر وتانیث اور وحدت وتثنیہ اور جمعیت میں ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں جیسے هٰؤُلَاءِ رِجَالٌ، الرَّجُلَانِ صَالِحَانِ، الرَّسُولُ عَرَبِیٌّ، الطَّاوِلَةُ رَفِیْعَةٌ، المِرْسَمَتَانِ کَبِیْرَتَانِ، الخادِمَاتُ هِنْدِیَّاتٌ وغیرہ۔

❊ البتہ جب مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو اکثر اس کی خبر واحد مؤنث لائی جاتی ہے جیسے الأَقْلَامُ ثَمِیْنَةٌ، الشَّجَرَاتُ طَوِیْلَةٌ۔

❊ کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں آتی ہیں جیسے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ، اِقْبَالٌ شَاعِرٌ حَکِیْمٌ۔

❊ کبھی مبتدا جوازاً حذف ہو جاتا ہے جیسے کوئی پوچھے اَیْنَ کِتَابُکَ تو آپ کہیں فِی الحَقِیْبَةِ اور کِتَابِی مبتدا حذف کر دیں۔

❊ کبھی مبتدا وجوباً محذوف ہوتا ہے جیسے صَبْرٌ جَمِیْلٌ کہ اس میں صَبْرِی مبتدا

وجوبًا محذوف ہے۔ اسی طرح خبر بھی کبھی جوازًا حذف ہوتی ہے مثلًا کوئی پوچھے مَنْ فِی الدَّارِ تو جواب دیں أَخِیْ تو اس میں فِی الدَّارِ خبر محذوف ہے۔ کبھی یہ وجوبًا محذوف ہوتی ہے جیسے عرب بولتے ہیں کُلُّ إنسانٍ وَعَمَلُہٗ اس میں مُقْتَرِنَانِ خبر محذوف ہے۔

إقبال شاعر حکیم

مبتدا خبر اول خبر ثانی

جملہ اسمیہ خبریہ

مشقیں

۱۔ نکرہ کن شرطوں کے ساتھ مبتدا بن سکتا ہے؟
۲۔ کن صورتوں میں خبر کی تقدیم واجب ہے؟
۳۔ خبر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون؟
۴۔ مندرجہ ذیل جملوں کی نحوی ترکیب کیجئے
وَلَدٌ صَالِحٌ مَاتَ ، النجمانِ ضوءُ هُما شَدِیْدٌ
فِی الْبَیْتِ سَارِقٌ ، مَنْ أَبُوْكَ ؟۔
۵۔ اعراب لگائیے اور مبتدا، خبر بتائیے۔

كرة القدم

السّباحة رياضة، والرماية رياضة، والعَدْو رياضة، واللعب بالكرة رياضة، كلٌّ رياضات، ولها أهَمِّيَّة، وفيها منافع، وكرة القدم تتميّز بالشهرة، والجماهير مُولِعة بها.

تعال بنا إلى مباراة كرة القدم، ملعب المدينه مزدحم، والمشاهدون كثيرون، الحَكَم مستعد، والفريقان متقابلان، واللاعبون منتشرون في الميدان، نفخ الحكم في الصفّارة، وبدأ اللعب، الحارسان لظرهما على الكرة، الحركات سريعاتٌ والكرة تنتقل من قدم إلى قدم، المباراة استمرت ساعة، ما حارس غفلَ، ولا لاعب تَعِبَ، انتهى الوقت ولم يَفُز فريق بهدف، صفر الحكم صفيرا نهائيًا، وخرج اللاعبون من الملعب كما دخلوه في صداقة ومَوَدّة.

حل لغات: قانتون۔ اطاعت گذار، عصير۔ جوس، الودود۔ بہت محبت کرنے والا، المجيد۔ بہت بزرگی والا، مقترنان۔ دونوں ملے ہوئے، کرة القدم۔ فٹبال، سباحة۔ تیراکی ریاضة۔ ورزش، العَدْو۔ دوڑنا، مولعة۔ دلدادہ، فريقان۔ دونوں ٹیمیں، الحَكَم۔ ریفری، حارس۔ گول کیپر، هَدَف۔ گول، مَوَدّة۔ دوستی۔

سبق (۱۳)

نواسخ

یہ ایسے افعال اور حروف ہیں جو مبتدا خبر پر داخل ہو کر ان کے سابقہ نام، اعراب اور معنوی حالت کو تبدیل کر دیتے ہیں جس کے بعد مبتدا ان کا اسم اور خبر ان کی خبر کہلاتی ہے۔ ان کی تعداد پانچ ہے۔

① افعال ناقصہ ② افعال مقاربہ ③ افعال قلوب ④ حروف مشبہ بفعل ⑤ لاء نفی جنس۔

افعال ناقصہ

افعال ناقصہ وہ افعال ہیں جو مصدری معنی سے خالی ہوتے ہیں اور جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر خبر کے زمانہ کی تعیین کرتے ہیں۔

٭ یہ مبتدا کو رفع دیتے ہیں اور وہ ان کا اسم کہلاتا ہے جبکہ خبر کو نصب دیتے ہیں اور وہ ان کی خبر کہلاتی ہے، ان کی تعداد تیرہ ۱۳ ہے۔ کَانَ۔ صَارَ۔ أَصْبَحَ أَضْحٰی۔ أَمْسٰی۔ ظَلَّ۔ بَاتَ۔ لَيْسَ۔ مَا انْفَكَّ۔ مَا بَرِحَ۔ مَا دَامَ مَا زَالَ۔ مَا فَتِئَ اور یہ سب کَانَ کے اَخوات کہلاتے ہیں۔ ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

كَانَ:۔ یہ اپنے صیغے (ماضی، مضارع، امر) کے مطابق خبر کا زمانہ بتاتا ہے جیسے كَانَ زَيْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) يَكُونُ الْعَسَلُ حُلْوًا (شہد میٹھا ہوتا ہے) كُنْ صَالِحًا (نیک بن جاؤ) کبھی یہ زمانہ کی قید سے خالی ہوتا ہے جیسے كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا (اللہ بہت جاننے والا ہے)

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

فعل ناقص اسم کان خبر کان

جملہ فعلیہ خبریہ

٭ اگر اس کے مضارع مجزوم کا نون ضمیر منصوب سے متصل نہ ہو تو اس نون کو حذف کرنا جائز ہے جیسے لَمْ أَكُ بَغِيًّا (میں بدکار نہیں تھی) إِنِّي لَمْ أَكُ الَّذِي يُنْكِرُ الْمَعْرُوْفَ (میں ایسا شخص نہیں ہوں جو احسان کو فراموش کر دے) جب کہ لَمْ يَكُنْهُ میں یکنہ کا نون ضمیر منصوب سے متصل ہونے کی وجہ سے حذف نہ ہوگا۔

صَارَ:۔ یہ اپنے اسم کو خبر کی صورت میں تبدیل ہو جانے کو بتاتا ہے خواہ زمانہ کوئی ہو جیسے صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا (فقیر مالدار ہو گیا) يَصِيْرُ الْخَشَبُ رَمَادًا (لکڑی راکھ ہو جاتی ہے)

٭ کچھ دیگر افعال بھی صَارَ کے معنی دیتے ہیں اور ملحقات صَارَ کہلاتے ہیں جیسے آضَ الطِّفْلُ شَابًّا، رَاحَ الْإِنْسَانُ ذِئْبًا، عَادَ الْبَلَدُ خَرَابًا، غَدَا الْحَاكِمُ مَحْكُوْمًا، أَلْقَاهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا (اسکو ان کے چہرہ پر ڈال دیا تو وہ بینا ہو گئے)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ (میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو)

أَصبح ، أَضحیٰ ، أَمسیٰ : — یہ افعال اپنے اسم کو خبر کے ساتھ اپنے اپنے اوقات تک متصف بتانے کے لئے آتے ہیں جیسے أُصْبِحَ المریضُ بَاکِیًا (مریض صبح تک روتا رہا) أَضحیٰ الفلاحُ مُشْتَغِلًا فی حَقْلِہٖ (کسان چاشت تک اپنے کھیت میں مشغول رہا) أَمْسیٰ البَابُ مَفْتُوحًا (دروازہ شام تک کھلا رہا)

خبر امسیٰ	اسم امسیٰ	فعل ناقص
مفتوحًا	الباب	أمسیٰ

جملہ فعلیہ خبریہ

ظل ، بات : — یہ اپنے اسم کو خبر کے ساتھ اپنے اوقات کی پوری مدت متصف بتانے کے لئے آتے ہیں جیسے ظَلَّ الجوُّ مُعْتَدِلًا (فضا دن بھر معتدل رہی) بَاتَ القَاصِدُ مُنْتَظِرًا (قاصد رات بھر انتظار کرتا رہا)

مذکورہ بالا ساتوں افعال تام التصرّف ہیں یعنی ان سے ماضی مضارع اور امر کی گردان بھی آتی ہے۔

⁂ یہ سبھی افعال کبھی صَارَ کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے جَمَدَ الماءُ فَکَانَ ثَلْجًا (پانی جم کر برف بن گیا) أَصْبَحَ الحادِثُ خَطِیرًا

(حادثہ خطرناک ہوگیا) أَمْسیٰ الولدُ شابًا (بچہ جوان ہوگیا) وَاِذَا بُشِّرَ أَحدُهُم بالأُنثیٰ ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا (اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی ہونے کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے) بَاتَ المُدَرِّسُ مُدِیْرًا (مدرس مہتمم بن گیا)

٭ افعال ناقصہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو فعل مضارع ہوگا جیسے کانَ الاُستاذُ یُلْقِی الدَّرْسَ (استاد سبق پڑھا رہا تھا) لیکن مذکورہ بالا ساتوں افعال کی خبر ماضی بھی آسکتی ہے بشرطیکہ اس پر قَدْ داخل ہو جیسے کانَ الوَلَدُ قَدْ خَرَجَ (لڑکا نکل چکا تھا)

لیس :۔ یہ اپنے اسم کے لئے خبر کی نفی کرتا ہے اور یہ نفی زمانہ حال میں ہوتی ہے جب تک کہ کسی دوسرے زمانہ کی تعیین کے لئے کوئی قرینہ نہ پایا جائے جیسے لیس الصالون مفتوحًا، لیس الاُستاذُ قادمًا غدًا. لست حَمِیْدَۃُ مُسافرۃً أمسِ،

٭ یہ فعل جامد ہے اس سے ماضی کے سوا دوسرے افعال نہیں آتے۔

مشابہات لیس: ما، لا، لاتَ یہ تینوں حروف لیس کی طرح ناسخ ہیں اور نفی کے معنی دیتے ہیں اس لئے مشابہات لیس کہلاتے ہیں جیسے ما هذا بشرًا، لاشارعٌ مزدحمًا، ان کے عمل کے لئے حسب ذیل شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

① خبر اسم پر مقدم نہ ہو ② خبر پر إلّا نہ آئے ③ لا کے اسم و خبر دونوں نکرہ ہوں ④ ما کی خبر پر إنْ زائدہ نہ آیا ہو ⑤ لاتَ کے

اسم وخبر دونوں اسماءِ زمان (حین، ساعۃ، أوان) میں سے کوئی ہو اور ان میں سے ایک محذوف ہو جیسے لاتَ وقتَ ندَامَۃٍ کہ اصل میں لات الوقتُ وَقتَ نَدَامَۃٍ تھا۔ (یہ وقت شرمندگی کا وقت نہیں ہے)

* کچھ نحوی إنْ نافیہ کو بھی مشابہ لَیْسَ مان کر مذکورہ شرطوں کے ساتھ عمل دلاتے ہیں جیسے إنِ القصورُ شَامخۃً، إنْ أحدٌ خیراً مِنْ أُحَدٍ إلا بالتقویٰ (کوئی کسی سے بہتر نہیں ہے مگر تقویٰ سے)

• لات کے معمولات میں عموماً اس کا اسم محذوف ہوتا ہے اور مذکور نکرہ ہوتا ہے

• مَا کے علاوہ لقیہ حروف کے بعد إنْ زائدہ مستعمل نہیں ہے۔

• مَا اور إن کا اسم معرفہ اور نکرہ دونوں ہو سکتا ہے جیسے ما المعروفُ ضائعًا، ما أحدٌ غائبًا وغیرہ۔

• لَیْسَ اور مَا کی خبر پر "ب" زائدہ کا لانا جائز ہے اس وقت اس کی خبر لفظاً مجرور اور تقدیراً منصوب ہوگی جیسے أَلَیْسَ اللّٰہُ بأحکمِ الحَاکِمِیْنَ (کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھکر حاکم نہیں ہے) مَا أَنْتَ عَلَیْھِمْ بِجَبَّارٍ (تو ان پر زور کرنے والا نہیں ہے)

مازَالَ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَاانْفَکَّ

یہ چاروں افعال خبر کے استمرار پر دلالت کرتے ہیں۔ ان کے عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ ان پر کوئی حرف نفی یا نہی داخل ہو، جیسے مَابَرِحَ زَیْدٌ یَضْرِبُ (زید برابر مارتا رہا) لَاتَزَلْ بَعِیْدًا عَنِ الْمَعَاصِیْ (برابر گناہوں سے دور رہو) مَافَتِئَ الیَھُوْدُ عَدُوًّا لِلْإِسْلَامِ (یہود برابر اسلام کے دشمن رہے)

مَا یَنْفَکُّ اَعْدَاءُ الْاِسْلَامِ یَکِیْدُوْنَ لَہٗ (دشمنانِ اسلام برابر اس کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں)

٭ یہ چاروں افعال ناقص التصریف ہیں یعنی ان سے صرف ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں جبکہ زَالَ فعل ناقص کا مصدر بھی نہیں آتا ہے چنانچہ زیلاً یا زوالاً ناقص کے نہیں بلکہ فعل تام کے مصادر ہیں۔

مَادَامَ — اپنے ماقبل جملہ کا استمرار اپنے اسم وخبر تک محدود کرتا ہے مثلاً تَنْفَعُ الْعِبَادَۃُ مَادَامَ الْاِیْمَانُ ثَابِتًا (عبادت کا فائدہ ایمان کے سلامت رہنے تک ہے) اُوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا (مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی جب تک کہ میں زندہ رہوں)۔ یہ بھی لَیْسَ کی طرح جامد ہے اس سے ماضی کے سوا کوئی صیغہ نہیں آتا ہے اور اس کا مَا مصدریہ ظرفیہ ہے۔

تنفع العبادۃ مادام الایمان ثابتًا

مادام: فعل ناقص — الایمان: اسم مادام — ثابتًا: خبر مادام

جملہ فعلیہ خبریہ — مفعول فیہ

تنفع: فعل — العبادۃ: فاعل

جملہ فعلیہ خبریہ

افعالِ ناقصہ بشکلِ تامّہ:۔ مَا فَتِئَ، مَازَالَ اور لَیْسَ کے سوا سارے ہی افعال ناقصہ تام بھی استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی عام فعلوں کی طرح صرف اپنے فاعل کے ساتھ مل کر جملہ پورا کرتے ہیں اور خبر کی ضرورت نہیں ہوتی اور اس وقت حسب ذیل معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

- کَانَ بمعنیٰ (ہُوا) جیسے کَانَ الْمَطَرُ (بارش ہوئی)
- صَارَ بمعنیٰ (لَوٹا) جیسے اَلَا إِلَى اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ (سن لو اللہ ہی کی طرف معاملات لوٹتے ہیں)
- أَصْبَحَ بمعنیٰ (صبح کی) أَمْسٰی بمعنیٰ (شام کی) جیسے اَللّٰھُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَیْنَا (اے اللہ ہم نے آپ ہی کے نام پر صبح کی اور آپ ہی کے نام پر شام کی)
- أَضْحٰی بمعنیٰ (چاشت کیا) جیسے بَقِيَ الْحَارِثُ یَحْرُثُ الْأَرْضَ حَتّٰی أَضْحٰی (کسان زمین جوتتا رہا یہاں تک کہ چاشت کر دیا)
- بَاتَ بمعنیٰ (رات گذاری) جیسے تَأْوِی الطُّیُوْرُ إِلٰی أَعْشَاشِھَا فَتَبِیْتُ۔ (پرندے اپنے گھونسلوں میں پناہ لیتے ہیں اور رات گذارتے ہیں)
- ظَلَّ، دَامَ بمعنیٰ (باقی رہا) جیسے لَوْ ظَلَّتِ الْعَدَاوَۃُ لَأَدَّتْ إِلَى الْقِتَالِ (اگر دشمنی باقی رہی تو جنگ تک پہونچ جائے گی) خَالِدِیْنَ فِیْھَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ (وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے جبتک آسمان و زمین باقی ہیں)
- بَرِحَ بمعنیٰ (چھوڑ دیا) جیسے لَا أَبْرَحُ حَتّٰی أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ (میں نہیں ہٹوں گا یہاں تک کہ سنگم تک پہونچ جاؤں)
- اِنْفَكَّ بمعنیٰ (ختم ہوا) جیسے لَنْ تَنْفَكَّ الْعَدَاوَۃُ (دشمنی ہرگز ختم نہیں ہوگی)

مشقیں

ــــ کون سے افعال ناقصہ تام استعمال نہیں ہوتے ؟
۱ــــ مندرجہ ذیل جملوں میں ناقص، تام اور صَادَ کے معنی میں مستعمل
نعال پہچانیے۔

انفکّت العُقدة ، باتَ القوم فرحين، فلن أَبرح الارض حتیٰ أذن لی أبی ، ما انفكّ علىّٗ مذاكرًا درسه ، أصبح التاميذ أستاذًا، نصحة لا تدوم ، ينبت الزرع حيث يكون المآء ، أصبحت الآبار ثيرة فی السهول ، سرنا حتی أصبحنا ، الكريم كريم حيث كان، مازال المطر منهمرًا ، قد يصير العدو صديقًا ، أمسى الفقرآء جائعين ، بِتُ صافی القلب واُصبحُ صافی القلب ، مافتِیَٔ المومن ذاكرًا ربه ، أمسى الماء مملوحًا ، ظل النظام حسنًا ، كان القتال، يصبح الطيور منتشرة فی الحقول.

۳ــــ مندرجہ ذیل جملوں پر مناسب افعال ناقصہ بڑھائیے اور اعراب لگائیے۔

أنتما صديقان ، هما زعيمان فی وطنهما ، الرياح شديدة، لا تخرج .... السماء ممطرة ، أنتم معادنون فی قتال العدو۔

۴ــــ اعراب لگائیے اور ترکیب کیجئے۔

صار التفاح غالی الثمن ، مازال العربی كريم الأخلاق ،

سبق (۱۴)

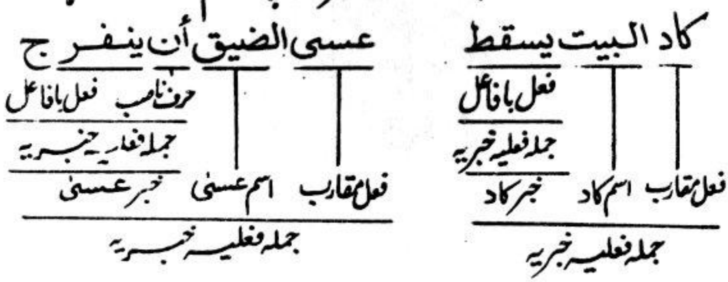
افعال مقاربہ

یہ افعال بھی ناقصہ ہیں، مبتدا و خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں ان کی خبر لازمًا فعل مضارع ہوتی ہے ان کی تین قسمیں کی جاتی ہیں۔ ① افعال مقاربہ ② افعال الرجاء ③ افعال الشروع، لیکن توسعًا سب کو افعال مقاربہ کہتے ہیں، ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

افعال مقاربہ یہ تین فعل ہیں کَادَ، کَرَبَ، أَوْشَكَ یہ اپنے اسم کے لئے خبر کے قریب ہونے کو بتاتے ہیں جیسے کادت الشمس تغیب (سورج غروب ہونے کے قریب ہے)

❊ أَوْشَكَ کی خبر پر أَنْ آتا ہے جیسے أَوْشَكَ الْمَطَرُ أَنْ يَنْقَطِعَ جبکہ کَادَ اور کَرَبَ کی خبر أَنْ سے خالی ہوتی ہے جیسے کَادَ الْبَيْتُ يَسْقُطُ کَرَبَ الْمَاءُ يَجْمُدُ لیکن اس کے برعکس کبھی کبھی أَوْشَكَ کی خبر أَنْ سے خالی ہوتی ہے اور کَادَ، کَرَبَ کی خبر پر أَنْ آجاتا ہے۔

❊ أوشَكَ کبھی تام ہوتا ہے اور اس وقت اس کا مابعد مصدر کی تاویل میں ہوکر فاعل بنتا ہے جیسے أوشَكَ أنْ يُقبِلَ الرَّبِيْعُ (بہار کی آمد قریب ہے)
❊ ان میں کَرَبَ سے ماضی کے سوا کوئی صیغہ نہیں آتا جبکہ أُوشَكَ اور كَادَ سے مضارع بھی آتا ہے۔ ان کی خبر فعل پر مقدم کرنا جائز ہے۔



افعال الرجاء یہ بھی تین فعل ہیں عسَىٰ، اِخْلَوْلَقَ، حَرَىٰ یہ افعال اپنے اسم کے لئے خبر کی توقع اور امید ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں جیسے عَسَى الضِيْقُ أنْ يَنْفَرِجَ (امید ہے کہ تنگی دور ہوجائے گی) ان میں اِخْلَوْلَقَ اور حَرَىٰ کی خبر پر أنْ کا آنا لازم ہے جیسے حَرَى الْغَمَامُ أنْ يَنْقَشِعَ (امید ہے کہ بادل چھٹ جائیں گے) اِخْلَوْلَقَ الْمُذْنِبُ أنْ يَتُوْبَ (توقع ہے کہ گنہگار توبہ کرلے گا) عَسَىٰ کی خبر پر أنْ کا نہ لانا بھی جائز ہے جیسے عَسَى الْأَمْنُ يَدُوْمُ (امید ہے کہ امن قائم رہے گا)
❊ اِخْلَوْلَقَ اور عَسَىٰ کبھی أوشَكَ کی طرح تام ہوتے ہیں جیسے عَسَىٰ أنْ يَرْجِعَ الْمَفْقُوْدُ، اِخْلَوْلَقَ أنْ يُثْمِرَ الْبُسْتَانُ (باغ کے پھلنے کی امید ہے)
❊ ان تینوں فعلوں سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں۔

افعال الشروع | یہ آٹھ افعال مشہور ہیں أَنْشَأَ ، طَفِقَ ، أَخَذَ ، جَعَلَ شَرَعَ ، قَامَ ، هَبَّ ، أَقْبَلَ . یہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کے اسم نے خبر کو شروع کیا جیسے أَنْشَأَ الطِفْلُ يَبْكِيْ (بچہ رونے لگا) طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (وہ دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے لپیٹنے لگے)

طفقا يخصفان عليهما من ورق الجنة

ورق الجنة: مضاف مضاف الیہ

عليهما: جار مجرور — من ورق الجنة: جار مجرور

يخصفان: فعل بافاعل — عليهما: متعلق فعل (اول) — من ورق الجنة: متعلق فعل (ثانی)

جملہ فعلیہ خبریہ

طفقا: فعل مقارب بااسم — خبر طفق

جملہ فعلیہ خبریہ

أَخَذَ الْبِنَاءُ يَنْهَارُ (عمارت گرنے لگی) جَعَلَ النَّاسُ يَمُوْتُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ شَرَعَ الطِفْلُ يَبْكِيْ ، قَامَ الْمُهَنْدِسُ سُوْنَ يَبْنُوْنَ الْمَسْجِدَ ، هَبَّ الزَّادُ يَنْفَدُ (زادِ سفر ختم ہونے لگا) أَقْبَلَ الْفَلَّاحُ يَحْصُدُ الْقَمْحَ (کسان گیہوں کاٹنے لگا)

- تمام افعال الشروع سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں .
- ان کی خبر پر أَنْ کا لانا جائز نہیں .
- ان کی خبر نہ تو فعل پر مقدم ہو سکتی ہے اور نہ اسم پر .
- جب ان سے مضارع یا امر کے صیغے مشتق ہوں یا شروع کے علاوہ دوسرے معنوں میں استعمال ہوں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ تام ہیں ناقص نہیں جیسے هُمْ يَجْعَلُوْنَ التَمَاثِيْلَ

(وہ بت بناتے ہیں) أَخَذَ الْأَوْلَادُ كَبْشًا (بچوں نے ایک مینڈھا پکڑا) وغیرہ

مشقیں

۱۔ افعال مقاربہ کس معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟

۲۔ اعراب لگائیے اور افعال مقاربہ بتائیے۔

هطل المطر الغزير في الأسبوع الماضي، حتى امتلأت الأنهار، وكادت البيوت تنهدم، وأوشكت المواشي أن تموت، وكربت الزروع تغرق في الماء، وتَوَقَّفَتُ الحياة في القرية، ولكن الله رحم على عباده، فانقطع المطر بعد أربعةِ أيامٍ، وجعلت السمآء تصحو، وطفق الجو يعتدل، وأخذ الناس يخرجون إلى حقولهم، وشرعوا يصلحون بيوتهم، وأنشأ الأجراء يكسبون رزقهم، وقام الأغنياء يواسون الفقراء، وعسى الحياة أن تعود إلى مسارها واخلولق الرخاء أن يرجع إلى القرية، وحرت المشاكل أن تزول.

۳۔ نیچے لکھے جملوں کو خبر لاکر پورا کیجیے اور ترجمہ کیجیے۔

كادت السفينة ....، أوشك الناس ....، أنشأ الأستاذ ......

عسى الظالم ....، جعل القطار ....، اخلولق الولد ....

حرت المحبة ....، طفقت البنات .... كرب المريض ....

۴۔ نیچے لکھے جملوں پر مناسب افعال مقاربہ داخل کیجیے۔

الأجراء يعملون، الرجلان يقتتلان، الأغنياء يواسون الفقرآء، الزهر يذبل

سبق (۱۵)

افعالِ قلوب

یہ ایسے افعال ہیں جو اپنے فاعل کے ساتھ مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں اور فاعل کو رفع دینے کے بعد مبتدا خبر کو مفعول بنا کر نصب دیتے ہیں جیسے وَجَدَ الطَّالِبُ الکتابَ نَافِعًا چونکہ ان افعال کے معنی کا تعلق دل سے ہے اس لئے یہ افعال قلوب کہلاتے ہیں، ان کی دو قسمیں ہیں افعالِ یقین، افعال شک

افعالِ یقین | یہ یقین واعتقاد کے معنی دیتے ہیں، ان میں ۴ افعال مشہور ہیں.

۱۔ عَلِمَ جیسے عَلِمْتُ الصِّدقَ سَبِیْلَ النَّجَاۃِ (میں نے سچائی کو نجات کا راستہ اعتقاد کیا)

۲۔ رأی جیسے یَرَیِ المُؤمِنُ اللّٰہَ رَازِقًا (مومن اللہ کو رازق ہونے کا یقین رکھتا ہے)

۳۔ وَجَدَ جیسے وَجَدَ المعلِّمُ العِلْمَ اَعْظَمَ قُوَۃٍ (معلم نے علم کو سب سے عظیم قوت یقین کیا)

۴۔ دَرَیٰ جیسے یَدْرِی القَاضِیُ الظُّلْمَ مهلِکًا (جج ظلم کو مہلک اعتقاد کرتا ہے)

افعالِ شک | یہ افعال شک وگمان کے معنی دیتے ہیں. ان میں چار افعال زیادہ معروف ہیں.

۱۔ ظَنَّ جیسے ظَنَّ الطَّیَّارُ النَّهرَ قَنَاۃً (پائلٹ نے ندی کو نہر گمان کیا)

۲۔ خَالَ جیسے یَخَالُ المُسَافِرُ الطَّائِرَۃَ غُرْفَۃَ رَاحَۃٍ (مسافر ہوائی جہاز کو

آرام کا کمرہ خیال کرتا ہے)

۳۔ حَسِبَ جیسے تَحْسَبُوْنَ السُّحُبَ جِبَالًا (تم لوگ بادلوں کو پہاڑ سمجھتے ہو)

۴۔ زَعَمَ جیسے یَزْعُمُوْنَ الْمَوْتَ شِفَآءً مِنْ کُلِّ دَآءٍ (وہ لوگ موت کو ہر بیماری سے شفا سمجھتے ہیں)

* لیکن جب عَلِمَ بمعنی واقف ہونا، رأی بمعنی آنکھ سے دیکھنا، وَجَدَ بمعنی پالینا، دَرَیٰ بمعنی دھوکہ دینا، جَعَلَ بمعنی وجود میں لانا، ظَنَّ بمعنی تہمت لگانا، خَالَ بمعنی تکبر کرنا، حَسِبَ بمعنی بیماری کی وجہ سے جلد کا سفید ہونا، اور زَعَمَ بمعنی جھوٹی بات کہنا ہو تو یہ افعال قلوب نہیں کہلائیں گے اور ان کا حکم عام فعلوں کا ہوگا۔

رَازِقًا	اللّٰہَ	الْمُؤْمِنُ	یَرٰی
مفعول ثانی	مفعول اول	فاعل	فعل قلب

جملہ فعلیہ خبریہ

* اگر افعال قلوب دونوں مفعولوں سے مؤخر ہو جائیں یا ان کے بیچ میں آجائیں تو ان میں اعمال واہمال دونوں جائز ہو جاتے ہیں جیسے اَلْعَدُوُّ ظَنَنْتُ نَاصِرًا، اَلْعَدُوُّ نَاصِرٌ ظَنَنْتُ۔

مشقیں

۱۔ افعال قلوب کی کتنی قسمیں ہیں اور یہ کن معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

۲۔ نیچے دیئے گئے مبتدا خبر پر مناسب افعال قلوب لائیے۔

الدرس نافع ، العدل رحمة ، الصديق وَفِيٌّ ، (دوست وفادار ہے)
التلميذ راسب ، (طالب علم ناکام ہے) الأرض منبسطة (زمین سطح ہے)
الامتحان صعبٌ (امتحان دشوار ہے) الرسول صادق ، الحرب خدعة
(جنگ دھوکہ ہے)

۳۔ خالی جگہوں کو مناسب مفعول بہ سے پُر کیجئے۔

تحسب القمر .... ، وجدت الكتابَ ....
رأينا .... مفيدًا ، علمت .... خائنًا ،
ظننت .... راسبًا ، يدرون .... سبب الفخر ،
زعم الغريبُ التمثال .... ، خِلْتُ .... خاليا ،

۴۔ اعراب لگائیے اور ترکیب کیجئے۔

نجد رمضان رحمة ، يرى المومنون الدنيا دار الامتحان ،
ظن موسىٰ نور الله نارًا ، زعمتم النتيجة حسنة ، جعل الكافرون
الأصنام آلهة .

سبق (۱۶)

حروف مشبہ بفعل

حروف مشبہ بفعل چھ ہیں إِنَّ ، أَنَّ ، كَأَنَّ ، لٰكِنَّ ، لَيْتَ ، لَعَلَّ یہ حروف چونکہ فعل کی طرح ثلاثی ، رباعی اور خماسی ہیں اور فعل کے معنی دیتے ہیں نیز فعل ماضی کی طرح مفتوح الآخر ہیں اس لئے حروف مشبہ بفعل کہلاتے ہیں ۔

یہ مبتدا خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں ، ان میں سے ہر ایک کا بیان حسب ذیل ہے ۔

إِنَّ :۔ بمعنی أُؤَكِّدُ یہ تاکید کے لئے جملہ کے شروع میں آتا ہے جیسے إِنَّ اللّٰهَ وَاحِدٌ (بلاشبہ اللہ ایک ہے) إِنَّ الْأَصْنَامَ حِجَارَةٌ (یقیناً بت پتھر ہیں)

٭ کبھی ایک نون حذف کر کے اس کو مخفف کر لیا جاتا ہے اور اس وقت اس میں اِعمال و اہمال دونوں جائز ہو جاتے ہیں لیکن اہمال کی صورت میں خبر پہ وجوبًا لام ابتدا داخل ہوتا ہے جس سے إِنْ نافیہ کا شبہ رفع ہو جاتا ہے جیسے إِنْ جَرِيرًا شَاعِرٌ ، إِنْ جَرِيرٌ لَشَاعِرٌ اور اس وقت یہ فعل پر بھی آتا ہے جیسے إِنْ وَجَدْنَاكَ لَسَيِّئَ الْخُلُقِ (ہم نے تم کو بد اخلاق پایا)

إِنَّ الأَصْنَامَ حِجَارَةٌ

حرف مشبہ بفعل — اسم إنّ — خبر إنّ

جملہ اسمیہ خبریہ

أَنَّ : بمعنی أُؤَكِّدُ یہ جملہ کے وسط میں آتا ہے اور تاکید کے معنی کے ساتھ اپنے اسم و خبر سے مل کر مصدر کے حکم میں ہو کر مندرجہ ذیل شکلوں میں جملہ کا جز بنتا ہے۔

فاعل جیسے بَلَغَنِیْ أَنَّكَ طَبِيْبٌ (كَوْنُكَ طَبِيْبًا) مفعول بہ جیسے عَلِمْتُ أَنَّ الْوَلَدَ بَارٌّ (بِرُّ الْوَلَدِ) نائب فاعل جیسے قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ (اسْتِمَاعُ نَفَرٍ مِنَ الْجِنِّ) مبتدا جیسے عِنْدِیْ أَنَّ الْغُلَامَ ذَكِيٌّ (ذَكَاءُ الْغُلَامِ) خبر جیسے إِعْتِقَادِیْ أَنَّ اللّٰهَ وَاحِدٌ (وَحْدَانِيَّةُ اللّٰهِ) مضاف الیہ جیسے سُرِرْتُ مِنْ خَبَرِ أَنَّ النَّتِيْجَةَ حَسَنَةٌ (حُسْنِ النَّتِيْجَةِ) جار کا مجرور جیسے عَجِبْتُ مِنْ أَنَّ الشُّرْطِيَّ سَارِقٌ (كَوْنِ الشُّرْطِيِّ سَارِقًا)

بَلَغَنِیْ أَنَّكَ طَبِيْبٌ

فعل — مفعول بہ — فاعل (حرف مشبہ بفعل — اسم أنّ — خبر أنّ — جملہ اسمیہ خبریہ)

جملہ فعلیہ خبریہ

☆ مُخَفَّفْ ہونے پر بھی اس کا عمل باقی رہتا ہے البتہ اس وقت اس کا اسم ایک

ضمیر الشان وجوبا محذوف ہوتی ہے اور خبر جملہ ہوتی ہے جیسے بَلَغَنِیْ اَنْ لَمْ یحضر التِلْمِیْذُ (أنّه)

إنَّ مکسورہ کا استعمال مندرجہ ذیل نو۹ مقامات پر إنّ کے ہمزہ کو مکسور پڑھنا واجب ہے۔

① جملہ کے شروع میں جیسے إنّا فَتَحْنَا لَكَ فَتحًا مُبِینًا۔

② صلہ کے شروع میں جیسے زَارَنِیْ الَّذِیْ إنَّه کَرِیمٌ۔

③ جملہ حالیہ کے شروع میں جیسے کَمَا أخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَیْتِكَ بِالْحَقِّ وَإنَّ فَرِیْقًا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکَارِهُوْنَ۔

④ جواب قسم کے شروع میں جیسے وَاللهِ إنَّ صَدِیْقَكَ لَمُخْلِصٌ۔

⑤ مقولہ کے شروع میں جیسے قَالَ علیه السّلام: إنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ۔

⑥ افعال قلوب کے بعد آئے جبکہ اسکی خبر پر لام آئے جیسے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ إنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ۔

⑦ أَلَا افتتاحیہ کے بعد آئے جیسے أَلَا إنَّ أوْلِیَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

⑧ کَلَّا کے بعد آئے جیسے کَلَّا إنَّ الْإنْسَانَ لَیَطْغیٰ۔

⑨ حَیْثُ کے بعد آئے جیسے جَلَسْتُ حَیْثُ إنَّكَ جَالِسٌ۔

کأنَّ: بمعنی أُشَبِّهُ. یہ اسم کی تشبیہ خبر سے دینے کے لئے آتا ہے جیسے کأنَّ الْقَمَرَ کُرَةٌ (گویا کہ چاند گیند ہے)

※ یہ مخفف ہونے پر بھی عمل کرتا ہے اور اس کا اسم بھی وجوباً ایک محذوف ضمیر الشان ہوتا ہے البتہ جب جملہ فعلیہ پر آتا ہے تو اس کے اور فعل کے درمیان

قَدْ، س، سَوفَ یا حرف نفی کے ذریعہ فصل کردیا جاتا ہے جیسے کأنْ لَمْ تَکُنْ بَینَکُمْ وبَینَہ مَوَدَّۃٌ ، کأنْ قَدْ قَامَ خَالِدٌ .

لٰکِنَّ : بمعنی اِسْتَدْرَکْ یہ اپنے ماقبل جملہ کے وہم کو دور کرنے کے لئے آتا ہے جیسے اَلْکِتَابُ رَخِیصٌ لٰکِنَّہٗ نَافِعٌ

نَافِعٌ	ہٗ	لٰکِنَّ	رَخِیصٌ	اَلْکِتَابُ
خبر لٰکِنَّ	اسم لٰکِنَّ	حرف مشبہ بفعل برائے استدراک	خبر	مبتدا
جملہ اسمیہ خبریہ			جملہ اسمیہ خبریہ	
مستدرک			مستدرک منہ	

٭ مخفف ہونے پر اس کا عمل باطل ہوجاتا ہے اور اس وقت اکثر اس سے پہلے ایک واو لایا جاتا ہے جو اس کے عاطفہ ہونے کا شبہ رفع کرتا ہے جیسے غَرِقَ المسَافِرُونَ وَلٰکِنْ صَدِیقُكَ نَجَا .

لَیْتَ : بمعنی أتَمَنّیٰ یہ تمنا ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے، چاہے اس تمنا کا پورا ہونا ممکن ہو جیسے لَیْتَ الجَوَّ مُعْتَدِلٌ یا غیر ممکن ہو جیسے لَیتَ المَیِّتَ مُتَکَلِّمٌ (کاش مردہ بات کرتا) .

لَعَلَّ : بمعنی أتَرَجّیٰ یہ صرف ممکن الحصول چیز کی توقع ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے جیسے لَعَلَّ الاُسْتَاذَ قَادِمٌ

قَادِمٌ	الاُسْتَاذَ	لَعَلَّ
خبر لَعَلَّ	اسم لَعَلَّ	حرف مشبہ بفعل
جملہ اسمیہ انشائیہ		

※ ان حروف پر کبھی مَا کافّہ داخل ہوتا ہے جو ان کے عمل کو روک دیتا ہے اور اس وقت یہ فعل پر بھی داخل ہوتے ہیں جیسے إِنَّمَا اللّٰهُ وَاحِدٌ (اللہ صرف ایک ہے) كَأَنَّمَا يُسَاقُوْنَ إِلَى الْمَوْتِ البتہ لیتما فعل پر داخل نہیں ہوتا اور اس میں اعمال اور اہمال دونوں جائز ہیں جیسے لَيْتَمَا عَلِيٌّ حَاضِرٌ یا لیتما عَلِيًّا حَاضِرٌ۔

※ حروف مشبہ کی خبر اسم پر مقدم نہیں ہوتی لیکن اگر خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اسم پر اس کی تقدیم جائز ہے جیسے إِنَّ عِنْدَ اللّٰهِ الثَّوَابُ، لٰكِنَّ فِي الصَّوْمِ صِحَّةُ الْبَدَنِ.

مشقیں

۱۔ إِنَّ اور أَنَّ کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟

۲۔ حروف مشبہ پر مَا کافہ آنے سے کیا تبدیلی ہوتی ہے ؟

۳۔ نیچے دیئے گئے جملوں میں عامل اور غیر عامل حروف مشبہ بتائیے۔

إِنّ هولاء لباسلون ، كأن لم تنفعك نصيحتي، المدينة جميلة لكن حاكمها ظالم ، سرّني أن ليس بينكم خلاف، إنْ الكذب مهلك .

۴۔ نیچے لکھے جملوں کی ترکیب کیجئے اور أن کو مابعد کے ساتھ مصدر میں بدلیئے

أعلم أنّ الله واحد، يُزعِج الملاحَ أنّ الريح شديدة،

حزن الفلاح لأنّ المطر قليل، عُلم أنّ الخبر صحيح .

۵ ۔ نیچے لکھی عبارت پر اعراب لگائیے اور ترجمہ بھی کیجئے .

إنّ الإسلام دين الله القويم، ورسالته هدىً لجميع العالم لأنه دين الرحمة، ولٰكن الناس لا يعرفون هذه الحقيقة، كأنهم غافلون عن يوم الدين، وليسوا بمؤمنين بيوم القيامة، ليت المسلمين قاموا بتعريفه إلى عامة الناس، وأدّوا مسئولية الدعوة، فلعل الله يُحدث بعد ذلك أمرًا.

حل لغات : نفر ۔ تین سے دس تک کی جماعت ، يَطغىٰ ۔ سرکشی کرتا ہے ، مَوَدّة ۔ محبت ، اِستدراك ۔ غلطی کو درست کرنا ، نجا ۔ بچ گیا ، جَوّ ۔ فضا ، يُساقُون ۔ کھینچے جاتے ہیں ، باسلون ۔ بہادر لوگ ، يُزعِج ۔ بے چین کرنا ، قويم ۔ معتدل ، هُدىً ۔ رہنمائی ، يوم الدين ۔ حساب کا دن .

سبق (۱۷)

لاءِ نفیِ جنس

لاءِ نفیِ جنس وہ حرفِ نفی ہے جو تاکید کے ساتھ اپنے اسم کی پوری جنس سے خبر کی نفی کرتا ہے جیسے لَا کِتَابَ عِنْدِیْ (میرے پاس کوئی کتاب نہیں ہے) لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ (گھر میں کوئی بھی مرد نہیں ہے) یہ مبتدا و خبر پر داخل ہوتا ہے اور مبتدا کو نصب یا فتحہ دیتا ہے اور وہ اس کا اسم کہلاتا ہے جبکہ خبر کو رفع دیتا ہے اور وہ اس کی خبر کہلاتی ہے۔

⁂ لاءِ نفیِ جنس کے عمل کے لئے مندرجہ ذیل شرطیں لازمی ہیں۔

(۱) لا کے اسم و خبر دونوں نکرہ ہوں (۲) لا اور اسکے اسم کے درمیان کوئی فاصل نہ ہو (۳) لا پر حرفِ جر داخل نہ ہو۔ ان میں سے کوئی بھی شرط مفقود ہوئی تو لا کا عمل باطل ہو جائے گا اور لا زائدہ کہلائے گا، نیز پہلی اور دوسری شرط کے نہ پائے جانے پر لا جملہ میں مکرر استعمال ہوگا جیسے لَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو، لَا فِی الْبَیْتِ رَجُلٌ وَلَا اِمْرَأَۃٌ، سَافَرْتُ بِلَا زَادٍ۔

⁂ لیکن اگر تینوں شرطیں پائی جا رہی ہوں اور لا جملہ میں مکرر استعمال ہو تو وہ

لا، نفی جنس اور مشابہ لَیْسَ دونوں بن سکتا ہے اور اس کے مطابق دونوں اعراب دیئے جاسکتے ہیں جیسے لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ، لَابَیْعٌ فِیْہِ وَلَاخُلَّۃٌ.

اسم لاءِ نفی جنس لاءِ نفی جنس کا اسم تین طرح کا ہوسکتا ہے ۔ (۱) مفرد (۲) مضاف (۳) مشابہ مضاف [۱]

۱۔ جب اس کا اسم مفرد ہو تو فتحہ یا قائم مقام فتحہ پر مبنی ہوگا جیسے لَا عَالِمَ مَوْجُوْدٌ، لَاقَاتِلِیْنَ قَادِمُوْنَ ، لَا عَالِمَاتِ سَافِرَاتٌ.

لَا عَالِمَ مَوْجُوْدٌ

لاءِ نفی جنس — اسمِ لا — خبرِ لا

جملہ اسمیہ خبریہ

۲،۳۔ جب اس کا اسم مضاف یا مشابہ مضاف ہو تو اس کو معرب کا اعراب نصب دیا جائے گا۔ مضاف کی مثال جیسے لَابَائِعَ صُحُفٍ حَاضِرٌ، لَاقَاتِلِیْ رَجُلًا مَوْجُوْدُوْنَ، مشابہ مضاف جیسے لَابَائِعًا صُحُفًا مَوْجُوْدٌ، لَا أَرْبَعِیْنَ رَجُلًا دَاخِلُوْنَ.

---

[۱] مشابہ مضاف ایسے اسم کو کہتے ہیں جس کے مطلوبہ معنی کسی دوسرے کلمہ کے ساتھ مل کر مکمل ہوں، مشابہ مضاف کے ساتھ مل کر آنے والے کلمات حسب ذیل شکلوں میں اس کے معمول ہوتے ہیں، فاعل جیسے لَاقَبِیْحًا خُلُقُہٗ حَاضِرٌ (کوئی بداخلاق موجود نہیں ہے) نائب فاعل جیسے لَامَذْمُوْمًا فِعْلُہٗ عِنْدَنَا (کوئی ایسا شخص جس کے کام کی مذمت کی گئی ہو ہمارے پاس نہیں ہے) مفعول بہ جیسے لَا عَابِدًا صَنَمًا نَاجِحٌ (کوئی بھی بت پرست کامیاب ہونے والا نہیں ہے) ظرف جیسے لَامُسَافِرًا الْیَوْمَ حَاضِرٌ، جار مجرور جیسے لَارَاغِبًا فِی الشَّرِّ بَیْنَنَا (کوئی برائی کی چاہت رکھنے والا ہمارے درمیان نہیں ہے) تمیز جیسے لَا عِشْرِیْنَ خَیَّاطًا فِی الدُّکَانِ.

مشقیں

۱۔ لائے نفی جنس کے عمل کے لئے کیا کیا شرطیں ہیں؟
۲۔ مضاف ہونے کی صورت میں لائے نفی جنس کے اسم کو کیا اعراب آتا ہے۔
۳۔ مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگائیے اور وجہ اعراب بیان کیجئے۔

لا إكراه في الدين، لا شجرة رمان في البستان. لا القمر طالع ولا النجوم لامعات، لا كتاب ولا قلم على الطاولة، لا راكبا فرسا في الطريق، لا مؤمنين قانطون من رحمة الله، لا سيارات واقفة في الموقف.

حل لغات: رفث۔ فحش گوئی، فسوق۔ بدکاری، خُلّة۔ دوستی، صُحُف۔ اخبارات، إكراه۔ جبر، قانطون۔ مایوس، مَوقِف السيّارة ٹیکسی اسٹینڈ۔

سبق (۱۸)

فاعل

فاعل وہ اسم ہے جو ایسے فعل تام یا شبہ[1] فعل کے بعد آئے جو اسی کی ذات سے وجود میں آیا ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ ، مَاتَ خَالِدٌ وغیرہ۔

* ہر فعل یا شبہ فعل کے لئے فاعل کا ہونا ضروری ہے۔ فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ اور تین طرح کا ہوتا ہے۔

① اسم ظاہر جیسے قَدِمَ الضُّیُوفُ ، خَرَجَ الْوَلَدُ وغیرہ۔

② اسم ضمیر جیسے تَقُوْمُ میں أَنْتَ ، أَقُوْمُ میں أَنَا ، نَقُوْمُ میں نَحْنُ وغیرہ۔

③ اسم مؤول یعنی مصدر کی تاویل میں کیا گیا جملہ جیسے یُغْضِبُنِی أَنْ تَسُبَّ أَحَدًا

یُغْضِبُنِی أَنْ تَسُبَّ أَحَدًا

حرف ناصب فعل با فاعل مفعول بہ

فعل مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ۔ بتاویل مصدر فاعل

جملہ فعلیہ خبریہ

---

[1] شبہ فعل سے مراد مصدر، اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور اسم تفضیل ہیں جو فعل کے معنی دیتے ہیں اور کچھ شرطوں کے ساتھ اسی کی طرح عمل کرتے ہیں۔ تفصیل آگے آئے گی۔

فاعل کے مطابق فعل کی حالتیں

فعل کی وحدت وجمعیت | جب فاعل اسم ظاہر ہو چاہے واحد ہو یا تثنیہ وجمع فعل ہر حال میں واحد ہی لایا جائے گا جیسے جَاءَ الرَّجُلُ، جَاءَ الرَّجُلَانِ جَاءَتْ مُسْلِمَاتٌ،

* جب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل اس کے مرجع کے مطابق لایا جائے گا جیسے المُسْلِمُ جَاءَ، المُسْلِمَانِ جَاءَا، المُسْلِمُونَ جَاءُوا، المُسْلِمَاتُ جِئْنَ وغیرہ۔

فعل کی تذکیر وتانیث | دو صورتوں میں فعل کو مونث لانا واجب ہے۔
(۱) فاعل اسم ظاہر مونث حقیقی[1] ہو اور فعل وفاعل کے درمیان فصل نہ ہو جیسے سَافَرَتْ فَاطِمَةُ، رَجَعَتْ زَيْنَبُ وغیرہ
(۲) فاعل ضمیر ہو جو کسی حقیقی یا مجازی[2] مونث یا غیر عاقل مذکر کی جمع تکسیر کی طرف لوٹ رہی ہو جیسے حَلِيمَةُ تَرْجِعُ، الشَّمْسُ تَطْلُعُ، وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ،

* پانچ صورتوں میں فعل کی تذکیر وتانیث دونوں جائز ہیں۔
(۱) فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل اور اس کے درمیان فصل ہو گیا ہو جیسے سَافَرَتِ اليَومَ فَاطِمَةُ، سَافَرَ اليَومَ فَاطِمَةُ،
(۲) فاعل مونث مجازی ہو چاہے فعل سے متصل ہو یا منفصل جیسے اِنْتَهَتِ الحَرْبُ، انتَهَى الحَرْبُ، جَاءَتْهُ جَمَاعَةٌ، جَاءَهُ جَمَاعَةٌ،

---

[1] مونث حقیقی اس مونث کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر ہو جیسے بِنْتٌ، شَاةٌ، سعیدۃ وغیرہ [2] مونث مجازی اس مونث کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر نہ ہو جیسے دارٌ، شمسٌ، حربٌ وغیرہ۔

(٣) فاعل جمع مکسر ہو چاہے مذکر کی جمع ہو یا مؤنث کی جیسے قَالَتِ الْأَعْرَابُ قَالَ الْأَعْرَابُ، بکت الثَّوَاکِلُ، بَکَی الثَّوَاکِلُ

(٤) فاعل اسمِ جمع ہو جیسے جَاءَ النِّسَآءُ، جَاءَتِ النِّسَآءُ، قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ،

(٥) جب فاعل ضمیر ہو جو مذکر عاقل کی جمع تکسیر کی طرف لوٹ رہی ہو تو فعل کو واحد مؤنث اور جمع مذکر دونوں لانا جائز ہے جیسے العُلَمَآءُ قَامُوا، اَلْعُلَمَآءُ قَامَتْ، اَلْأُدَبَاءُ جَاءُوا، اَلْأُدَبَاءُ جَاءَتْ.

حل لغات: أَنْ تَسُبَّ ـ کہ آپ گالی دیں، اِنْکِدَار ـ بکھر جانا، أَعْرَابُ ـ دیہاتی لوگ، ثَکْلٰی (ج) ثَوَاکِل ـ وہ عورت جس کا بچہ مر گیا ہو،

ل؎ اسم جمع اس کلمہ کو کہتے ہیں جو جمع کے معنی دے لیکن اس لفظ سے اس کا واحد نہ ہو جیسے قَوْمٌ، جَیْشٌ، قَبِیْلَةٌ.

سبق (١٩)

فاعل ومفعول کی تقدیم وتاخیر

عموماً فاعل پہلے اور مفعول بعد میں آتا ہے لیکن اس کے برخلاف بھی استعمال ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ حَامِدًا ، یا ضَرَبَ حَامِدًا زَیْدٌ ، کچھ صورتوں میں فاعل یا مفعول کی تقدیم واجب ہوتی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

فاعل کی وجوبی تقدیم مندرجہ ذیل تین صورتوں میں فاعل کو مقدم کرنا واجب ہے۔

① فاعل ضمیر متصل ہو جیسے عَرَفْتُ الْحَقَّ وَاتَّبَعْتُہٗ۔

② مفعول میں حصر کے معنی پیدا کئے گئے ہوں جیسے اِنَّمَا یَعْرِفُ الْحَقَّ صَاحِبُہٗ،

③ جب فاعل ومفعول ایسے اسماء ہوں جن میں کوئی لفظی یا معنوی قرینہ نہ پائے جانے کی وجہ سے ایک دوسرے کی تعیین دشوار ہو مثلاً دونوں اسماء مقصورہ ہوں جیسے نَصَرَتْ سَلْمٰی لَیْلٰی یا دونوں کی اضافت یاءِ متکلم کی طرف ہو جیسے اَکْرَمَ صَدِیْقِیْ اَبِیْ۔

لیکن اگر لفظی یا معنوی قرینہ سے التباس دور ہو رہا ہو تو ایک دوسرے کی تقدیم وتاخیر دونوں جائز ہو جاتی ہیں، قرینہ لفظی جیسے اَکْرَمَتْ یَحْیٰی سُعْدٰی

اس میں قرینہ فعل وفاعل کی تانیث ہے، قرینہ معنوی جیسے أُنهكَتْ نُعْمٰى حُمّٰى (نعمیٰ کو بخار نے نڈھال کر دیا)

مفعول بہ کی وجوبی تقدیم

مندرجہ ذیل تین صورتوں میں مفعول بہ کی تقدیم واجب ہے،

(۱) جب فاعل میں ایسی ضمیر ہو جو مفعول کی طرف لوٹ رہی ہو جیسے خَرَقَ الثوبَ لابِسُهٗ، وَاِذِ ابْتَلٰى إبراهيمَ رَبُّهٗ بكلماتٍ۔

(۲) جب مفعول بہ ضمیر متصل ہو اور فاعل اسم ظاہر ہو جیسے زانَتْنِي حِليةُ الأدب (مجھے زیور ادب نے آراستہ کیا)

(۳) جب فاعل میں حصر کے معنی پیدا کئے گئے ہوں جیسے اِنَّما يَخشى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ العُلَمَاءُ (اللہ کے بندوں میں سے اس سے صرف جاننے والے ہی ڈرتے ہیں)

٭ بسا اوقات فاعل کا فعل جوازاً حذف کر دیا جاتا ہے جیسے کوئی پوچھے مَنْ قالَ؟ تو آپ جواب دیں زَيْدٌ اس صورت میں زَيْدٌ سے پہلے قَالَ فعل محذوف ہے اسی طرح کبھی فعل اور فاعل دونوں حذف ہوتے ہیں اور تیسرا لفظ ان کی قائم مقامی کرتا ہے جیسے کوئی پوچھے هَلْ ذَهَبَ خَالِدٌ تو جواب دیا جائے گا نَعَمْ اس میں پورا جملہ ذَهَبَ خَالِدٌ محذوف ہے۔

نائب فاعل

یہ وہ مسند الیہ ہے جو فعل مجہول یا اسم مفعول کا فاعل حذف ہونے کی وجہ سے اسکی نیابت کرتا ہے جیسے شُرِبَ الماءُ، قُتِلَ العَدُوُّ اس کو مفعول مالم یسم فاعلہ بھی

کہتے ہیں اور اس پر فاعل کے سارے احکام جاری ہوتے ہیں .

* جب فعل ایک سے زائد مفعولوں کی طرف متعدی ہو تو پہلے مفعول کو نائب فاعل بنا کر مرفوع پڑھا جاتا ہے اور بقیہ کو مفعولیت کا اصل اعراب نصب باقی رہتا ہے جیسے عَلّم الاستاذُ زیدًا المَسْئَلَةَ سے عُلِّمَ زَیْدٌ المَسْئَلَةَ، أَعْطَانِی خالدٌ کِیسًا سے اُعْطِیْتُ کِیْسًا وغیرہ .

* اگر فعل لازم ہو تو جار مجرور، ظرف مظروف، یا مصدر نائب فاعل بنتے ہیں لیکن ظرف اور مصدر میں شرط ہے کہ اضافت یا صفت کے ذریعہ ان کی تخصیص کی گئی ہو جیسے لا یُسْکَتُ عَن مُنْکر ، صِیم یومٌ واحدٌ ، سُهِرتْ لیلةُ القَدْرِ ، فإذا نُفِخ فی الصور نفخةٌ واحدَةٌ ، مُشِیَ مِشْیَةُ المُخْتَالِ (متکبر کی چال چلا گیا)

مشقیں

ا ـــ مندرجہ ذیل جملوں میں فعل کی واجب التانیث اور جائز التانیث حالت بتائیے .

أشرق بك الدار ، جاءت فی المستشفی ممرضة بارعة ، النجوم طلعت وقد غربت الشمس ، سوق الشعر کسدت والخطابة راجت فی هذا العصر ، خانت سعیدة فزلّت قدمه .

۲ ـــ ذیل کے جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب فعل سے پُر کیجئے .

الوالدات ...... أولادهن ، المؤمنون ..... بالمعروف ،

... فاطمة فی الامتحان، .... الفلاحون الفاکهة ، .... محمد کتاباً من المکتبة ، .... الولدان فی المیدان ، الدعاة .... الناس إلی اللّٰه،

۳۔ ذیل کے جملوں میں جو غلط ہوں انھیں درست کیجئے ۔

ذهبوا إخوانك ولم يرجعوا ، حميدة طبخ اللحم ، ذهب إلی المحطة زينب ، التلاميذ يطيع أستاذهم ، حفظا الصديقان عهودهما ، مضين السيدات إلی المسجد ، نصح فاطمة ابنيها ، الأشجار سقطن علی الشارع ، فاض عيناه بالدموع ، الكأس انكسر .

۴۔ ترکیب کیجئے ۔

امتحن أيوبَ ربه ، ساءنی أن تلعبوا فی الصف ، سكن الدار صاحبها ، تُرَبِّی الأم العاقلة أبناءها علی مكارم الأخلاق ، دَرَسَ أخوك الإنكليزية ، يُسعِدنی أن يحفظ أولادی القرآن .

حل لغات : خَرَق ۔ پھاڑ دیا ، ابتلی ۔ آزمایا ، كِيسٌ ۔ تھیلا ، مُنكَر ۔ برائی ، أَشْرَقَ ۔ روشن ہو گیا ، مُمَرِّضَة ۔ نرس ، بارِعَة ۔ ماہر ، كَسَدَت ۔ مندا ہو گیا ، راجتْ ۔ رواج پا گیا ۔ زَلَّتْ ۔ پھسل گیا ، دموع ۔ آنسو ۔

سبق (۲۰)

مفاعیل

یہ فاعل کے ذریعہ فعل کے وقوع کے مختلف پہلوؤں پر دلالت کرتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد پانچ ہے۔
① مفعول مطلق ② مفعول بہ ③ مفعول لہٗ ④ مفعول معہ
⑤ مفعول فیہ

مفعول مطلق

وہ مصدر ہے جو فعل کے معنی کی تاکید یا نوعیت یا عدد بتانے کے لئے اس کے بعد آئے اور اس کا مادّہ اس فعل کے ہم معنی ہو، مثالیں حسب ذیل ہیں۔

① تاکید کے واسطے جیسے كَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا (اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے خاص طور پر بات کی) فعل فاعل مفعول بہ مفعول مطلق

جملہ فعلیہ خبریہ

فَرِحْتُ فَرْحًا (میں بہت خوش ہوا) اس صورت میں مفعول مطلق ہمیشہ واحد آتا ہے۔

(٢) نوع کے واسطے جیسے نظرتُ إلى السماءِ نَظرةَ الخائفِ،
(میں نے آسمان کی طرف خوفزدہ شخص کی طرح دیکھا)

(٣) عدد کے واسطے جیسے قرأتُ الرسالةَ قِراءةً وقرأ أخي قِراءتَينِ (میں نے خط ایکبار پڑھا اور میرے بھائی نے دوبار پڑھا) خطوتُ في الحديقةِ خُطُواتٍ وغیرہ،

٭ کبھی اصل مفعول مطلق محذوف ہوتا ہے اور دوسرے الفاظ اس کی نیابت کرتے ہیں جن کی حسب ذیل شکلیں ہوسکتی ہیں.

(١) اصل مفعول مطلق کی صفت جیسے أذکُروا اللهَ کثیرًا (ذِکرًا کثیرًا) عاقبتُه أشدَّ العِقابِ (عِقابًا أشدَّ)

(٢) اس پر دلالت کرنے والا کوئی عدد جیسے سَجدتُ في رَکعةٍ مرّتَینِ، دُرتُ حولَ الکعبةِ سبعَ دوراتٍ، أنذرتُك ثلاثًا.

أنذرتُ ك (إنذارًا) ثلاثًا

موصوف — صفت

فعل با فاعل — مفعول به — مفعول مطلق

جملہ فعلیہ خبریہ

(٣) اسم اشارہ جس کا مشار الیہ اصل مفعول مطلق ہو جیسے أحسنتُ إليهِ ذٰلكَ الإحسانَ،

(٤) لفظ کلّ اور بعض جو اس کی طرف مضاف ہوں جیسے لا تُنفِق کلَّ الإنفاقِ، (بہت زیادہ خرچ نہ کرو) هُم یهتمّونَ بالریاضةِ بعضَ الإهتمامِ (وہ لوگ ورزش کا تھوڑا بہت اہتمام کرتے ہیں)

٭ کبھی کبھی مفعول مطلق کا عامل حذف ہوجاتا ہے جیسے کسی کے حکم کی فرمانبرداری میں کہیں

سمعًا وَطاعةً کہ اصل میں أَسْمَعُ سَمْعًا وَأُطِيْعُ طَاعَةً ہے، یا دعا میں کہتے ہیں اللّٰھُمَّ نَصْرًا وغیرہ، اسی طرح حَمْدًا، شُكْرًا، عَفْوًا، يَقِيْنًا، قَطْعًا لَبَّيْكَ، سُبْحَانَ الله، مَعَاذَالله، جِدًّا، أَيْضًا وغیرہ ایسے مصادر ہیں جن کے عوامل محذوف رہتے ہیں ۔

مشقیں

ا۔ مفعول مطلق کن کن مقاصد کے لئے آتا ہے ؟

۲۔ خالی جگہیں مفعول مطلق سے پُر کیجئے۔

الأطفال يغتسلون فى النهر...... ويسبحون......،

تمطر السماء...... غزيرًا تمتلأ الترع......،

كثرت السيارات...... وازدحمت الشوارع......،

نصلى الفرائض فى النهار........ وفى الليل........،

۳۔ عبارت ذیل میں مفعول مطلق پہچانیے اور اعراب لگائیے۔

مرضت ثلاثا فى شهر، واجتهد أبى كل الاجتهاد فى معالجتى، وجعلت أبرءُ ولكن أهملت إرشاد الطبيب بعض الإهمال، فاشتَدّ المرض مرة ثانية، فغضب علىّ والدى شديدًا، وراقبنى مراقبة، وزارنى الطبيب زيارتين، حتى

عادت صحتی، ولما حضرتُ المدرسة بعد شهرين طلبني الأُستاذُ فقمت أمامه وِقفة الخائف، وكلمته كلام التلميذ البار، وقدّمت إليه شهادة المعالجة بكل أدب، فاطمئَنَّ، ودعا لي بالصحة الدائمة .

۴۔ درج ذیل جملوں کی ترکیب کیجئے۔

تُغرد الطيور على الأشجار تغريدًا، رجع الحجاج عودة الملائك، توجهت إلى التعليم كل التوجّهِ .

حل لغات: التُرَع (ج) تالاب ۔ سيّارات (ج) موٹر، اِزدَحَمَتْ . کھچا کھچ بھر گئیں، ۔ جعَلَتُ أبْرَءُ ۔ میں ٹھیک ہونے لگا، إرشَاد الطَبِيْبِ ۔ ڈاکٹر کی ہدایت، ۔ أهْمَلْتُ ، لاپرواہی برتی ۔ رَاقَبَنِي میری نگرانی کی ۔ زَارَنِيْ ، مجھے دیکھنے آئے، ۔ شَهَادَةَ المعَالَجَةِ ، میڈیکل سرٹیفکیٹ . يَسْبَحُوْنَ ۔ تیرتے ہیں،

سبق (۲۱)

مفعول بہ

مفعول بہ وہ اسم منصوب ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَربتُ حَامِدًا ۔

٭ کچھ افعال کا مفعول ثانی اور مفعول ثالث بھی آتا ہے جیسے أَعْطَيْتُ زَيْدًا كتابًا ، أَرَى اللّٰهُ المُذْنِبِيْنَ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وغیرہ

مفعول بہ ثانی	مفعول بہ اول	فعل با فاعل
كِتَابًا	زَيْدًا	أَعْطَيْتُ

جملہ فعلیہ خبریہ

٭ مفعول بہ کو فعل پر مقدم کرنا جائز ہے جیسے زَيْدًا ضَرَبْتُ ۔

٭ مفعول بہ کا عامل کبھی جوازًا اور کبھی وجوبًا حذف ہوتا ہے ۔ جوازًا کی مثال جیسے کوئی پوچھے کہ مَنْ نَصَرْتَ تو جواب میں کہا جائے " زَيْدًا " تو اس میں نَصَرْتُ جوازًا محذوف ہے ۔

٭ جن جگہوں پر مفعول بہ کا عامل وجوبًا حذف ہوتا ہے وہ منادیٰ ، اشتغال ، الاغراء ، والتحذیر ، اور اختصاص کی صورتیں ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

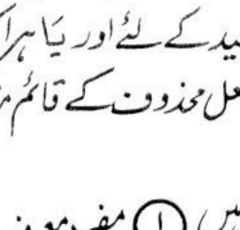
منادیٰ

منادیٰ وہ اسم ظاہر ہے جس کو حرف ندا کے ذریعہ مخاطب کیا جائے جیسے یازَیْدُ، حروف ندا یہ ہیں أَ ، أیْ ، أَیَا ، ھَیَا ، وَا ، یَا ان میں أ ، أی قریب کے لئے ، أیا ، ھَیا ، وَا ، بعید کے لئے اور یَا ہر ایک کے لئے ہے ۔

⁂ حرف ندا اصلاً أَدْعُوْ فعل محذوف کے قائم مقام ہوتا ہے اور منادی اس کا مفعول بہ ہوتا ہے ۔

منادی کی پانچ قسمیں ہیں (۱) مفرد معرفہ (۲) نکرہ معیّن[۱] (۳) نکرہ غیر معین (۴) مضاف (۵) مشابہ مضاف ۔

⁂ جب منادی مفرد معرفہ ہو یا نکرہ معین تو مبنی علی الضم ہوگا جیسے یَا یُوْسُفُ یارِجَالُ ۔



⁂ جب منادی مضاف ، مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو منصوب ہوگا جیسے

---

[۱] جب کسی متعین اجنبی کو پکارا جائے تو اس کو نکرہ معین کہیں گے اور جب غیر متعین اجنبی کو پکاریں تو وہ نکرہ غیر معین ہوگا ۔

یَا عَبْدَ اللّٰهِ ، یَا جَمِیْلاً فِعْلُهٗ، کنویں میں گرتا ہوا اندھا کہے یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ،

⁂ اگر منادی پر الف لام داخل ہو تو اس سے پہلے اَیُّهَا یا اَیَّتُهَا لایا جاتا ہے جیسے یَا اَیُّهَا النَّاسُ، یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اس میں اَیٌّ نکرہ معین منادی ہے ھ تنبیہ کے لئے اور النَّاسُ منادی کا تابع ہے، البتہ لفظ اللہ پر حرف ندا براہ راست داخل ہوتا ہے جیسے یَا اَللّٰهُ کبھی کبھی حرف ندا کے عوض لفظ اللہ کے آخر میں میم مفتوح مشدد بھی لاتے ہیں جیسے اَللّٰهُمَّ ۔

⁂ جب منادی "ی" متکلم کی طرف مضاف ہو اور صحیح الآخر ہو تو اس کو ذیل کے چھ اوزان پر پڑھا جا سکتا ہے۔ یَا سَیِّدِیْ ، یَا سَیِّدِ، یَا سَیِّدَ ، یَا سَیِّدَا یَا سَیِّدِیَ یا سَیِّدِیَا ، لیکن منادی اگر لفظ أب یا أُم ہے تو مزید یا أَبَتَ یا أَبَتَا ، یا أَبَتِیْ کے وزن پر بھی پڑھ سکتے ہیں، البتہ اگر منادی کے آخر میں حرف علت ہو تو صرف ایک وزن پر "ی" مفتوح کے ساتھ پڑھیں گے جیسے یا مَوْلَایَ ، یا قَاضِیَ وغیرہ۔

⁂ جب منادی علم ہو اور اس کی صفت لفظ اِبْنٌ ہو جس کا مضاف الیہ بھی علم ہو تو اس صورت میں منادی کو اس کے اصل اعراب کے مطابق مضموم اور ابن مضاف کی مناسبت سے مفتوح بھی پڑھنا جائز ہے جیسے یا زَیْدُ بنَ خَالِدٍ لیکن اگر ابن کا مضاف الیہ علم نہ ہو تو منادی صرف مضموم ہوگا جیسے یا زیدُ بنَ أخِیْ،

⁂ کبھی حرف ندا حذف ہو جاتا ہے جیسے فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ کہ اصل میں یَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ہے، اسی طرح یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا سے حرف ندا محذوف ہے۔

ترخیم | جب منادی علم ہو تو اس کا آخری حرف کبھی کبھی جوازًا تخفیف کے لئے گرا دیتے ہیں اور اس کو ترخیم کہتے ہیں جیسے یَاحَارِثُ کے بجائے یَاحَارِ، یافَاطِمَۃُ سے یافَاطِمَ وغیرہ۔ البتہ صاحب (نکرہ) کو ترخیم کے ساتھ صَاحِ پڑھنا شاذ ہے۔ ترخیم کے بعد منادی کو اصل اعراب کے مطابق مضموم بھی پڑھ سکتے ہیں اور اس حرکت کے ساتھ بھی جو فی الحال حرف کے آخر پر موجود ہے جیسے یَاحَارُ، یَافَاطِمُ۔

منادی کی دو صورتیں اور ہیں (۱) مندوب (۲) مستغاث

مَنْدُوْب | کسی تکلیف دہ چیز پر آہ و زاری کرنے کو نُدبہ کہتے ہیں جیسے وَاسَیِّدَاہُ (ہائے میرے آقا) وَاکَبِدَاہُ (ہائے میرا کلیجہ) اس کے آخر میں کبھی الف اور ھ اور کبھی صرف الف بڑھا لیا جاتا ہے اور ندا کے لئے صرف وَا، اور یا آتے ہیں۔

مستغاث | کوئی مصیبت دور کرنے کے لئے کسی کو پکارنے کو استغاثہ کہتے ہیں جیسے یَالَلْاَقْوِیَاءِ لِلضُّعَفَاءِ (اے طاقت والو کمزوروں کی خبر لو) اس میں پہلے اسم کو جس پر لام مفتوح داخل ہے مستغاث بہ اور دوسرے کو جس پر لام مجرور داخل ہے مستغاث لہٗ کہتے ہیں اور اس پر ندا کے لئے صرف یا آتا ہے۔

❁ کبھی کبھی تعجب کے اظہار کے لئے مستغاث بہ کے طریقہ پر متعجب منہ آتا ہے جیسے یَالَلْحَرِّ! (ہائے گرمی) یَالَلْجَمَالِ الْمَنْظَرِ! (کیا ہی خوبصورت منظر ہے)۔

سبق (٢٢)

اشتغال

زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ ، زَیْدًا ضَرَبْتُ أَخَاہٗ جیسے جملے جن کی صورت یہ ہے کہ شروع میں ایک اسم ہو اس کے بعد ایک فعل یا شبہ فعل ہو جو اپنے بعد آنے والی ایک ایسی ضمیر یا متعلق ضمیر میں عمل کر رہا ہو جس کا مرجع ماقبل کا اسم ہو۔

چونکہ اس صورت میں فعل اپنے بعد کی ضمیر میں عمل میں مشغول ہونے کی وجہ سے ماقبل اسم میں عمل نہیں کر پاتا اس لئے اس میں عمل کے واسطے اس سے پہلے ایک فعل مابعد کے معنی کو مدنظر رکھتے ہوئے محذوف مانا جائے گا جیسے حَامِدًا نَصَرْتُہٗ کہ اصل میں نَصَرْتُ حَامِدًا نَصَرْتُہٗ تھا زَیْدًا ضَرَبْتُ أَخَاہٗ اصل میں أَھَنْتُ زَیْدًا ضَرَبْتُ أَخَاہٗ ہے لیکن ایک ہی جملہ میں ہم مثل الفاظ کے تکرار سے بچنے کے لئے پہلے عامل کو وجوبًا حذف کر دیا جاتا ہے اور اس عمل کو اشتغال یا اضمار علی شریطۃ التفسیر کہتے ہیں۔

(نَصَرْتُ)	حَامِدًا	نَصَرْتُہٗ	
فعل بافاعل	مفعول بہ	فعل بافاعل	مفعول بہ
جملہ فعلیہ خبریہ		جملہ فعلیہ خبریہ	

٭ اس میں مشغول عنہ (شروع کے اسم) کے اعراب کی تین صورتیں ہیں،
(۱) نصب واجب (۲) رفع واجب (۳) نصب ورفع دونوں جائز۔

۱۔ **نصب واجب**: جب اسم مشغول عنہ سے پہلے ایسا لفظ آئے جو صرف فعل پر آتا ہو مثلاً حروف شرط إنْ، لَوْ، إذا جیسے إنْ البستانَ دخلتَہ فَلا تَقطفِ الأزهار، حروف تحضیض[۱] جیسے هلاَّ ضعیفًا نصرتَہ (تم نے کمزور کی مدد کیوں نہیں کردی) ہمزہ کے علاوہ حروف استفہام جیسے أینَ الکتابَ وضعتَہ۔

۲۔ **رفع واجب**: جب اسم مشغول عنہ سے پہلے ایسا حرف آئے جو صرف اسم پر ہی آتا ہے مثلاً إذا فجائیہ جیسے دخلتُ المنتزہَ فإذا الأعداءُ أشاهدُهُم (میں پارک میں داخل ہوا تو اچانک دشمنوں کو دیکھا) لیتما جیسے لیتما العِلمُ حصّلتَہ، (کاش تم علم حاصل کرتے)

۳۔ **رفع ونصب دونوں جائز**: جہاں مذکورہ بالا دونوں صورتیں نہ پائی جارہی ہوں وہاں اس اسم سے پہلے فعل وفاعل محذوف مان کر اسے منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں اور مبتدا مان کر مرفوع بھی جیسے محمودًا أدعوتَہ۔

[۱] حروف تحضیض ۵ ہیں هلاَّ، ألاَّ، ألاَ، لولاَ، لومَا،

سبق (٢٣)

الإغراء والتحذير

مخاطب کو کسی بری چیز سے بچنے کے لئے متنبہ کرنے کو تحذیر اور کسی اچھی چیز کو اختیار کرنے کے لئے آمادہ کرنے کو اِغراء کہتے ہیں جیسے اَلْأَسَدَ اَلْأُسَدَ (شیر سے بچو شیر سے بچو) اَلْعَمَلَ الْعَمَلَ (کام کرو کام کرو) اس طرح کے جملوں میں عامل محذوف ہوتا ہے اور صرف مفعول بہ کو مختلف شکلوں میں ذکر کر دیا جاتا ہے

(اِحْذَرْ) اَلْأَسَدَ		(اِحْذَرْ) الأسَدَ	
فعل بافاعل	مفعول بہ	فعل بافاعل	مفعول بہ
جملہ فعلیہ انشائیہ		جملہ فعلیہ انشائیہ	

٭ تحذیر کے مفعول کو محذر منہ اور اغراء کے مفعول کو مُغریٰ بہ کہتے ہیں اور ان دونوں کے استعمال کی حسب ذیل صورتیں ہیں۔

(١) ایک ہی اسم مکرر آئے جیسے البَرْدَ البَرْدَ، الجِدَّ الجِدَّ (٢) دو اسموں کا واو کے ذریعہ ایک دوسرے پر عطف ہو جیسے البردَ والمطرَ، الجِدَّ وَالاستِقامَةَ کہ اصل میں اِحذر البَردَ وَالمَطرَ اور الزم الجِدَّ وَالاِستِقامَةَ تھا۔

٭ محذر منہ کو اِیَّاکَ الکَسَلَ، اِیَّاکَ وَالکَسَلَ، اِیَّاکَ مِنَ الکَسَلِ ان تین طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔ ان میں پہلی مثال میں اِیَّاکَ محذر اور کَسَلَ محذر منہ ہے جس کی اصل ہے اُحَذِّرُکَ الکَسَلَ دوسری مثال میں واو عاطفہ ہے جس کی اصل اُحَذِّرُکَ وَاُبَاعِدُ الکَسَلَ ہے۔

اختصاص

تاکید کی نیت سے متکلم یا حاضر کی ضمیر کے بعد ایک اسم معرف باللام یا مضاف اِلی المعرف باللام لایا جاتا ہے جو اُخُصُّ فعل محذوف کا مفعول بہ ہوتا ہے اور منصوب ہوتا ہے جیسے نحن الشبابَ نکرمُ الکِبارَ، (ہم لوگ بالخصوص نوجوان بڑوں کی عزت کرتے ہیں) اِنَّا طلبةَ العِلم نُجِلُّ الاُساتِذةَ ان مثالوں میں شباب اور طلبة العلم اُخُصُّ فعل محذوف کے مفعول بہ ہیں اور معنی میں زور پیدا کرنے کے لئے لائے گئے ہیں۔

مشقیں

۱۔ منادی کسے کہتے ہیں اور اس کو کیا اعراب آتا ہے؟
۲۔ ترخیم کسے کہتے ہیں۔ اسم مرخم کا اعراب بتائیے۔
۳۔ اضمار علی شریطة التفسیر کی وضاحت کیجئے اور اعراب کی صورتیں بتائیے۔

۴ــ ذیل کے جملوں پر اعراب لگائیے اور وجہ اعراب بتائیے۔

النار النار یا بنتی ، یا زبیر بن صدیق إطار دراجتك قدیم ، غافر الذنب اغفرلی ، یا مجاهد صلّح ساعتی . الأدب الأدب یا سعدیة ، أنتم أصحاب الثروة أدوا حقوق الفقراء من أموالکم .

۵ــ اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجئے۔

اختصمت جماعة من الطلبة یومًا فی الصف ، فطلبهم المدیر فی مکتبه وخاطبهم بأسماءهم فقال یا سعید أنت طالب ذکی لا تلیق بك الخصومة ویا معین الدین لا تُفسِدُ بِیئَةَ المدرسة ویا سعید بن کریم کن صالحًا ، وطالبًا لا یعرفه المدیر فخاطبه فی أسلوب حادٍ وقال یا ولد ، یا باغیًا فسادًا یا مذمومًا فعله ، سأعاقبك عقابا ، وحزن المدیر حزنا شدیدًا ، فتأسف وقال وامصیبتاه ! واحظّاه ! أرید أن أهذبهم وهم لا یسمعون ، وبعد قلیل هدأ غضبه فنصحهم وقال نحن معشر العلماء نمنع الناس من الخصومة فلا یجدر بنا أن نشتغل بها ، وإیاکم والذنوب ، وأیها الطلبة الاجتهادَ الاجتهاد ، وهم فی هذه الحال إذا الحارس ضربه أحد فنادی صاحبه یا للمدیر للحارس ، نخرج الجمیع لمساعدته .

۶ــ ترکیب کیجئے۔

یا محمود أنت مریض ، خالدًا أکرمته .

إطار الدراجة ۔ سائیکل کا ٹائر ، صَلِّحْ ۔ ٹھیک کرو ، مُدِیْرُ المَدْرَسَةِ ، مہتمم ۔ مَکْتَبٌ ۔ آفس ، لا تلیق بِكَ ۔ تمہیں زیب نہیں دیتا ، بِیئَة ۔ ماحول ، حَادٌّ ۔ سخت ، باغیًا ۔ چاہنے والا ، هَدَأَ الغضبُ ۔ غصہ ٹھنڈا ہوا ، لا یَجدُرُ ۔ مناسب نہیں ہے ، مُسَاعَدَة ۔ مدد ۔

سبق (۲۴)

مفعول لہ

مفعول لہ وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد اس کے وقوع کا سبب بتانے کے لئے آئے جیسے زُيِّنَتِ المَدِينَةُ إِكْرَامًا لِلْمَلِكِ، اس مثال میں إِكْرَامًا مصدر تزئین کا سبب واضح کر رہا ہے ـــــ اس کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے۔

① نکرہ مفرد جیسے أَحْتَرِمُ القَانُونَ دَفْعًا لِلضَّرَرِ (میں نقصان کو دور رکھنے کے لئے قانون کا احترام کرتا ہوں) ② اضافت کے ساتھ جیسے لَا يَخْرُجُ فِي اللَّيْلِ مَخَافَةَ الحَادِثِ (وہ حادثہ کے ڈر سے رات میں نہیں نکلتا ہے) لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ (غریبی کے ڈر سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو)

لَا تَقْتُلُوا	أَوْلَادَ	كُمْ	خَشْيَةَ	إِمْلَاقٍ
	مضاف	مضاف الیہ	مضاف	مضاف الیہ
فعل با فاعل	مفعول بہ		مفعول لہ	

جملہ فعلیہ انشائیہ

٭ مفعول لہ میں مندرجہ ذیل تین شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

(١) مصدر ہو (٢) اس کا اور ماقبل عامل کا زمانہ ایک ہو (٣) اس کا اور عامل کا فاعل ایک ہو۔ ان شرطوں میں سے کسی بھی شرط کے مفقود ہونے پر اس پر لامِ تعلیل داخل ہوگا اور مفعول لہٗ نہیں کہلائے گا جیسے أَتَيْتُكَ لِحَاجَةٍ اس میں مصدریت مفقود ہے۔ وَدَّعْتُكَ أَمْسِ لِلسَّفَرِ غَدًا، عامل اور مصدر کا زمانہ ایک نہیں ہے أَكْرَمْتُهُ لِإِكْرَامِهِ أَخِي (اس نے میرے بھائی کی عزت کی اس لئے میں نے اس کی عزت کی) عامل اور مصدر کا فاعل مختلف ہے۔

مشقیں

١۔ ذیل کے جملوں میں مفعول لہٗ بتائیے۔

أقمت الحفل إكرامًا لصديقي، محمود يسهر الليالي استعدادًا للامتحان، وزّعت الجوائز تشجيعًا للمساهمين، قام الطلبة تبجيلًا للأستاذ، نصلي النوافل حرصًا على الثواب.

٢۔ ترکیب کیجئے۔

أجتهد في دروسي طلبًا للنجاح، يواسي الفقراء أملًا في الأجر.

الحفل۔ جلسہ ۔ وُزّعت الجوائز ۔ انعامات تقسیم کئے گئے۔
تشجيعًا۔ ہمت افزائی کے لئے ۔ مساهمين۔ حصہ لینے والے ۔
تبجيل ۔ عزت کرنا ۔ يواسي۔ غم خواری کرتا ہے ۔ أمل۔ امید ۔

سبق (۲۵)

مفعول معہٗ

مفعول معہ وہ اسم ہے جو فعل کے معمول کی مصاحبت کے طور پر واو بمعنی مع کے بعد آئے جیسے سِرْتُ وَالنَّھْرَ (میں ندی کے ساتھ ساتھ چلا)۔

٭ اس مفعول کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ فعل کے حکم میں شریک نہیں ہوتا جیسے سَافَرَ خلیلٌ والشَّارِعَ الجَدِیْدَ (خلیل نے نئی سڑک کے ساتھ ساتھ سفر کیا) جآءَ البَرْدُ والطَّیَالسةَ (جاڑا آیا چادروں کے ساتھ) ان مثالوں میں ظاہر ہے کہ سڑک نے سفر نہیں کیا اور نہ ہی چادر آنے کے حکم میں شریک ہوئی بلکہ صرف فاعل کی مصاحبت پائی گئی۔

مفعول معہ	فاعل	فعل
وَالطَّیَالسةَ	البَرْدُ	جَآءَ

جملہ فعلیہ خبریہ

٭ کسی کلمہ کے مفعول معہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسم ہو اور واو معیت کے بعد آئے۔

٭ جن صورتوں میں یہ شرطیں مفقود ہوں گی وہاں عطف وغیرہ کے اصولوں پر عمل کیا جائے گا۔

مشقیں

۱۔ مفعول معہ کسے کہتے ہیں؟
۲۔ مفعول معہ کی خصوصیت اور شرطیں بتائیے۔
۳۔ ترکیب کیجئے۔

ـــــ سِرْتُ وَالفَرَسَ ، رَجَعَ سَعِيْدٌ وَالشَّمْسَ ، جَرَيتُ وَالْجَبَلَ۔

سبق (٢٦)

مفعول فیہ

مفعول فیہ وہ اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کا وقت یا جگہ بتائے اور جملہ میں اس پر "فی" کالانا درست ہو جیسے خَرَجْتُ یَوْمَ الْأَرْبعاءِ، قُمْتُ خَلْفَكَ، وقت پر دلالت کرنے والے اسماء ظرف زمان اور جگہ پر دلالت کرنیوالے ظرف مکان کہلاتے ہیں۔

❊ ظرف زمان ہو یا مکان ہر ایک مبہم[1] ہوگا یا معین (غیر مبہم)

ظرف زمان مبہم جیسے حین، مدۃ، زمن، دھر وغیرہ۔

ظرف زمان معین جیسے یوم السبت، الیوم، أسبوع، سنۃ وغیرہ۔

ظرف مکان مبہم جیسے أمامَ، فوقَ، خلفَ، کلومیتر وغیرہ۔

ظرف مکان معین جیسے بیتٌ، دارٌ، مسجدٌ، مدرسۃٌ، بلدٌ وغیرہ۔

❊ ظرف زمان مبہم ہو یا معین ظرفیت کی بناء پر منصوب پڑھا جائے گا مثلاً اِنْتَظَرْتُكَ مُدَّةً، جَاءَنِی یَوْمَ الْخَمِیْسِ،

❊ ظرف زمان معین پر "فی" داخل ہوگا اور مفعول فیہ نہیں بنے گا سوائے دَخَلَ

---

[1] مبہم سے مراد ایسی جگہ یا وقت ہے جس کی کوئی حد مقرر نہ ہو۔

سَکَنَ اور نَزَلَ کے کہ ان کے مفاعیل بغیر فِیْ کے بھی استعمال ہوتے ہیں اور اس وقت ترکیب میں مفعول بہ یا مفعول فیہ دونوں بن سکتے ہیں۔

٭ ظرف مکان مبہم اور اس کے ملحقات ظرفیت کی بنا پر منصوب پڑھے جائیں گے یہ حسب ذیل ہیں۔

(١) **جہات ستہ**: فَوْقَ، تَحْتَ، أَمَامَ، خَلْفَ، یَمِیْن، شَمَال جیسے وَقَفَتِ السَّیَّارَۃُ أَمَامَ الْبَیْتِ۔

وَقَفَتِ السَّیَّارَۃُ أَمَامَ الْبَیْتِ۔

مضاف — مضاف الیہ

فعل — فاعل — مفعول فیہ

جملہ فعلیہ خبریہ

٭ اسی حکم میں عِنْدَ، لَدٰی، وسَط، بَیْنَ، إزاء، داخل، خارج، ظاہر باطِن، جَانِب وغیرہ بھی ہیں۔

(٢) **مقادیر** (مسافتی پیمانے) جیسے میل، فرسخ، متر وغیرہ۔

(٣) مَفْعَل اور مَفْعِل کے وزن پر بنائے گئے ظرف مکان یا زمان بشرطیکہ ان کا مادہ عامل کے ہم مادہ ہو۔ مکان کی مثال جیسے وقفتُ مَوْقِفَ الخطیبِ، زمان جیسے حضرتُ مَحْضَرَ القِطار (میں ٹرین کے آنے کے وقت آیا)

٭ واضح رہے کہ ان دونوں اوزان کی زمانیت یا مکانیت کے معنی کی پہچان قرینہ سے ہوگی۔

مشقیں

١۔ ظرف کی کون کون سی قسمیں مفعول فیہ بن سکتی ہیں؟

۲۔ اعراب لگائیے اور مفعول فیہ بتائیے۔

خرجنا يومًا لمشاهدة القلعلة الحمراء، نسار بنا القطار ساعة، ولما وصلنا إليها ظهرًا وقفنا أمامها، ومشينا حولها، وصعدنا فوقها، فشاهدنا، جمنا، يجري تحتها، ثم جلسنا مدة، ولما قلّت حرارة الشمس عصرًا رجعنا على الأقدام فوصلنا إلى بيت صديق لنا مساءً ونحن في غاية الفرح والسرور۔

۳۔ مندرجہ ذیل ظروف میں زمان، مکان، مبہم اور معین پہچانیے۔

ليلًا، بكرة، وراء، بعد، سوق، أبدًا، تِلقاء، محرم غربًا، ساعة، صيفًا، غدًا، عصرًا، يوم الثلاثاء۔ دائمًا

۴۔ ترکیب کیجئے۔

يجلس القرد فوق الشجر، يسكن محمود داخل المدرسة، تغيمت السماء نهارًا، رجع المسافر يوم الاثنين۔

سبق (۲۷)

حَال

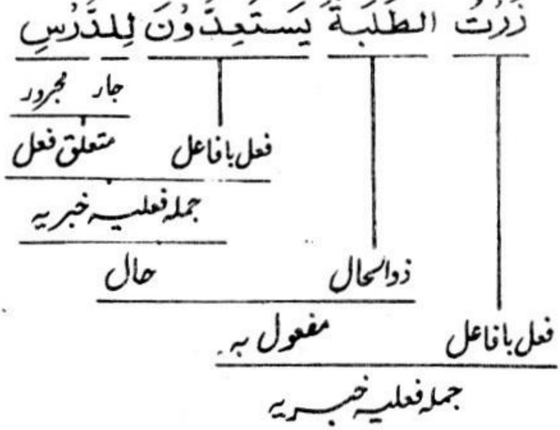
حال وہ منصوب نکرہ وصف ہے جو فعل واقع ہونے کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت کو بتائے یا ان سے متعلق کسی خارجی حالت کو واضح کرے، فاعل کی ہیئت جیسے عَادَ الْمُجَاهِدُ ظَافِرًا (مجاہد کامیاب لوٹا) مفعول کی حالت جیسے زُرْتُ الْجَرِيْحَ نَائِمًا (میں نے زخمی کو اس حال میں دیکھا کہ وہ سو رہا تھا) فاعل و مفعول دونوں کی حالت جیسے نَحَصَ الطَّبِيْبُ الْمَرِيْضَ جَالِسَيْنِ (ڈاکٹر نے مریض کو اس حال میں دیکھا کہ دونوں بیٹھے تھے) خارجی حالت جیسے استیقظتُ والشمسُ طَالِعَةٌ (میں اس حال میں بیدار ہوا کہ سورج طلوع ہو چکا تھا)

نَائِمًا	الجَرِيْحَ	زُرْتُ
حال	ذوالحال	فعل با فاعل
مفعول بہ		
جملہ فعلیہ خبریہ		

٭ جس کی حالت بتائی جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں اور یہ معرفہ ہوتا ہے

لیکن حسب ذیل صورتوں میں نکرہ بھی ذوالحال بن سکتا ہے ۔
(۱) صفت یا اضافت کے ذریعہ اس کی تخصیص کی گئی ہو جیسے جاءَ تِلْمِيْذٌ مُهَذَّبٌ سَائِلاً ، خَرَجَ وَلَدُ خَادِمٍ بَاكِيًا (کسی خادم کا لڑکا روتا ہوا نکلا)
(۲) ذوالحال نفی یا شبہ نفی (نہی، استفہام) کے بعد واقع ہو جیسے وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ، هَلْ أَتَاكَ كِتَابٌ مُبَشِّرًا بِنَجَاحِكَ . لَا يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ مُسْتَهْزِءًا بِصَاحِبِهِ . (نہ بات کرے کوئی اپنے ساتھی کا مذاق اڑاتے ہوئے)
(۳) حال ذوالحال پر مقدم ہو جیسے أَكْرَمْتُ قَادِمًا رَجُلاً .
(۴) حال جملہ ہو جس سے پہلے واو حالیہ آئے جیسے قَرَأَ طَالِبٌ وَهُوَ جَالِسٌ ، أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا .
٭ کبھی کبھی ایک ذوالحال کے کئی حال آتے ہیں جیسے هَبَطَ الطَّيَّارُ هَادِيًا مُبْتَهِجًا مُطْمَئِنًّا . (ہوا باز اترا پرسکون خوش و خرم اطمینان سے)
٭ اگر حال مفرد ہو تو ذوالحال کے ساتھ وحدت تثنیہ وجمعیت اور تذکیر و تانیث میں موافقت ضروری ہے جیسے وَقَفَتِ الْبِنْتُ مُتَعَجِّبَةً ، قَرَأَتِ الْأُخْتَانِ الْقُرْآنَ جَالِسَتَيْنِ ، أَفْطَرَ الصَّائِمُونَ مَسْرُورِيْنَ وغیرہ .
٭ جب حال جملہ ہو تو تین باتوں کا لحاظ ضروری ہے ۔
(۱) خبریہ ہو (۲) س ، سَوْفَ لَنْ اور حروف شرط وغیرہ جو کہ مستقبل پر دلالت کرتے ہیں ان سے خالی ہو (۳) ذوالحال اور حال کے درمیان کوئی رابط بھی ہو ، یہ کبھی صرف واو حالیہ ہوتا ہے جیسے خَرَجْتُ فِي الظَّهِيْرَةِ وَالْحَرُّ شَدِيْدٌ ، کبھی صرف ضمیر ہوتی ہے جیسے زُرْتُ الطَّلَبَةَ يَسْتَعِدُّوْنَ لِلدَّرْسِ

کبھی ضمیر اور واو دونوں ہوتے ہیں جیسے لَا اَشْرَبُ الْمَآءَ وَهُوَ غَيْرُ نَقِيٍّ.
٭ جب جملہ لفظاً و تقدیراً ضمیر سے خالی ہو یا جملہ میں فعل مضارع مثبت سے پہلے قَدْ آئے تو اس وقت واو حالیہ کا لانا واجب ہے جیسے لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ۔ جب حال فعل ماضی مثبت ہو تو اس سے پہلے قَدْ کا لانا واجب ہے جیسے جَلَسْنَا حَوْلَ الْمَائِدَةِ وَقَدْ فَقَدُ صَبْرُنَا



مشقیں

۱۔ کن شرطوں کے ساتھ نکرہ ذوالحال بن سکتا ہے؟
۲۔ نیچے لکھے جملوں میں ذوالحال، حال اور رابط بتائیے۔

نَخْرُجُ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ، سَقَطَ الصَّارُوْخُ عَلَى الْقَرْيَةِ وَقَدْ نَامَ اَهْلُهَا، دَخَلَ حَامِدٌ فِي الْبَيْتِ وَهُوَ مُضْطَرِبٌ، مَنْ تَعَلَّمَ صَغِيْرًا تَقَدَّمَ كَبِيْرًا،

۳۔ ذیل کے جملوں کو حال بناکر جملوں میں استعمال کیجئے۔

دمعه منسكب، انهمر عليها المطر، يمشي على عجل،
هو خائفٌ، نفسه مطمئنة، يهزم العدو۔

۴۔ خالی جگہوں کو مناسب حال لاکر پر کیجئے۔

دخلت المدينة ......، سمعت المريضَين ......،
أقبلت الطالبات ......، عاد خالد ...... بالنجاح،
كتبت اليك ...... بالظفر۔

۵۔ ترکیب کیجئے۔

أتى أخوك والبشر لائح على وجهه، فرغت من العمل
مسرورًا، جاء أهل المدينة يستبشرون۔

كِتَابٌ مَعْلُومٌ: لکھا ہوا وقت معین۔ صَارُوخ: راکٹ، البِشْرُ: مسرت، طیّار: پائلٹ
مُسْتَهْزِءًا بِصَاحِبِهِ: اپنے ساتھی کا مذاق اڑاتے ہوئے۔ مُبْتَهِجًا: خوش وخرم
وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا: اس کے مکانات اپنی چھتوں پر گرے پڑے تھے، نَفَدَ: ختم ہوا
هَادِئًا: پرسکون، مُضْطَرِبٌ: بے چین، دَمْعُهُ مُنْسَكِبٌ: اس کے آنسو بہہ رہے ہیں، عَلَىٰ عَجَلٍ: جلدی۔

سبق (۲۸)

تمیز

تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو کسی ذات یا نسبت کے ابہام کو دور کرے جیسے فِي القَارُورَةِ رِطلٌ خَلاً (بوتل میں ایک رطل سرکہ ہے) صَدِيقِي اَكبَرُ مِنِّي سِنًّا (میرا دوست عمر کے اعتبار سے مجھ سے بڑا ہے) پہلی مثال میں اگر رطل کے بعد خل کا ذکر نہ کیا جاتا تو یہ ابہام بنا رہتا کہ ایک رطل کون سی چیز ہے چنانچہ خل تمیز نے اس ابہام کو دور کر دیا۔ اسی طرح دوسری مثال میں کس لحاظ سے دوست بڑا ہے اس ابہام کو سِنًّا نے رفع کر دیا۔ تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔

جس کے ابہام کو دور کیا جائے اسے مُمَيَّز کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں ممیز نسبتی، ممیز ذاتی۔

* ممیز نسبتی وہ ممیز ہے جس میں فاعل، مفعول یا مبتدا کی طرف کی جانے والی نسبت میں ابہام ہو، یہ ممیز لفظوں میں صراحتًا مذکور نہیں ہوتا بلکہ اس کا مفہوم سمجھ میں آتا ہے جیسے اِشتَهَرَ التَاجِرُ أَمَانَةً (اشتہار) سَاعَدتُ المَظلُومِينَ مَالاً (مساعدة) المُسلِمُونَ اَكثَرُ النَّاسِ حَيَاءً (کثرة) اس کو ممیز ملحوظ بھی کہتے ہیں

⁂ ممیز ذاتی وہ ممیز ہے جس میں ذات میں ابہام پایا جائے یہ لفظوں میں مذکور ہوتا ہے اسی لئے اس کو ممیز ملفوظ بھی کہتے ہیں۔ یہ عموماً مقادیر یعنی کَیل، مَسَاحَت، وزن اور عدد کی شکل میں ہوتا ہے جیسے اِشْتَرَیْتُ لِتراً نفطاً، نَسَجْتُ مِتْرَینِ ثوبًا، بِعْتُ بِرمِیلًا دقِیقًا، رأیتُ اَحَدَ عَشَرَ کوکبًا وغیرہ

نسجتُ | مِترین | ثوبًا
فعل با فاعل | ممیز | تمیز
| مفعول بہ |
جملہ فعلیہ خبریہ

⁂ ممیز ملفوظ کی تمیز عدد کے علاوہ بقیہ صورتوں میں اضافت اور مِنْ کے ذریعہ مجرور بھی پڑھی جاسکتی ہے جیسے بِعتُ بِرمیلَ دقیقٍ یا بعتُ بِرمیلًا مِنْ دَقِیْقٍ وغیرہ۔

حال اور تمیز میں فرق

حال اور تمیز دونوں ہی نکرہ، فضلہ اور منصوب ہوتے ہیں لیکن حال عموماً مشتق ہوتا ہے اور تمیز جامد، حال ہیئت کی وضاحت کرتا ہے اور تمیز ذات یا نسبت کی، حال جملہ بھی ہوتا ہے جبکہ تمیز صرف مفرد ہوتی ہے۔

مشقیں

۱۔ نیچے لکھی عبارت میں ممیز ملحوظ و ملفوظ اور تمیز بتائیے۔

سافرتُ إلى مكة المكرمة مع ثلاثين طالبًا للإسهام في خدمة ضيوف الرحمٰن، وحملنا معنا خمسين كِلو أُرُزًّا ودزينةً صحنًا، ونصبنا المخيّم فوق فدّانَين أرضًا، ووجدنا أمّ القرى أشدّ زحامًا والحجاج أكثر عددًا فكانوا في إحرامهم أروع منظرًا، وأقوى إيمانًا، كانوا سواسيةً كأسنان المشط، لا فرق بين عامّتهم وبين من كانوا أعزّ مكانةً.

٢۔ نیچے دیئے گئے جملوں میں نمونہ کے مطابق فاعل کو تمیز میں بدلیے۔

(تَزَيّنَ مدخلُ المنزلِ ـــ تزين المنزلُ مدخلاً)

طابت مصاحبةُ الأصدقاء، حسنت أخلاقُ خالدٍ، عظم شأن الأستاذ، فاقت مكانة سعيد على أقرانِهِ.

٣۔ نیچے لکھے جملوں میں تمیز کو فاعل میں بدلئے۔

اليهود أشدّ عداوةً للمسلمين، القريش أجلّ نسبًا. يزداد المسلمون قوةً كلما اتّحدوا، تطيب مدينة الطائف هواءً

٤۔ خالی جگہوں کو مناسب تمیز سے پُر کیجئے۔

الشهر ثلاثون ......، السنة اثنا عشر ......، العرب أكثر الشعوب ...... وأقواها......، بومبائی أكبر المدن ...وأعظمها......،

نِفطٌ = پٹرول، بِرمیلٌ = ایک پیمانہ ٩٠ تا ٨٨ کلوگرام کا، اِسْهَام = حصہ لینا، دزینة = درجن

مُخيّمٌ = خیمہ، فَدّان = ایکڑ، سَوَاسِيةٌ = برابر، مُشطٌ = کنگھی، منزل = گھر

مكانة = مرتبہ، طَابَتْ = اچھی رہی، أقْرَان = ہمسر۔

سبق (۲۹)

اعداد

ان رموز کو عدد کہتے ہیں جن سے اشیاء کی کمیت معلوم ہو جیسے ۲، ۴، ۱۰ وغیرہ
جس کی تعداد بتائی جائے اسے معدود کہتے ہیں۔
اعداد کی بحث میں تین امور قابل لحاظ ہوتے ہیں (۱) معدود کی وحدت و جمعیت
(۲) معدود کا اعراب (۳) اعداد کی تذکیر و تانیث۔
اعداد تین طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ **مفرد**۔ واحدٌ، اِثنانِ، ثلاثٌ، أربعٌ، خمسٌ، ستٌ، سبعٌ ثمانٍ، تسعٌ، عشرٌ اسی طرح دہائیاں یعنی عشرون، ثلاثون، أربعون خمسون، ستون، سبعون، ثمانون، تسعون نیز مأۃ اور ألفٌ یہ سارے اعداد مفرد کہلاتے ہیں۔

۲۔ **مرکب**۔ أحدَ عشَرَ، اثناعَشَرَ، ثلاثةَ عشَرَ، أربعةَ عشَرَ خمسةَ عشَرَ، ستةَ عشَرَ، سبعةَ عشَرَ، ثمانيةَ عشَرَ، تسعةَ عشَرَ ان اعداد کے دونوں جز بغیر واو کے مرکب ہوں گے اور مبنی بر فتحہ پڑھے جائیں گے، سوائے اِثناعَشَر کے۔

٣۔ **معطوف** ۔ واحد وعشرون سے تِسْع وتِسْعُون تک (سوائے عقود کے) دونوں جز واو کے ذریعہ معطوف ہوتے ہیں .

معدود (تمیز) کا اعراب اور وحدت وجمعیت

* ٣ سے ١٠ تک کی تمیز مجرور مجموع ہوگی جیسے خَمْسَةُ أَیَّامٍ ۔ ١١ سے ٩٩ تک منصوب مفرد جیسے تِسْعُونَ نعجةً البتہ اثنان چونکہ مشابہ تثنیہ ہے اس لئے مرکب میں اس کا نون حذف ہوجاتا ہے اور تثنیہ کا اعراب قبول کرتا ہے لیکن جز ثانی مبنی بر فتحہ قائم رہتا ہے جیسے جآء اثنا عَشَرَ رَجُلاً ، رَأَیْتُ اثنی عَشَرَ رَجُلاً وغیرہ .

* مائة اور ألف کی تمیز مجرور مفرد ہوگی جیسے مِائَةُ عامٍ ، ألفُ سَنَةٍ .

اعداد کی تذکیر وتانیث

اعداد کی تذکیر وتانیث معدود کے واحد کے لحاظ سے ہوتی ہے ، عموماً ایک اور دو کی تمیز نہیں لائی جاتی بلکہ ایک کے لئے معدود کو نکرہ اور ٢ کے لئے تثنیہ بنا کر معنی حاصل کر لئے جاتے ہیں جیسے جآءنِی رَجُلٌ (میرے پاس ایک مرد آیا) جآءنِی رَجُلَانِ (میرے پاس دو مرد آئے) لیکن کبھی کبھی تاکید کے لئے آخر میں عدد بھی بڑھا دیتے ہیں جیسے اِشْتَرَیْتُ کِتَاباً وَاحِدًا ، کَتَبْتُ رِسَالَتَیْنِ اِثْنَتَیْنِ اس صورت میں عدد صفت کے حکم میں ہوگا .

* یہ دونوں اعداد چاہے مفرد آئیں یا مرکب معطوف کے ساتھ مل کر بہر صورت تذکیر وتانیث میں معدود کے موافق ہوں گے جیسے رَأَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کوکباً واحدیٰ عَشَرَ سَیَّارَةً ، جآء اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً وَاِثْنَتَا عَشْرَةَ اِمْرَأَةً

لَقِیْتُ وَاحِدً وَّخَمْسِیْنَ صدیقًا ونَصَرْتُ اِثْنَتَیْنِ وعِشْرِیْنَ اِمْرَأَۃً وغیرہ،

٭ ۳ سے ۹ تک اعداد چاہے مفرد آئیں یا مرکب یا معطوف ہر حال میں معدود کے مخالف ہوں گے جیسے سَبْعُ بَقَرَاتٍ، ثَمَانِیَۃٌ وخمسون یومًا.

٭ عَشَرَ مفرد میں مخالف اور مرکب میں موافق آئے گا جیسے عشرُ آیۃٌ، ثَلاثَۃَ عَشَرَ طَالِبًا.

٭ عقود (دہائیاں) مائۃ اور أُلف ہر صورت میں ایک حال پر قائم رہتے ہیں جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلاً، ثَلاثُوْنَ اِمْرَأَۃً، مائۃُ رَجُلٍ وَمائۃُ اِمْرَأَۃٍ، أَلفُ یَوْمٍ، أَلفُ طَاوِلَۃٍ.

رَأَیْتُ أَحَدَ عَشَرَ کوکبًا

ممیز — تمیز

فعل بافاعل — مفعول بہ

جملہ فعلیہ خبریہ

سبق (۳۰)

متعلقات اعداد

(۱) ایک کے معنی کے لئے تین لفظ مذکر کے وَاحِدٌ ، أَحَدٌ، حَادِیْ اور تین لفظ مونث کے واحدۃ ، إحدیٰ، حادیۃ آتے ہیں ان میں واحد، واحدۃ مفرد اور معطوف دونوں میں مستعمل ہیں جیسے رَجُلٌ وَاحِدٌ ، اِمْرَأَۃٌ واحدۃٌ وَاحدٌ وعشرُونَ رَجُلًا ، وَاحِدَۃٌ وثَلَاثُونَ اِمْرَأَۃً ۔

* أَحَدَ صرف عَشَرَ کے ساتھ مرکب ہوتا ہے جیسے أَحَدَ عَشَرَ کوکبًا، إحدیٰ، حادی، حادیۃ کا استعمال عَشَرَ یا معطوف کے ساتھ ہوتا ہے جیسے اِنقضَتْ اللیلۃُ الحادیۃَ عَشْرَۃَ أو الحادیۃُ والعشرون (گیارہویں یا اکیسویں رات گذر گئی) فی البیت إحدی عشرۃَ غرفۃً أو إحدی وعشرون غرفۃً، دخل المسجدَ الرجلُ الحادی عشَرَ أو الحادِیْ والعشرون ۔

(۲) عشر کی شین کو تانیث میں ساکن اور تذکیر میں مفتوح پڑھنے کا طریقہ مشہور ہے جیسے عَشْرَۃَ ، عَشَر ۔

(۳) مائۃ کا لفظ مونث ہے اور اپنے ماقبل عدد کی تمیز اور مابعد کا مضاف بنتا ہے لیکن اضافت کی صورت میں اس کی جمع نہیں آتی جیسے ثَلَاثُ مائۃِ رَجُلٍ جب بغیر

اضافت کے آئے تو جمع لانا جائز ہے جیسے تسع مائۃٍ یا تسع مآتٍ۔
(۴) اَلف مذکر ہے اور اپنے ماقبل عدد کی تمیز اور مابعد کا مضاف بن کر آتا ہے اور عام قاعدہ کے مطابق اسکی جمع آتی ہے جیسے خَمْسَۃُ آلافِ رجلٍ، تسعۃ آلافٍ وغیرہ
(۵) ثَمانی مذکر جب مفرد بغیر اضافت کے آئے تو اسکی ی حذف ہو جائے گی اور اس کو اسم منقوص کا اعراب دیا جائے گا اشتھرتُ من الشاعرات ثمانٍ، التقیتُ منھنّ بثمانٍ، عرفتُ منھنّ ثمانیًا اس کے علاوہ صورتوں میں ی باقی رہے گی جیسے المسافرون من الرجال ثمانیۃٌ، نتحنا ثمانیۃَ اَبوابٍ۔ البتہ مذکر کی صورت میں اس کا اعراب اسم منقوص کا ہوگا جیسے ثمانِیْ فتیاتٍ قرأْنَ۔ نصرتُ ثمانِیَ فتیاتٍ طبخت لثمانِیْ فتیاتٍ۔
(۶) اعداد پر الف لام بھی داخل کرنا جائز ہے۔ یہ مرکب میں عدد کے پہلے جزء پر جیسے دَفعتُ الْاَرْبَعَۃَ عَشَرَ رِیالًا، معطوف میں دونوں جزء پر جیسے قَرأتُ الثلاثَ وَالثَّلَاثِیْنَ صَفْحَۃً، عقود میں عدد پر جیسے غَرَسْتُ الثَّلَاثِیْنَ شَجَرَۃً اور عقود کے علاوہ مفرد اقسام میں معدود پر داخل ہوگا جیسے قَدِمَ سِتَّۃُ الرِّجَالِ۔
(۷) بِضْعٌ کا لفظ ۳ سے ۹ تک کے عدد پر دلالت کے لئے آتا ہے اور انھیں اعداد کے احکام اس پر لاگو ہوتے ہیں جیسے فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ۔ غِبْتُ بِضْعَۃَ عَشَرَ یَوْمًا وغیرہ۔
٭ اسی طرح نَیِّفٌ ایک سے ۹ تک کے عدد پر دلالت کرتا ہے لیکن اس میں تذکیر و تانیث کی تبدیلی نہیں ہوتی جیسے قَرأتُ عِشْرِیْنَ مَقَالَۃً وَنَیِّفًا، فِی الْفَصْلِ خَمْسُوْنَ طَالِبًا وَنَیِّفٌ (درجہ میں پچاس سے کچھ زیادہ طلبہ ہیں)

٭ اعداد کو پڑھنے کا فصیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے چھوٹی پھر بڑی گنتیاں پڑھی جائیں جیسے ۱۲۵ مرد خَمْسَةٌ وعِشْرُوْنَ وَمائَةُ رَجُلٍ لیکن اسکے برخلاف بھی پڑھنا جائز ہے جیسے مِائَةٌ وَّخَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً، اسی طرح

۱۴۳۸ سال: ثَمَانِ وَثَلٰثُوْنَ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ وَأَلْفُ سَنَةٍ

أَلْفٌ وَّأَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَمَانِيْ وَثَلٰثُوْنَ سَنَةً

۴۳۲۲ ریال: اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ وَثَلاثُمِائَةٍ وَأَرْبَعَةُ آلافِ رِيَالٍ.

أَرْبَعَةُ آلافٍ وَثَلاثُمِائَةٍ وَاِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رِيَالاً

۱۵۳۰۵ طالبات: خَمْسٌ وَثَلاثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ طَالِبَةٍ.

خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا وَثَلاثُمِائَةٍ وَخَمْسُ طَالِبَاتٍ.

مشقیں

۱۔ نیچے لکھے اعداد میں مفرد، مرکب اور معطوف بتائیے۔

تسعة، ستين، أربع عشرة، خمس وثلثين، مأة عشر، سبعة، تسع وتسعين، ألف، أربعة.

۲۔ تذکیر و تانیث اور اعراب میں عقود اور واحد و اثنین کی کیا خصوصیت ہے

۳۔ خالی جگہوں کو مناسب معدود سے پُر کیجئے اور اعراب لگائیے۔

اشتريت خمس ....، عند أخي أربع عشرة ....

يعمل في الورشة سبعة وثلثون ....

فی الفندق خمسون ....، فی المنزل إحدی وعشرون ....، فی الکتاب ست وأربعون ....، ارتفاع السقف ثمانیة ....، اشترکَ فی المسابقة اثنان وتسعون........،

۴۔ نیچے لکھے کلمات کو مناسب عدد کی تمیز بنائیے.

مصابیح ، سیارۃ ، مدرسۃ ، بحار ، شریطۃ سائق ، فصول ، دقائق .

۵۔ نیچے لکھے جملوں میں ہندسوں کو حرفوں میں بدلئے اور تمیز درست کیجئے.

مکث عمر بن الخطاب خلیفۃ ١٠ سنۃ و ٦ شهر و ٥ یوم . مدۃ خلافۃ عثمان ١١ سنۃ و ١١ شهر و ٢٢ یوم . مکث هارون الرشید فی خلافته ٢٣ سنۃ و ٢ شهر و ١٨ یوم . الفرق بین السنۃ القمریۃ والشمسیۃ ١١ یوم . اِشترك فی تشیید هذه المدرسۃ ٤ مهندس و ١١٥ نجار و ٢٢٧ عامل . لی فی دهلی ١ عمارۃ فیها ٢ شقۃ . بالمدرسۃ ٤٣١٧ طالب . رقم هذه التأشیرۃ ١٥٧٢٤

حل لغات:

وَرْشَة ۔ ورکشاپ ، فُنْدُق ۔ رہائشی ہوٹل ، سَقْفٌ ۔ چھت ، سَائِقٌ ۔ ڈرائیور ، شَرِیْطَة ۔ کیسٹ ، مُهَنْدِسٌ ۔ انجینئر ، شُقَّة ۔ فلیٹ ، رَقْمٌ ۔ نمبر ، تَأْشِیْرَة ۔ ویزہ ، تشیید ۔ تعمیر کرنا ، عَامِلٌ ۔ مزدور ۔

سبق (۳۱)

اعداد تاریخی

چونکہ قمری تاریخیں غروب آفتاب سے شروع ہوتی ہیں اس لئے پہلی تاریخ کو لِلَیْلَةٍ خَلَتْ مِنْ شَهْرِ کَذَا یا لِغُرَّةِ یا لِمُسْتَهَلِّ شَهْرِ کَذَا بھی کہتے ہیں ۲ تاریخ کو لِلَیْلَتَیْنِ خَلَتَا، ۳ کو لِثَلٰثٍ خَلَوْنَ اسی طرح ۱۰ کو لِعَشْرٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ کَذَا کہتے ہیں، پھر ۱۱ کو لِإِحْدٰى عَشْرَةَ خَلَتْ ۱۲ کو لِإِثْنَتَیْ عَشْرَةَ خَلَتْ ۱۴ کو لِأَرْبَعَ عَشْرَةَ خَلَتْ اور پندرہ کو لِلَیْلَةِ النِّصْفِ یا لِلنِّصْفِ مِنَ الشَّهْرِ یا لِمُنْتَصَفِهِ یا لِإِنْتِصَافِهِ کہتے ہیں، پھر ۱۶ کو لِأَرْبَعَ عَشْرَةَ بَقِیَتْ حتیٰ کہ ۱۹ کو لِإِحْدٰی عَشْرَةَ بَقِیَتْ پھر ۲۰ کو لِعَشْرٍ بَقِیْنَ ۲۱ کو لِتِسْعٍ بَقِیْنَ یہاں تک کہ ایک رات و دن باقی رہ جائیں تو لِلَیْلَةٍ بَقِیَتْ یا لِاٰخِرِ لَیْلَةٍ اور رات گذر جانے پر لِاٰخِرِ یَوْمٍ مِنْهُ یا لِانْسِلَاخِ شَهْرِ کَذَا بھی کہتے ہیں، لیکن آخِرِ یَوْمٍ یا آخِرِ لَیْلَةٍ اس بات کی دلیل ہوگی کہ مہینہ ۳۰ دن کا ہے۔

❊ تاریخوں کو مندرجہ ذیل طریقوں سے پڑھا جاسکتا ہے۔

۱۔ ۵ رجب سنہ ۱۹۲۹ھ کو فلاں پیدا ہوا۔

(الف) وُلِدَ فُلَانٌ فِي الْيَوْمِ الْخَامِسِ مِنْ شَهْرِ رَجَبَ سَنَةَ تِسْعٍ وَعِشْرِیْنَ

وَتِسْعِ مِـأَةٍ وَأَلْفٍ لِلْهِجْرَةِ۔ یا

(ب) وُلِدَ فُلَانٌ لِخَمْسٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَجَبَ سَنَةَ أَلْفٍ وَتِسْعِ مِائَةٍ وَتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ لِلْهِجْرَةِ .

۲۔ جمعرات ۱۶ر فروری ۱۶۶۲ء کو فلاں کا انتقال ہوا .

(الف) تُوُفِّيَ فُلَانٌ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِي السَّادِسَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ فَبْرَايِرَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَسِتِّيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ بَعْدَ الْأَلْفِ لِلْمِيْلَادِ .

(ب) تُوُفِّيَ فُلَانٌ يَوْمَ الْخَمِيْسِ السَّادِسَ عَشَرَ مِن فَبْرَايِرَ سَنَةَ أَلْفٍ وَسِتِّ مِائَةٍ وَاثْنَتَيْنِ وَسِتِّيْنَ لِلْمِيْلَادِ .

سبق (٣٢)

اعدادِ وصفی

* پہلا، دوسرا، تیسرا وغیرہ ترتیب کے معنیٰ کے لئے مفرد اعداد کو فاعل کے وزن پر بطور صفت لاتے ہیں جیسے اَلحِصَّۃُ الثَّانِیَۃُ (دوسری گھنٹی) اَلْبَابُ الْخَامِسُ (پانچواں دروازہ) وغیرہ، لیکن پہلا کے لئے اَوَّلُ پہلی کے لئے اُولیٰ لایا جاتا ہے۔

* گیارہویں سے انیسویں تک صرف پہلا جز فاعل کے وزن پر تبدیل ہوگا دوسرا جز یعنی عَشَرَ اپنے حال پر قائم رہے گا اور اس پر الف لام نہیں آئے گا جیسے الطَّابِقُ الرَّابِعَ عَشَرَ رَفِیْعٌ (چودھویں منزل اونچی ہے) اَلسُّوْرَۃُ السَّادِسَۃَ عَشْرَۃَ طَوِیْلَۃٌ (سولہویں سورہ لمبی ہے)

اَلسُّوْرَۃُ السَّادِسَۃَ عَشْرَۃَ طَوِیْلَۃٌ

موصوف — صفت

مبتدا — خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

البتہ دونوں جز مبنی بر فتحہ ہوں گے سوائے حادی اور ثانی کے کہ یہ دونوں تذکیر

کی حالت میں اسم منقوص کے حکم میں ہوں گے جیسے اَلرَّجُلُ الحادِیْ عَشَرَ، الکتابُ الثانِیْ عَشَرَ وغیرہ

* عقود میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی جیسے البَابُ العِشْرُوْنَ ، الکِتَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ.

* مِائَة اور اَلْف میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی جیسے اَلْفَصْلُ المِائَةُ، اَلْفَصْلُ الثَّلاثُ مِائَةٍ، اَلْفَصْلُ الأَلْفَانِ، اَلْفَصْلُ الأَرْبَعَةُ آلافٍ، اَلرِّسَالَةُ الألفُ، اَلرِّسَالَةُ الثَّلاثَةُ آلافٍ وغیرہ

مشقیں

١۔ نیچے لکھے جملوں میں ہندسوں کو حرفوں میں بدلئے .

یصیر القمر بدرًا فی (١٥) مِن الشهر، کانت غزوة الخندق فی السنة (٥) من الهجرة ، أبوبکر رضی الله عنه (١) مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الصَحَابَة ، وُلِدَ النَّبی صَلّی الله علیه وسلم صباح الیوم (٢٠) مِنَ الشهر ٤ سنة (٥٧١) لِلْمِیلاد ، وَلَحِقَ بالرفیق الأعلی یوم الاثنین (١٣) مِن شهر ربیع الأول سنة (١١) من الهجرة ، وصَل النبیؐ إلی المدینة مهاجرًا یوم الجمعة ١٢من شهر ربیع الأول الموافق ٢٤ من شهر ستمبر عام ٦٢٢ من المیلاد .

٢۔ حرفوں کو ہندسوں میں بدلئے .

اليوم العاشر من شهر ربيع الأول سنة إحدى وستين وست مائة، العام الثاني والعشرون وسبع مائة، السنة الثالثة عشرة، الغرفة الثامنة والعشرون، الجندي التاسع والثلثون، الدور المائة.

حل لغات: حِصَّةٌ۔ تعلیمی گھنٹہ، الطَابِقُ۔ منزل، قَمَرٌ۔ نامکمل چاند، بَدْرٌ۔ مکمل چاند، مِیلادی۔ سنہ عیسوی، دَوْرٌ۔ منزل.

سبق (۳۳)

اعدادِ کسور

٭ $\frac{1}{2}$ (آدھا) کو نصف کہتے ہیں.

٭ $\frac{1}{3}$ (تیسرا حصہ یا ایک تہائی) سے لے کر $\frac{1}{10}$ تک کے لئے عدد کو فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر لاتے ہیں جس کی جمع اَفْعَالٌ آتی ہے جیسے $\frac{1}{3}$ کے لئے ثُلُثٌ، $\frac{1}{4}$ کے لئے رُبُعٌ وغیرہ،

٭ $\frac{2}{3}$، $\frac{2}{4}$، $\frac{2}{5}$ وغیرہ جن میں نیچے کے عدد کے حصوں میں سے صرف ۲ حصوں کے متعلق بتانا ہو نیچے کے عدد کا تثنیہ استعمال کریں گے جیسے $\frac{2}{3}$ ثُلُثَانِ، $\frac{2}{4}$ رُبُعَانِ $\frac{2}{5}$ خُمُسَانِ وغیرہ.

٭ اگر اوپر نیچے کے اعداد ۳ سے ۱۰ تک ہوں جیسے $\frac{3}{8}$، $\frac{4}{7}$، $\frac{5}{6}$ وغیرہ تو اوپر کے عدد کا مونث کا صیغہ مضاف اور نیچے کے عدد کی جمع مضاف الیہ بنے گی جیسے $\frac{3}{8}$ ثَلَاثَةُ أَثْمَانٍ، $\frac{4}{7}$ أَربعةُ أَسْبَاعٍ، $\frac{5}{6}$ خَمْسَةُ أَسْدَاسٍ وغیرہ.

٭ اگر نیچے کی گنتی ۱۱ یا اس سے اوپر ہو تو اوپر کے عدد کے بعد مِنْ حرف جار لاکر نیچے کے عدد کو مجرور استعمال کریں گے جیسے $\frac{5}{11}$ خمسةٌ مِنْ أُحَدَ عشَرَ، $\frac{14}{20}$ أربعةَ عشَرَ مِنْ عِشْرِينَ وغیرہ.

٭ اسی طرح یہ بتانے کے لئے کہ کوئی چیز کتنے اجزاء پر مشتمل ہے ۲ سے ۱۰ تک اعداد فُعَالِیٌّ یا فُعَالِیَۃٌ کے وزن پر بطور صفت لاتے ہیں جیسے فِعلٌ ثُلَاثِیٌّ (۳ حروف کا فعل) کَلِمَۃٌ خُمَاسِیَّۃٌ (پنج حرفی کلمہ)

٭ ۱۱ سے اوپر اس مقصد کے لئے مذکر کے لئے ذُو اور مونث کے لئے ذَاتُ کے بعد عدد استعمال ہوتا ہے جیسے ھذا البیتُ ذو أحدَ عشَرَ شُبّاکًا ھذہ المدرسۃُ ذاتُ ثَلاثَ عشرۃَ غرفۃً وغیرہ۔

مشقیں

ا۔ ہندسوں کو حرفوں میں بدلئے۔

۲/۸ ، ۱/۷ ، ۱/۲ ، ۲/۶ ، ۶/۵ ، ۴/۹ ، ۱۵/۲۵ ، ۷/۳۰

۲۔ حرفوں کو ہندسوں میں بدلئے۔

ایک چوتھائی ، آدھا ، دو تہائی ، سات کا چھٹا ، چار کا آدھا ، پندرہ کا ساتواں حصہ ، ۷ اجزاء والا ، ۱۷ اجزاء والا۔

سبق (۳۴)

کنایاتِ عدد

کَمْ ، کَأَیِّنْ اور کَذَا یہ تینوں الفاظ عدد سے کنایہ ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے احکام حسب ذیل ہیں۔

کَمْ۔ اس کی دو قسمیں ہیں استفہامیہ ، خبریہ

* کَمْ استفہامیہ سے کسی چیز کی تعداد معلوم کی جاتی ہے جبکہ کَمْ خبریہ سے کسی چیز کی کثرت بتانا مقصود ہوتا ہے۔

* کَمْ استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے کَمْ طَالِبًا حَضَرَ (کتنے طالب علم حاضر ہوئے؟) لیکن اگر اس سے پہلے حرف جر یا مضاف آئے تو اس کو نصب و جر دونوں جائز ہوتے ہیں جیسے بِکَمْ رِیَالٍ یا رِیَالًا اِشْتَرَیْتَ؟ کِتَابَ کَمْ مُؤَلِّفٍ یا مُؤَلِّفًا طَالَعْتَ؟

* کَمْ خبریہ کی تمیز اضافت یا مِنْ کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے اور واحد و جمع دونوں آسکتی ہے جیسے کَمْ بَطَلٍ یا اَبْطَالٍ قَهَرْتُ (کتنے ہی بہادروں کو میں نے شکست دے دی) کَمْ مِنْ طَالِبٍ اَوْ طُلَّابٍ عَلَّمْتُ۔

* کَمْ استفہامیہ ہو یا خبریہ اپنی تمیز کے ساتھ مل کر جملہ کا جز بنتا ہے جس کی

تفصیل حسب ذیل ہے۔

① اس کی تمیز کے بعد حسب ذیل امور پائے جائیں تو وہ مع تمیز کے مبتدا بنے گا۔

(الف) فعل لازم آئے جیسے كَمْ رَجُلًا جَلَسَ؟ كَمْ رِجَالٍ جَلَسَ. (ب) ظرف آئے جیسے كَمْ رِيَالًا عِنْدَكَ؟ كَمْ رِيَالٍ عِنْدَكَ، (ج) جار مجرور آئے جیسے كَمْ أَخًا لَكَ؟ كَمْ أَخٍ لَكَ، (د) ایسا فعل متعدی آئے جس کا مفعول بہ موجود ہو جیسے كَمْ سَاعَةً قَضَيْتَهَا؟ كَمْ سَاعَةٍ قَضَيْتَهَا.

كَمْ رِجَالٍ جَلَسَ

ممیز — تمیز — فعل با فاعل

جملہ فعلیہ خبریہ

مبتدا — خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

② اگر تمیز کے بعد فعل متعدی آئے اور اس کا مفعول بہ موجود نہ ہو تو مفعول بہ بنے گا جیسے كَمْ كِتَابًا قَرَأْتَ؟ كَمْ كِتَابٍ قَرَأْتَ.

كَمْ كِتَابًا قَرَأْتَ

ممیز — تمیز

مفعول بہ مقدم — فعل با فاعل

جملہ فعلیہ خبریہ

③ اگر تمیز فعل کے ہم معنی ہو تو مفعول مطلق بنے گا جیسے كَمْ ضَرْبَةً ضَرَبْتَ؟ كَمْ ضَرْبَةٍ ضَرَبْتُ.

④ اگر تمیز ظرف ہو تو مفعول فیہ ہوگا جیسے کَمْ یَوْمًا سَافَرْتَ ؟ کَمْ یَوْمٍ سَافَرْتَ .

⑤ اگر تمیز کے بعد آنے والا کلمہ مبتدا بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو یہ خبر بنے گا جیسے کَمْ تِلْمِیْذًا أَصْدِقَائُكَ ؟ کَمْ تَلَامِیْذَ أَصْدِقَائُكَ .

٭ کبھی کبھی کَمْ کی تمیز حذف ہو جاتی ہے جیسے کَمْ أَوْلَادُكَ ؟ کہ اصل میں کَمْ وَلَدًا أَوْلَادُكَ ؟ تھا ۔

کَأَیِّنْ : ۔ اس کی تمیز مفرد ہوتی ہے اور مِنْ سے مجرور ہوتی ہے جیسے کَأَیِّنْ مِنْ غَنِیٍّ لَا یَقْنَعُ (کتنے ہی مالدار قناعت نہیں کرتے) یہ تکثیر کے معنی پر دلالت کرتا ہے .

کَذَا : ۔ اس کی تمیز منصوب ہوتی ہے اور واحد و جمع دونوں طرح آتی ہے اور حسب موقع تکثیر و تقلیل دونوں کا فائدہ دیتی ہے جیسے غَرَسْتَ کَذَا شَجَرَةً (تم نے اتنے ہی درخت لگائے) اصطدتُ کَذَا وکَذَا عَصَافِیْرَ (میں نے اتنے اتنے پرندوں کا شکار کیا)

مشقیں

۱۔ کَمْ استفہامیہ اور خبریہ کی تمیز میں کیا فرق ہے ؟

۲۔ ترکیب کیجئے کَمْ طَالِبًا فِیْ صَفِّكَ ؟، کَمْ صَفْحَةٍ قَرَأْتُ .
کَمْ رُوبِیَّةً رَاتِبُكَ ؟ (کتنے روپے تمہاری تنخواہ ہے)

سبق (٣٥)

مستثنیٰ

إلاّ اور اس کے اخوات کے ذریعہ مابعد کو ماقبل کے حکم سے خارج کرنے کو استثناء کہتے ہیں۔ جیسے ذهب النّاسُ إلاّ خالدًا،

جس کو خارج کیا جائے اس کو مستثنیٰ اور جس میں سے خارج کیا جائے اس کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔

مستثنیٰ کی ۲ قسمیں ہیں متصل، منقطع۔

❊ **متصل**:۔ اگر مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو تو متصل کہلائے گا۔ جیسے قام القوم إلاّ زیدًا،

❊ **منقطع**:۔ اگر مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہیں ہے تو منقطع کہلائے گا جیسے أکل الناسُ إلاّ فرسًا،

❊ اس قسم میں مستثنیٰ مستثنیٰ منہ میں شامل نہیں ہوتا اور استثناء کا مقصد صرف وضاحت ہوتی ہے اور مستثنیٰ ہر حال میں منصوب ہوتا ہے۔

❊ استثناء کے جملوں میں مندرجہ ذیل اصطلاحات قابل توجہ ہیں۔

(۱)- **کلام موجب** - جس میں نفی، نہی یا استفہام نہ ہو۔ جیسے حَضَرَ الضیوفُ إلّا محموداً،

(۲)- **کلام غیر موجب** :- جس میں نفی، نہی یا استفہام ہو۔ جیسے مَاحَضَرَ الضُیوفُ إلا محموداً،

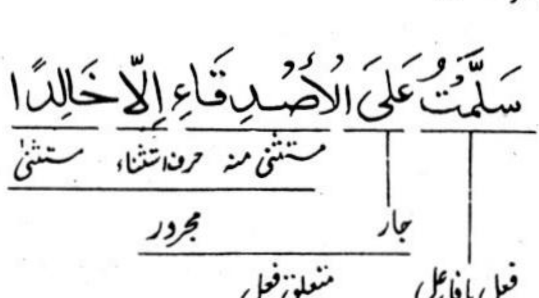
(۳)- **کلام تام** :- جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ جیسے (اوپر کی دونوں مثالیں)

(۴)- **کلام غیر تام (مُفَرَّغ)** :- جس میں مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے مَاحَضَرَ إلّا محمودٌ، واضح رہے کہ مفرغ ہمیشہ غیر موجب ہوتا ہے۔

❊ مستثنیٰ کا اعراب کلمات استثناء کے مطابق مختلف طریقوں سے آتا ہے، کلمات استثناء ٦ کثیر الاستعمال ہیں۔ إلّا، غیر، سِوی، حاشا، خلَا، عدا،

❊ جب مستثنیٰ إلّا کے بعد آئے تو اُس کے اعراب کی تین حالتیں ہوں گی۔

(۱)- جب کلام موجب تام ہو تو نصبْ وجوبی ہوگا۔ جیسے سَلَّمْتُ عَلَى الأُصْدِقَاءِ إلّا خالِداً،



(۲) کلام غیر موجب تام میں نَصَب جوازی یا مستثنیٰ منہ کا بدل بنا کر اس کے مطابق اعراب دیا جائیگا۔ جیسے مَا وَصَلَتْ الرَّسَائِلُ اِلَّا رِسَالَتُكَ، لَاتَسْأَلْ اَحَدًا اِلَّاسَعِيْدًا، هل اُخْرِجُ مع الاَصْدِقَاءِ اِلَّاخَالِدًا ،

(۳) جب مستثنیٰ مفرغ ہو تو عامل کے تقاضے کے مطابق اعراب آئے گا۔ جیسے لَايَأْتِيْهِ اِلَّا الصِّدْقُ ، مَا اُكِلَتْ اِلَّاخُبْزًا ، لَا اُمُرُّ اِلَّا بِالْمَسْجِدِ اس صورت میں اِلّا استثناء کے لئے نہیں بلکہ محض حصر کے لئے ہوتا ہے۔

٭ جب استثناء غیر یا سویٰ کے ذریعہ ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگا جیسے تَصْدَأُ كُلُّ الْمَعَادِنِ غَيْرَالذَّهَبِ (سِوَى الذَّهَبِ) البتہ کلمہ استثناء غیر کو مختلف صورتوں میں وہی اعراب دیئے جائیں گے جو اِلّا کے ذریعہ استثناء کی صورت میں مستثنیٰ کو دیئے جاتے ہیں۔ جیسے سَلَّمْتُ عَلَى الْاَصْدِقَاءِ غَيْرَ زَيْدٍ ، مَا وَصَلَتْ الرَّسَائِلُ غَيْرُ رِسَالَتِكَ، لَا يَأْتِيْهِ غَيْرُ الصِّدْقِ ،

٭ سویٰ کا اعراب مختلف صورتوں میں غیر کے مثل آئے گا اور تقدیری ہوگا۔

٭ غیر اکثر استثناء کے بجائے نکرہ کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے لَا يَسْعَىٰ اَحَدٌ فِىْ طَلَبِ الْفَضِيلَةِ غَيْرُالْعَاقِلِ، لَاتَثِقْ بِاَحَدٍ غَيْرِالْاَمِيْنِ

٭ جب استثناء خلا، عدا اور حاشا کے ذریعہ ہو اور ان کے پہلے ما نہ ہو تو انھیں فعل ماضی مان کر مستثنیٰ کو منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حروفِ جر مان کر مجرور بھی۔ جیسے قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ خلا، عدا، حاشا بَابِ الزَّكٰوةِ لیکن اگر ان کے پہلے ما آئے تو پھر فعل ماضی متعین ہونے کی وجہ سے مستثنیٰ صرف منصوب

ہوگا۔ جیسے شَاهَدْتُ الدُّنيا كلَّهَا ما خلا، ما عدا الهندَ،

٭ حاشا پر ما کا آنا ممنوع ہے۔

مَشقِیں

۱۔ کلام موجَب تام اور مفرغ کی تعریف کیجئے۔

۲۔ ذیل کے جملوں میں مستثنیٰ کا وجہ اعراب بتائیے۔

ما أكل الثعلبُ غيرَ دجاجةٍ ، فرّ الجنودُ إلّا القائدَ ، لم تتفتّحِ الأزهارُ إلا الياسمينُ ، ما صاحبتُ إلا الأخيارَ ، زرت مدارس المدينه خلا مدرسةً ، دخلتُ غرفَ البيتِ ماعلا غرفةَ النوم ، ماسلمت على القادمين غيرِ الأوّلِ ،

۳۔ خالی جگہوں کو مناسب مستثنیٰ لاکر پر کیجئے اور جن میں دو اعراب جائز ہیں ان کو واضح کیجئے۔

جَاءَنِى إخوانى ماعدا ــــــــ ، اِخضرّت الأشجار إلّا ــــــ ،
أُحِبُّ المتعلمين خلا ــــــــ ، لاينصرك إلّا ــــــــــ ،
ما أكرمت أحدًا إلّا ــــــــ ، أَخْفَقَ المهملون سوى ــــــ ،
ماتخلّف أحدٌ حاشا ــــــــ ،

۴۔ خالی جگہوں کو مناسب مستثنیٰ منہ سے پر کیجئے اور اعراب لگائیے۔

أنا أذاكر ــــــ عدا يوم الجمعة ، نجح ــــــ خلا المقصرين ،
قرأت ــــــ إلا فصلا ، لم ينفعنى ــــــــ غير الصدق

نجا ------ إلا واحدًا ،

۵ ۔ نیچے لکھے الفاظ کو جملوں میں مستثنیٰ بنا کر استعمال کیجئے ۔

أخاك ، کتابان ، وردتانِ ، عصفور ،

۶ ۔ مندرجہ ذیل جملوں میں إلّا کی جگہ پر غیر لائیے اور اس پر اعراب لگائیے ،

رَسَبَ التلامیذُ إلّا الأذکیاء ، لایمکننی إلا قراءة ورقتین ،
لا یکتم السرّ إلّا الأمین ، لا تسجدُ لأحد إلا الله ،

۷ ۔ ترکیب کیجئے ۔

لا إله إلّا الله ، عاد الجنود خلا المشاة ، لا أعرف مذهبا غیر مذهب الحق ، فتحتُ النوافذ ماعدا نافذة ،

حل لغات :

یصدأ ۔ زنگ آلود ہوتا ہے ، معاون ۔ دھات ، ذَهَبٌ ۔ سونا ، لا تثِق ۔ بھروسہ نہ کرو ، اِخْضَرَّ ہرا بھرا ہو گیا ، أَخْفَقَ ۔ ناکام ہو گیا ۔ المُهْمِل ۔ لاپرواہ ، مُقصّر ۔ کوتاہ ، وَرْدَةٌ ۔ گلاب ، مُشاة پیدل چلنے والے ۔ نافذة ۔ کھڑکی ،

سبق (۳۶)

وَلَاسِیَّمَا

وَلَاسِیَّمَا اپنے ماقبل کے مقابلہ میں مابعد کی خصوصیت بتلانے کیلئے آتا ہے
جیسے أُحِبُّ الاَصْدِقَاءَ وَلَاسِیَّمَا الصَّدِیقُ العَاقِلُ (میں دوستوں سے محبت کرتا ہوں خصوصًا عقلمند دوست سے)

اس میں واو مستانفہ ہے جو وجوبًا اس پر داخل ہوتا ہے۔
لا نفی جنس کا ہے۔ سِیَّ بمعنی مثل اس کا اسم اور خبر (موجود) محذوف ہے۔ ما کو اسم موصول، نکرہ بمعنی شئی اور زائدہ تینوں مان سکتے ہیں۔ پہلی دونوں صورتوں میں یہ سِیَّ کا مضاف الیہ بنے گا۔

* اگر لاسیما کا مابعد نکرہ ہے تو اس کو تینوں اعراب آسکتے ہیں۔

رفع، جیسے أُسَاعِدُ النّاسَ وَلَاسِیَّمَا رجلٌ فقیرٌ۔ اس صورت میں رجلٌ خبر ہوگا ھو مبتدا محذوف کی، اور ما موصولہ ہوگا۔

نصب، جیسے أُساعد الناس ولاسیما رجلاً فقیرًا۔ اس صورت

ہیں ما بمعنی شئ ممیز اور مابعد اس کی تمیز ہو گا۔

جر ۔ جیسے اُساعد الناس ولاسیّما رجلٍ فقیرٍ۔ اس صورت میں ما زائدہ ہوگا اور مابعد سِیّ کا مضاف الیہ ہو گا۔

٭ اگر لاسیّما کا مابعد معرفہ ہے تو صرف رفع اور جر آئے گا کیونکہ معرفہ تمیز نہیں بن سکتا۔ جیسے اُساعد الناس ولا سیما الفقراءُ۔

سبق (۳۷)

تَوَابِعُ

توابع ایسے کلمات ہیں جن کا اعراب ماقبل اسم کی موافقت میں آتا ہے یہ ۵ ہیں۔ (۱) صفت، (۲) تاکید، (۳) بدل، (۴) عطف بیان (۵) عطف نسق،

صفت

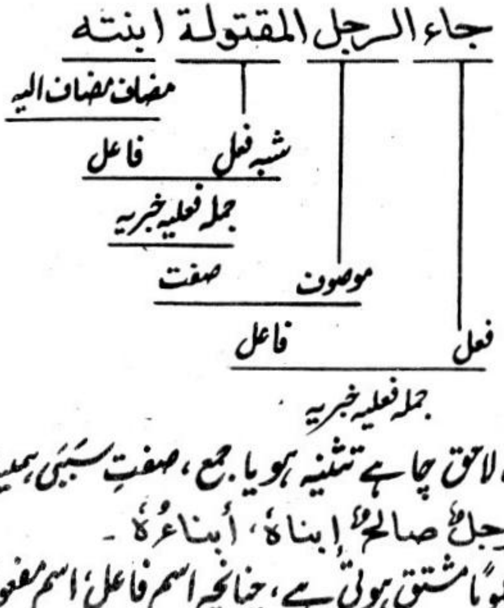
صفت وہ اسم مشتق ہے جو اپنے متبوع کی کسی خصوصیت کو بتائے۔ اس کی ۲ قسمیں ہیں (۱) حقیقی (۲) سببی۔

٭ صفتِ حقیقی اس صفت کو کہتے ہیں جو اپنے موصوف میں پائی جانے والی کسی صفت کو ظاہر کرے۔ جیسے ھذا رجلٌ عالمٌ اس کو صفت بحالِ موصوف بھی کہتے ہیں۔

٭ صفتِ سببی وہ ہے جو موصوف سے متعلق کسی دوسرے کے اندر پائی جانے والی صفت کو ظاہر کرے۔ جیسے ھذا رجلٌ عالمٌ أبوہ اس کو صفت بحالِ

متعلقِ موصوف بھی کہتے ہیں۔
پہلی مثال میں عالم ہونا خود رجل کی صفت ہے جبکہ دوسری مثال میں یہی صفت اس کے متعلق یعنی اس کے والد میں پائی جارہی ہے۔

٭ صفت حقیقی اعراب، افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر و تانیث اور تعریف و تنکیر میں اپنے ماقبل موصوف کے تابع ہوتی ہے جبکہ صفتِ سببی اعراب اور تعریف و تنکیر میں اپنے موصوف سابق کے تابع ہوتی ہے اور تذکیر و تانیث میں موصوف لاحق کے جیسے جاء الرجل المقتولۃ ابنتُہ۔



٭ موصوف لاحق چاہے تثنیہ ہو یا جمع، صفتِ سببی ہمیشہ واحد آئے گی جیسے ھذا رجلٌ صالحٌ ابناہُ، أبناءُہٗ۔

٭ صفت عموماً مشتق ہوتی ہے، چنانچہ اسم فاعل، اسم مفعول، صفتِ مشبہ اور اسم تفضیل کے صیغے زیادہ تر بطور صفت استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے

جاءنی رجلٌ فاضلٌ ، حَصَلَ الھدفُ المطلوبُ، اِلتقَیتُ برجلٍ شریفِ النسبِ ، تبعتَ الطریقَ الأقوَمَ،

مندرجہ ذیل غیر مشتق الفاظ بھی صفت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

(۱) اسم منسوب، جیسے شاھدتُ امرأۃً مِصرِیّۃً ،

(۲) اسم عدد ، جیسے رأیت رجالاً ثلاثۃً،

(۳) اسم موصول، جیسے عرفتُ الضیفَ الذی زار مدرستی،

٭ کبھی کبھی مصدر بھی صفت کے معنی دیتا ہے۔ جیسے رجالٌ ثِقَۃٌ (موثوقٌ بہ) شاھِدٌ عَدْلٌ (عادلٌ) وغیرہ۔

٭ اسم نکرہ سے متصل آنے والا جملہ خبریہ صفت بنتا ہے جبکہ اسم معرفہ کے بعد آنے والا حال بنتا ہے۔ جیسے رَأیتُ سفینۃً تغرق فی البحرِ، رأیتُ السفینۃَ تغرق فی البحرِ،

٭ اسم معرفہ کی صفت سے توضیح ہوتی ہے۔ جیسے یوسفُ السَقَفِیُّ، اور نکرہ کی صفت تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔ جیسے رجلٌ غَنِیٌّ وغیرہ۔

٭ ایک موصوف کی کئی کئی صفات بھی آتی ہیں جیسے مررت بخالدٍ الکاتبِ الشاعرِ الخطیبِ،

٭ عاقل جمع مکسر کی صفت واحد مؤنث اور جمع مذکر دونوں لا سکتے ہیں، جیسے الرجالُ المحسنُونَ ، الرجالُ المحسنۃُ ،

٭ عاقل جمع مونث سالم کی صفت واحد مؤنث اور جمع مونث دونوں آسکتی ہے۔ جیسے المومناتُ الفاضلاتُ ، المومناتُ الفاضلۃُ ،

٭ غیر عاقل کی جمع مکسر کی صفت واحد مونث آتی ہے۔ جیسے اشتریتُ کتبًا کثیرۃً ، لیکن جمع مونث لانا بھی درست ہے۔ جیسے اشتریت کتبًا کثیراتٍ ،

٭ اسم جمع کی صفت مفرد اور جمع دونوں آسکتی ہے۔ جیسے صاحَبْنا قومًا مُهذبًا، مُهَذَّبِینَ ،

٭ اگر موصوف ۱۱ سے ۹۹ تک عدد کی تمیز ہے تو اس کی صِفت واحد و جمع دونوں آسکتی ہے۔ جیسے نجح أربعةَ عشرَ طالبًا مجتهدًا، مجتهدینَ

مَشقیں

۱۔ صفتِ حقیقی اور سببی میں کیا فرق ہے۔

۲۔ اعراب لگائیے اور موصوف صفت بتائیے۔

القاهرة مدينة قديمة ، وقد زاد سكانها فى الأيام الأخيرة زيادة عظيمة، وفيها كثير من الميادين الواسعات والحدائق الغناء، تجد فى أنحائها قصورًا شامخا بنيانها ومساجد عالية قِبابُها، وترى مصانع يعمل فيها العمال ومتاجر يشترى فيها الناس وتلتقى بها علماء صالحين ورجالا مخلصة وتتعجّبُ بحضارتها الحديثة ، ويُعجبُك ثقافتها المصرية ،

۳۔ مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہوں میں مناسب صفت لائیے اور اعراب لگائیے۔

التلاميذ ------ لايقعدون على مقاعد الأساتذة

زارنا بالأمس علماء------، إن الهند بلاد -----------،

اشتريت من تاجر------ رِجلاه، فى هذا المستشفى مُمَرِّضات ---،

يشتغل فى هذه الشركة خمس وستون عاملا ---------،

۴۔ خالی جگہوں میں مناسب موصوف لائیے۔

--------- الجيدة غذاء للروح ، --------- المخلصون ينفعون وقت الشدة ، نزلنا ------ مِشجار، رأيت على المطار------ يسير بسرعة فادحة، وقعت فى النهر ------ التى كانت تحملهم إلى المحطة، هذا ------ سُورِىّ،

۵۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی صفت لاکر جملوں میں استعمال کیجئے۔

يدن ، الأصدقاء، شريعة، مهندسون، دراجات، سفينتان،

۶۔ ترکیب کیجئے۔

ركبت باصًا مريحًا، جاءنى صديق يسكن فى قرية، أقمتُ فى المنزلِ الفسيح فناءه،

حلِ لغات : هَدَف۔ نشانہ، مقصد، الغَنّاء۔ گھنا، قِباب گنبد، حَضَارة۔ تہذیب، يُعجبُ۔ اچھا لگے گا، مُمَرِّضَة۔ نرس، شَرِكَةٌ کمپنی ، مهندس۔ انجینیر، بَاصٌ۔ بس ، مَطار۔ ہوائی اڈہ، مِشْجَار۔ بہت درختوں والی جگہ، مَتَاجر۔ منڈیاں، الأَقْوَم۔ زیادہ سیدھا، ثِقَة۔ قابل اعتماد۔

سبق (۳۸)

تاکید

تاکید وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے سلسلہ میں پیدا ہونے والے معنوی احتمالات کو رفع کرتا ہے۔ اس کی ۲ قسمیں ہیں۔ معنوی، لفظی۔

تاکیدِ معنوی

متعین الفاظ نفس، عین، کلا، کلتا، کلّ اور جمیع کے ذریعہ معنوی تاکید پیدا ہوتی ہے یہ سبھی کلمات موکّد کی ضمیر کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں اور ان کا اعراب موکد کے مطابق ہوتا ہے، ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نفس، عین : اپنے موکد کی ذات کے سلسلہ میں تاکید پیدا کرتے ہیں۔ جیسے جَاءَ زَیدٌ نَفسُهٗ (زید بذاتِ خود آیا) إشتریت الکتابَ عَینَهٗ (میں نے وہی کتاب خریدی)

* تثنیہ اور جمع کیلئے ان کی جمع کا صیغہ آتا ہے۔ جیسے جاء الأستاذان أنفسُهما، قَرأتُ الکتبَ أعیُنَهُما، البتہ ان کے ساتھ لگنے والی ضمیر ہمیشہ

موکّد کے لحاظ سے ہوگی۔

اشتریتُ الکتابَ عَینَہُ

مضاف مضاف الیہ

موکد تاکید

فعل یا فاعل مفعول بہ

جملہ فعلیہ خبریہ

کلا، کلتا : ان میں کلا تثنیہ مذکر اور کلتا تثنیہ مونث کے دونوں ہی افراد کو اصل نسبت میں شامل ہونے کی تاکید کے لئے آتے ہیں۔ جیسے اُکل الأخَوانِ کلاهما (دونوں ہی بھائیوں نے کھایا) نصرتُ امرأتین کلتیهما (میں نے دونوں ہی عورتوں کی مدد کی)

کُلّ، جمیع : یہ دونوں کلمات اپنے موکد کے سارے افراد کے احاطہ کے لئے آتے ہیں اسی لئے ضروری ہے کہ ان کا موکد یا تو جمع ہو یا ایسا مفرد ہو جس کے اجزاء بن سکتے ہوں جیسے جاء الأولادُ کلّهم أوجَمِیْعُهُمْ، بعتُ الدّارَ کلّها أوجمیعَها، (میں نے پورا گھر بیچ دیا)

٭ کبھی جمیع بغیر اضافت کے استعمال ہوتا ہے اور اس وقت وہ بجائے تاکید کے حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے حضر الطلابُ جمیعًا۔ (سبھی طلبہ حاضر ہوئے)

٭ ان کے علاوہ أجمع، جمعاء، أُجمعون، جُمَعُ بھی انھیں سے ملحق ہیں، اور ان کے استعمال کا فصیح طریقہ کل کے بعد ہے۔ جیسے جاء الناسُ کلّهم أجمعُ، نزل المسافرون کلّهم أجمعونَ، بعت الدّار کلّها جمعاءَ،

أکرمتُ البَناتَ کلَّهن جُمَعَ ،

٭ مذکورہ چاروں ملحقات کے ساتھ مزید تاکید کے لئے اُکتَعُ ، اُبْتَعُ اُبْصَعُ کو ان کے مناسب صیغوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے باعَ التجارُ کلُّهم اُجمَعون اُکتعون ، اُبتعون ، اُبصعون وغیرہ۔

٭ تاکید معنوی کے مذکورہ سبھی کلمات اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوکر بھی آتے ہیں۔ اور اس وقت ان کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے اور ان پر تاکید کے احکام نافذ نہیں ہوتے ہیں۔ جیسے حضرَ جمیعُ الاَساتذۃِ ، اَکرمتُ کلَّ زُمَلائِیْ، اُدرُسُ فی نفسِ المدرسۃِ ، دخلتُ عَیْنَ المرکزِ ، کلا الطالبینِ فاقا فی کلتا المادّتینِ وغیرہ۔

تاکید لفظی

کسی خاص معنی پر زور دینے کے لئے اس لفظ کو مکرر استعمال کرنے سے لفظی تاکید پیدا ہوتی ہے۔ جیسے اللّٰہ اللّٰہ فی اُصحابی ، لا، لا اُحبُّ الفاسدین ، اِجتہِدوا فی الدراسۃ اِجتہِدوا ،

٭ یہ تاکید اسم ،فعل ،حرف تینوں کے ذریعہ لائی جاسکتی ہے۔

مشقیں

۱۔ موکد اور تاکید بتائیے۔

الملک کلّہ للّٰہ ، تفقدتُ اُنا نفسی اُشجارَ البستان

فوجدتها جميعها مثمرةً ، أطع والديك كليهما ، واعطف على إخوتك جميعهم ، ركبتُ الزورق عينه مع صديقَيَّ كليهما ، أَجَلْ ، أَجَلْ سيلقىٰ الجانى جزاءَہٗ ، بَاعَ المسافِرُ داريهِ كلتيهما ،

٢۔ خالی جگہوں میں مناسب تاکید لائیے۔

تَلفَ الأثاثُ ــــــ ، بعتُ ثمرالبستان ــــــ ،
اشتريت الحصانين ــــــ ، أبوه وأخوه ــــــ يعطفان عليه ،
زارنا المدير ــــــ ، انطفأتُ النّار ــــــ ،
سقط الطلاب ــــــ فى الامتحان ،

٣۔ خالی جگہوں میں مناسبؔ موکدّ لائیے۔

ــــــ أنفسُهم لايحبونه ، ــــــ كلها نظيفة ،
إحترق ــــــ كله ، عادالمريضَ ــــــ عينُه ، ــــــ أعينهما لم يخرجا ، قرأتُ ــــــ جميعه ،

٤۔ ترکیب کیجئے۔

أكل الضيوف كلهم ، كلتاالجنتين أتتْ أكلها ،
إنتبهوا إنتبهوا ياجماعة المسلمين ،

حل لغات :

زُمَلاء۔ ساتھی ، مادّة۔ تدریسی مضمون ، تفقّدتُ۔ میں نے جائزہ لیا ، أَجَلْ۔ ہاں ، جانی۔ مجرم ، أثاث۔ گھریلوسامان ، جَنّة باغ ، أُكُلْ۔ پھل ،

سبق (۳۹)

بَدَل

بدل وہ تابع ہے جو خود مقصود بالنسبت ہو اور اس کا متبوع بطور تمہید آیا ہو۔ جیسے جاءَ السّلطانُ محمودٌ اس میں آنے کی اصل نسبت محمود کی طرف ہے جو کہ بدل ہے اور السلطان محض تمہیداً لایا گیا ہے۔ برخلاف دیگر توابع کے کہ ان میں متبوع اصل مقصود ہوتا ہے۔ بدل کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ **بدل المطابق** : جس میں بدل اور مُبْدَلُ منہ دونوں سے ایک ہی ذات یا چیز مراد ہو۔ جیسے خطبَ القاضی یوسفُ، اُتَّبِعُ دینَ اللہِ الإسلامَ،

أتَّبِعُ دين الله الإسلام

مضاف مضاف الیہ

مبدل منہ بدل

فعل بافاعل مفعول بہ

جملہ فعلیہ خبریہ

* بدل مطابق کو بدل کل بھی کہتے ہیں۔

۲۔ **بَدل البعض** : جس میں بدل مبدل منہ کا جز ہو۔ جیسے مضَی اللیلُ ثُلُثُہ ، عَالَجَ الطبیبُ المریضَ رأسَہ (طبیب نے مریض کے سر کا علاج کیا)

۳۔ **بدل الاشتمال** : جس میں بدل مبدل منہ کا جز نہ ہو لیکن اس سے متعلق ہو۔ جیسے فَسَدَ الناسُ أخلاقھُم ، سَقَطَ زیدٌ جوازُ سفرِہٖ ،

* بدل بعض اور اشتمال دونوں ایک ضمیر کی طرف مضاف ہوتے ہیں جو مبدل منہ کی طرف راجع ہوتی ہے۔

۴۔ **بدل الغلط** : جس میں غلطی سے مبدل منہ زبان سے نکل گیا ہو جس کی تصحیح بدل کے ذریعہ کرلی جائے۔ جیسے لکناؤ۔ دھلی عاصمۃُ الھند ،

* اسم نکرہ کا بدل معرفہ آسکتا ہے۔ جیسے الفعلُ قسمانِ الجامدُ والمشتقُّ ، لیکن معرفہ کا بدل نکرہ لانے کیلئے اس کی صفت لانا ضروری ہے۔ جیسے مررت بزیدٍ رجلٍ عالمٍ ،

* بدل کی تمام قسمیں اعراب میں مبدل منہ کے موافق ہوتی ہیں۔

مشقیں

۱۔ نیچے لکھی عبارت میں مبدل منہ اور بدل کی مختلف قسموں کو واضح کیجئے اور اعراب لگائیے۔

فی عھد الخلیفۃ عمرؓ فتح القدس وطلب أحبار الیھود أن یستلم

الخليفة بنفسه مفتاح المدينة ، فسار أمير المومنين عمرؓ إلى فلسطين وكان عمر غلامه يصحبه ، وكانا على فرس واحد،كان الخليفة ينزل فيركب الغلام وينزل الغلام فيركب الخليفة ، وكان خليفة المسلمين قميصه مرقوعا ، فدخل عثمانؓ عمرؓ البلد، فعرفه أحبار اليهود بأنه هو الذى جاءت علاماته فى كتبهم . فخضعوا له ،

۲۔ خالی جگہوں کو بدل سے پر کیجئے۔

إن عريفَ الصفّ ------ طالب ذكى ، رئيس الأحرار ------

كان من قواد حركة الاستقلال ، الكعبة ------- يُغَيَّرُ كلَ سنة ،

سيدة النساء ------- كانت تؤدى واجبات المنزل بنفسها ،

۳۔ ترکیب کیجئے۔

قرأت عن الشاعر المُتَنَبّى ، قطعت الشجرة أغصانها۔

حل لغات :

جَواز السفر - پاسپورٹ، عاصمة - دارالحکومت، عَرِيف الصف - درجہ کا مانیٹر

حركة الاستقلال - تحریک آزادی ، واجبات - ذمہ داریاں ،

أحبار اليهود - یہودی علماء ، يستلم - وصول کریں، مرقوعًا - پیوند لگا ہوا ،

خضعوا - جھک گئے۔

سبق (۴۰)

عطف بیان

عطف بیان وہ اسم جامد ہے جو اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور اس سے زیادہ معروف ہو جیسے جاءَ أبو عبدِ اللّٰہ عمرُ،

جاءَ أبو عبدُ اللّٰہ عمر

معطوف علیہ — عطف بیان

فعل — فاعل

جملہ فعلیہ خبریہ

* عطف بیان اعراب، تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث اور افراد، تثنیہ، جمع میں اپنے متبوع کے موافق ہوتا ہے۔
* اگر معطوف علیہ نکرہ ہے تو عطف بیان اس کی تخصیص کا فائدہ دیتا ہے، جیسے لبثت ثوبًا جُبّۃً، اور اگر معرفہ ہے تو توضیح کا، جیسے جاءَ صدیقُك زیدٌ وغیرہ۔

٭ اکثر اوقات عطف بیان کو بدل اور بدل کو عطف بیان بنانا بھی جائز ہوتا ہے۔

مشقیں

۱۔ ذیل کی عبارت پر اعراب لگائیے اور عطف بیان کی نشان دہی کیجیے۔

جاء الدین بمحاسنه ودعا الرسول محمد صلی الله علیه وسلم الناس إلیه، فکانت خدیجة بنت خویلد أول من أجابت ثم صدیقه أبو بکرؓ ثم الشاب علیؓ، وبعد ذلك آمن الآخرون برب العلمین رب محمدؐ، واعتنقوا دین الحق الاسلام حتی أصبحت له قوة،

۲۔ ترکیب کیجیے۔

ألّف الإمام الغزالی کتبا کثیرة، الأدیب طٰه حسین کان رجلا أعمیٰ، روی عبد الله بن عمر کمیة کبیرة من الأحادیث النبویة،

سبق (٤١)

عطف نسق

عطف نسق وہ تابع ہے جو کسی حرف عطف کے بعد آئے اور متبوع کے ساتھ حکم میں شریک ہو۔ حروف عطف ۹ ہیں۔

واو ، فاء ، أم ، أو ، بل ، ثم ، حتی ، لکن ، لا ، ہر ایک کا طریقۂ استعمال حسبِ ذیل ہے۔

الواو ۔ یہ معطوف کو معطوف علیہ کے ساتھ محض حکم میں شریک کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے وصل القطارُ والسیّارۃُ ،

وصل القطار و السیّارۃ

معطوف علیہ ، حرف عطف ، معطوف

فاعل ، فعل

جملہ فعلیہ خبریہ

الفاء : یہ معطوف کو ترتیب کے ساتھ بلا تاخیر معطوف علیہ کے حکم میں شرکت کو بتاتا ہے۔ جیسے دخل البیتَ حامدٌ فخالدٌ فبکرٌ ۔ یعنی حامد

کے بعد خالد اور اس کے بعد بکر بلا تاخیر کے یکے بعد دیگرے داخل ہوئے۔

ثُمَّ - یہ معطوف کو ترتیب کے ساتھ تاخیر کر کے معطوف علیہ کے حکم میں شامل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے فَتَحَ الهندَ محمدٌ ثمّ محمودٌ یعنی محمدؒ کے فتح کرنے کے ایک عرصہ بعد محمود غزنوی نے فتح کیا۔

حتیٰ - یہ غایت یعنی انتہا کو بتاتا ہے یہ عاطفہ اسی وقت ہوگا جب معطوف اسم مفرد ہو جملہ نہ ہو۔ جیسے قرأت الکتابَ حتی الخاتمةَ،

٭ اس کے ذریعہ اگر کسی مجرور پر عطف کیا جائے تو جار کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔ جیسے أحْسِنْ إلی النّاسِ حتی إلیٰ أعدائِك۔

أو۔ أم - یہ دونوں حروف دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا ایک کے بارے میں شک ظاہر کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ جیسے کُلْ عِنَبًا أو موزًا، إن أدرِیْ أقَرِیبٌ أم بعیدٌ۔

لکن : یہ اِستدراک کیلئے آتا ہے اور عاطفہ اس وقت ہوتا ہے جب معطوف مفرد ہو معطوف علیہ نافیہ ہو اور لکن سے پہلے واو نہ ہو۔ جیسے ماقطَفَ الزّهرَ لکنْ الثمرَ،

لا : یہ معطوف علیہ کیلئے ثابت شدہ حکم سے معطوف کو خارج کرتا ہے اور عاطفہ اسی وقت ہوتا ہے جب معطوف مفرد ہو معطوف علیہ موجب ہو۔ جیسے یفوزُ الشجاعُ لا الجبانُ،

بل - یہ معطوف علیہ پر لگائے گئے حکم کو باطل کر کے معطوف کیلئے ثابت کرتا ہے۔ جیسے کتبت الرّسالةَ بل القصیدةَ، یہ بھی عاطفہ اسی وقت ہوتا ہے جب معطوف مفرد ہو۔

٭ جملہ اسمیہ کا عطف اسمیہ پر اور فعلیہ کا عطف فعلیہ پر ہوتا ہے۔ اس کے

برخلاف جائز نہیں ۔ جیسے الصّدقُ مقبولٌ والکذبُ مردودٌ ، اسی طرح جملہ فعلیہ میں خبریہ کا عطف خبریہ پر اور انشائیہ کا عطف صرف انشائیہ پر ہو سکتا ہے جیسے وصلتْ الطائرۃ وفرح المُسافرون ، کُلْ واشربْ والبسْ فی غیرِ مَخِیْلَۃٍ ، (کھاؤ پیو اور غیر متکبرانہ انداز میں پہنو)

* فاعل کے بغیر صرف فعل کا عطف بھی دوسرے فعل پر جائز ہے ۔ جیسے أکلَ وشَرِبَ حامدٌ ،

* ضمیر مرفوع متصل پر اسی وقت عطف کرنا درست ہوگا جب ضمیر منفصل سے اس کی تاکید لائی جائے یا کسی لفظ کے ذریعہ معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان فصل ہو جائے ۔ جیسے قمتُ أنَا وأخوك ، سافرتُ الیوم والخادمُ ،

* ضمیر منصوب متصل یا ضمیر منفصل کے لئے اس شرط کی مطلق ضرورت نہیں جیسے رأیتُك وزیدًا ، ماقام إلّا أنا وعمرٌو ۔

* جب ضمیر مجرور پر عطف کیا جائے تو جار کا اعادہ واجب ہے ۔ جیسے رغبتُ فیہ وفی حدیثہٖ ، المال بینی وبینَ زیدٍ ۔

مشقیں

۱۔ نیچے لکھے جملوں میں حروف عطف کن معانی میں مستعمل ہیں ؟

لتُستَحضَرُ العطورمن الورد والنرجس والیاسمین

اشتریتُ دواۃً بل قلمًا ، یلمع البرق فتنھمر الأمطار ، لاخیر فی کثیر من نجواھم إلا من أمر بصدقۃ أومعروف أو إصلاح

بين الناس ، شربت ماءً الا لبنًا ، أحبّه الناس حتى الأعداء ، ماجاء السيد لكن خادمه ،

۲- خالی جگہوں میں مناسب حرف عطف لائیے۔

يتوضأ المسلم ---- يصلى ، تولى الخلافة بعد النبي صلى الله عليه وسلم أبوبكرؓ ---- عمرؓ ---- عثمانؓ ---- عليؓ رضي الله عنهم أجمعين ، يظهر القمر ليلا ---- نهارًا ، نفتح المذياع ---- نسمع الأخبار ، سأسافر إلى مكة ---- المدينة ،

۳- خالی جگہوں میں مناسب معطوف علیہ لائیے۔

لم يرحم على ---- حتى على الأطفال ، تُنقل البضائعُ ---- أو السفن ، أكرمت ---- ومحمودًا ، صلّيتُ ---- ثم المغرب ، أنت طالب في ---- لا الثالث ، تشرق ---- ثم يَعُمّ الدفءُ أرجاء الكون ، ---- ولا تتكاسلُ في أداء مسئولياتك ، درست ---- وأخوك في هذه المدرسة ، قلت ---- ولأبيهِ ،

۴- ترکیب کیجئے۔

صلّى الإمام والمأموم ، دخل المدرسُ فوقف التلاميذ ، الشجرة تنمو وتُثمر ،

حل لغات : قَطَفَ - توڑا ، مَخِيلَة - تکبر ، تستحضر - کشید کیا جاتا ہے ، تنهمر - روز کی بارش ہوتی ہے ، نجوى - سرگوشی ، مِذياع - ریڈیو ، البضائع - سامانِ تجارت ، الدِفءُ - حرارت ، أرجاء الكون دنیا میں ہر طرف ، مسئولية - ذمہ داری۔

※ ※ ※

سبق (۴۲)

أسماء مشبہ بفعل

اسماءِ مشبہ بفعل ٦ ہیں ① مصدر، ② اسم فاعل، ③ اسم مبالغہ، ④ اسم مفعول، ⑤ صفت مشبہ، ⑥ اسم تفضیل۔ یہ اسماء فعل سے مشابہت کی وجہ سے فعل ہی کی طرح عمل کرتے ہیں۔ ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مصدر

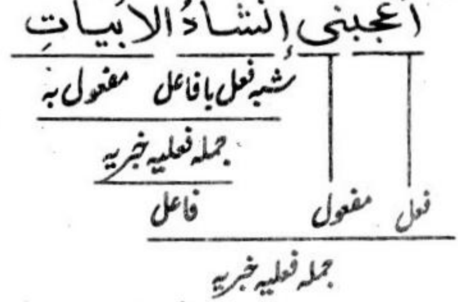
مصدر وہ اسم ہے جو فعل کے معنی دے لیکن زمانہ سے خالی ہو جیسے نَصْرٌ (مدد کرنا) إِكْرَامٌ (عزت کرنا) وغیرہ۔

یہ ۳ طرح استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ اضافت کے ساتھ جیسے إِطاعةُ حامدٍ محمودًا مطلوبةٌ۔
یہ اضافت فاعل کی طرف ہوتی ہے اور فاعل مضاف الیہ بننے کی وجہ سے لفظاً مجرور اور فاعلیت کی وجہ سے تقدیراً مرفوع ہوتا ہے جبکہ مفعول بہ لفظاً منصوبٌ ہوتا ہے

* کبھی فاعل محذوف ہونے کی وجہ سے مفعول کی طرف اضافت ہوتی ہے،

جیسے أُعْجَبَنِی إنشادُ الأبیاتِ ، (اشعار پڑھنا مجھے اچھا لگا) اگر مصدر لازم ہے تو اس کا مفعول بہ نہیں آتا۔ جیسے حَزِنْتُ لِبُعْدِ الصَّدِیقِ۔



۲۔ تنوین کے ساتھ جیسے أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ، (یا کھانا کھلانا فاقہ کے دن کسی رشتہ دار یتیم کو) اس مثال میں لفظ إطعام منوّن استعمال ہوا ہے جس کا معمول یتیمًا مفعولیت کی بنا پر منصوب ہے۔

۳۔ الف لام کے ساتھ۔ جیسے عَنَّتْ حَسَنُ التہذیبِ أبناءَہُ، اس میں التہذیب مصدر پر ال داخل ہے جس کا مفعول بہ أبناء منصوب ہے۔

٭ مذکورہ تینوں صورتوں میں پہلی صورت کثیر الاستعمال ہے جبکہ دوسری اس سے کم اور تیسری سب سے کم استعمال ہوتی ہے۔

٭ مصدر کے عمل کے لئے ضروری ہے کہ اس کی جگہ پر أن یا ما مصدریہ کے ساتھ اس کا فعل لانا درست ہو۔ جیسے سَرَّنِی فَهْمُكَ الدَّرسَ (سَرَّنِی أَن تَفْهَمَ الدرسَ) يُعجِبُنِي قولُكَ الحقَّ الأنَ (يُعجِبُنِي ما تقولُ الحقَ الأن) اس میں ماضی یا مستقبل میں أن اور حال میں ما مصدریہ آتا ہے۔

٭ مصدر کا معمول اس پر مقدم نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے اور معمول کے درمیان فصل جائز ہے۔

٭ مصدر جمع ہونے کی صورت میں عمل نہیں کرتا۔

مشقیں

١۔ مندرجہ ذیل جملوں میں مصدر کے معمول بتائیے۔

ساءنی ضربك الخادم، صُنعك المعروف شرفٌ لك، أعجبني تصديقُ الأخبار أخوك، آلمني نهرك السائل، الوالد شديد الحبّ أبناءَهُ، عقابك المذنب رادع له، مِنْ سوء التربية عصيانُ الآباء بنوهم،

٢۔ نیچے دیئے گئے جملوں میں نمونہ کے مطابق أن یا ما مصدریہ داخل کر کے مصدر کو فعل میں بدلیئے۔

یسرني إنقاذك الغريق، یسرني أن تنقذ الغريق، نصرك المظلوم مروءة ساءني فقدك الكتاب، يعجبني فعلك الخير، أكبرتك لقولك الحق، أثنيت عليكم لمواساتكم الفقراء، سرّني اجتنابه أسباب الشر،

٣۔ ترکیب کیجئے۔ أسفت لهجر الصديقِ صديقَهُ، ركوبك الأهوال خطير

حل لغات : نهر۔ دھتکارنا، رادعٌ۔ روکنے والا، إنقاذ۔ بچانا، ساءنی۔ مجھے برا لگا، أثنيت عليك۔ میں نے تمہاری تعریف کی، مواساة۔ غمخواری، إسعاف۔ مدد، هجر۔ چھوڑنا، ركوبك الأهوال۔ تمہارا خطرات میں کود پڑنا، تشجيع۔ حوصلہ افزائی،

٭ ٭ ٭

سبق (۴۳)

اسمِ فاعِل

یہ وہ اسم مشتق ہے جو عارضی معنی مصدری اور اس کے کرنے والے پر دلالت کرے۔ جیسے قاتلٌ، ضاربٌ وغیرہ۔

٭ اسم فاعل فعل مضارع معروف لازم یا متعدی کی طرح عمل کرتا ہے اور اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے لیکن اپنے فاعل کی طرف مضاف نہیں ہونا جیسے سعیدٌ مُکرِمٌ أولادُہٗ الضیوفَ، (سعید کے بچے مہمانوں کی عزت کرتے ہیں)

٭ جب اسم فاعل کے بعد اس کا مفعول آئے تو جائز ہے کہ اسم فاعل کو تام پڑھیں (یعنی اس پر تنوین اور تثنیہ و جمع کا نون باقی رکھیں) اور مفعول کو لفظاً نصب دیں۔ جیسے ماکنت قاطعۃ أمراحتی تشھدون (میں کسی معاملہ کا قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم لوگ موجود نہ ہو) وادعوہ مخلصین لہ الدّینَ، یا اسم فاعل کو مضاف بنا کر مفعول کو لفظاً مجرور پڑھیں۔ جیسے إن اللّٰہ فالق الحبِّ والنّوٰی۔ (بیشک اللہ پھاڑنے والا ہے دانے کو اور گٹھلیوں کو) إنا مرسلوا الناقۃِ فتنۃً لھمْ

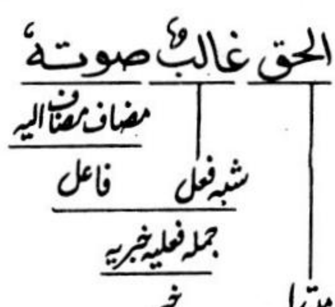
٭ یعنی اگر اسم فاعل پر ال داخل ہو تو اس کے واسطے کوئی شرط نہیں اور ال موصولہ

کہلائے گا۔ جیسے جاء المعطی المساکینَ اُمس أو الأن اوغداً، لیکن اگر اسم فاعل ال سے خالی ہے تو اس کے عمل کے لئے ۲ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱- حال یا استقبال کے معنی پر دلالت کرے۔

۲- اس کی ترکیب مندرجہ ذیل میں سے کسی صورت میں آئے۔

(۱) اس سے پہلے نفی ہو۔ جیسے ماقادِمٌ أبوك غداً، (۲) اس پر استفہام داخل ہو۔ جیسے أمُسَافرٌ صدیقُك الیوم، (۳) وہ صفت بنے۔ جیسے خرج رجلٌ بائعٌ بعیرًا، (۴) وہ حال واقع ہو۔ جیسے ساخُطُبُ مثیرًا القومَ علی الجھاد، (۵) وہ صلہ واقع ہو۔ جیسے قابلت الذی منوّرةٌ کتبُہ العالمَ، (٦) وہ خبر واقع ہو۔ جیسے الحق غالبٌ صوتہ۔



٭ اسم فاعل کے معمول کو اس پر مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے زیدٌ خالداً ضاربٌ، لیکن جب اس پر ال آئے یا اضافت کی وجہ سے مجرور ہو تو پھر تقدیم جائز نہیں ہوگی جیسے ھذا المکرمُ حامداً، ھذا ولدُ مکرمِ حامدٍ،

٭ اسم فاعل واحد ہو یا تثنیہ و جمع ہر حال میں عمل کرتا ہے۔ البتہ اضافت کی صورت میں نون تثنیہ و جمع گر جائیں گے۔ جیسے هما ضاربان زیدًا یا هما ضاربا زیدٍ، وغیرہ۔

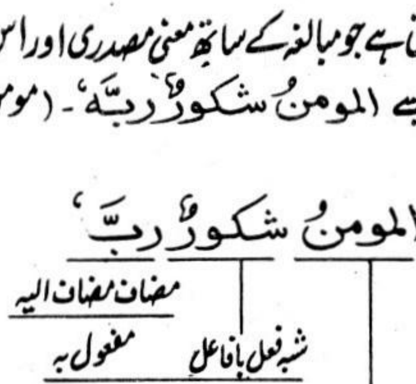
حل لغات :

مثیرًا ۔ بھڑکاتے ہوئے۔ قابلتُ۔ میں نے ملاقات کی،

سبق (۴۴)

اسمِ مبالغہ

یہ وہ اسم مشتق ہے جو مبالغہ کے ساتھ معنی مصدری اور اس کے کرنے والے پر دلالت کرے۔ جیسے المومنُ شکورٌ ربَّہٗ۔ (مومن اپنے رب کا بہت شکر گذار ہے)



٭ یہ بھی اپنے فعل کے مثل عمل کرتا ہے۔ اور اس کے عمل کیلئے بھی وہی تمام شرطیں لازم ہیں جو اسم فاعل کے سلسلہ میں مذکور ہوئیں۔ اس کے حسب ذیل اوزان کثیر الاستعمال ہیں۔

١۔ فَعُول۔ المومنُ شکورٌ رَبَّهُ ،
٢۔ مِفْعَال۔ الکریم مِنْحَارٌ إبلَه لضیوفِہِ ،
٣۔ فَعَّال۔ العاقل ترّاكٌ صحبةَ الأشرار ،
٤۔ فعیل۔ إنّ الله سمیعٌ دعاءَ المظلوم ،
٥۔ فَعِلٌ۔ کُنْ حذِرًا أصدقاءَ السّوءِ ،

مَشقیں

١۔ نیچے دیے گئے جملوں میں اسم فاعل اور اسم مبالغہ کا عمل بتائیے۔

القائد المسلم خواض جیشہ المعرکة ، لست بالجاحد فضلکم، الملك مِقدامٌ ابنُہ عند مواجھة العدو، أُخوك معطی الناس حقوقھم، أمنجزٌ أنتم وَعُدَکُمْ، إن الجَبَان لھیّاب لقاءالعدو، خیرالعمال العلیمُ بأسرار مھنته،

٢۔ خالی جگہوں میں مناسب مفعول لائیے۔

الغنی منفق........، لا أُحب الخائنین........،
النفس محبّةٌ........، الکریم معطاءٌ........،
نحن واجدون........، الشجاع حمّالٌ........،
ما منجزأخوك........،

٣۔ نیچے دیئے گئے کلمات کو عامل بنا کر جملوں میں استعمال کیجیے۔

غفورٌ ، غدّارٌ ، قنوع ، الظالم ، محتال ، سائل ،

محسن، المضل،

۴۔ ترکیب کیجئے۔

الفلاح حارث ثورُہ الأرض،

الکاتم سرّ إخوانه محبوب،

حلِ لغاتُ :

مِنحار۔ بہت زیادہ ذبح کرنے والا۔ خوّاضُ المعرکة۔ بہت زیادہ معرکہ سر کرنے والا، جاحد۔ انکار کرنیوالا، مِقدام۔ بہت پیش قدمی کرنے والا، مواجهة۔ سامنا، مُنجِز۔ پورا کرنے والا، مِهنة۔ پیشہ۔ الجبان۔ بزدل، هیّاب۔ بہت ڈرنے والا، محتالؒ۔ بہت حیلہ کرنے والا، قنوع۔ بہت قناعت کرنے والا،

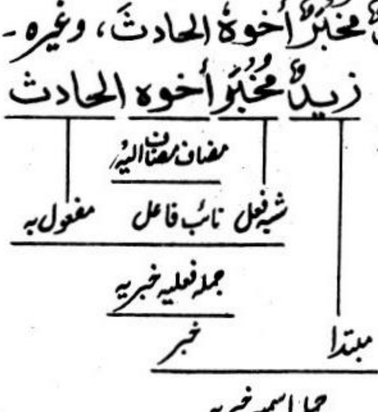
سبق (۴۵)

اسمِ مفعول

یہ وہ اسمِ مشتق ہے جو معنیٔ مصدری اور اس ذات پر دلالت کرے جس پر اس مصدر کا فعل واقع ہو۔

* یہ فعل مضارع مجہول کی طرح عمل کرتا ہے اور نائب فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے هذا عملٌ معروفةٌ قیمتُهٗ (یہ ایسا عمل ہے جس کی قیمت معلوم ہے)

* اگر اسم مفعول کا فعل مضارع متعدی بدو مفعول ہو تو یہ مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے۔ جیسے زیدٌ مُخبَرٌ اُخوهٗ الحادثَ، وغیرہ۔



٭ یہ بھی کبھی ال موصولہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور کبھی اضافت کے ساتھ اور کبھی ان دونوں سے خالی۔ جیسے یفوز المهندسُ المحمودُ خُلُقُهُ (قابلِ تعریف اخلاق کا انجینیر کامیاب ہوگا) استقبل رجلا مجهولَ الجنسيّة، هذا عالِمٌ معروفٌ كرَمُهُ،

٭ اس کے عمل کے لئے انھیں شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے جو اسم فاعل میں مذکور ہوئیں۔

٭ اسم مفعول کی اضافت اس کے معمول کی طرف جائز ہے بشرطیکہ معمول اس سے متصل ہو۔ جیسے إنّ أولياءَ اللهِ منصورٌ جندُهم، یا إنّ أولياءَ اللّهِ منصورُ الجندِ،

مشقیں

١۔ ذیل کی عبارت پر اعراب لگائیے اور اسم مفعول کے معمول بتائیے۔

صديقي حامدٌ معروفة أخلاقه بين الناس، يومًا دعانا إلى منزله لمأدبة الشاي فكانت غرفة الاستقبال مزدانة جدرانه بالنقوش، مفروشة بفاخر السجادات، مكسوة أرائكه حريرًا، مزينة الأبواب، مُرَتَّبة الأثاث، وكان الخدم مستعدون، فرحّب بنا ترحيبًا حارًّا، وضيّفنا ضيافة محمودة،

٢۔ خالی جگہوں میں اسم مفعول لائیے۔

الأشجار------أغصانها، الصديق المخلص------؛
---------أخوه مريض، البلد----------الطريق؛
المنزل----------أثاثه، الحكومة --------وزرائها،

۳- ترکیب کیجیے۔

المجدُ ممنوح جائزة، الصدیق معتوب علیه،
البیت مفتوح الأبواب، المسمّی هشاماً أخی، ما مسموح
دخول الطلبة،

حل لغات:

مجهول الجنسیّة۔ نامعلوم شہریت کا، رَحَّبَ۔ استقبال کیا، أرائك۔
مسہری، المجد۔ محنتی، مُزْدَانَة سجا ہوا، فاخر السجادات
عمدہ قالینیں۔ جائزة۔ انعام، ممنوح۔ دیا جانے والا، مأدبة الشای۔
چائے پارٹی۔

سبق (۴۶)

صفت مشبہ باسم الفاعل

یہ وہ صیغہ صفت ہے جو فعل لازم سے مشتق ہو اور موصوف میں پائیداری کے ساتھ کسی معنی کے وجود پر دلالت کرے۔ اس کے اوزان بہت ہیں ان میں مشہور حسب ذیل ہیں۔

فَعِیلٌ۔ وفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عظیم ،
فَعْلٌ۔ المومن سَمْحُ الخُلُقِ ،
فُعَالٌ۔ المسلم شُجاعٌ عند لِقاءِ العدوِّ ،
فَعَالٌ۔ المشرك جَبَانٌ فی معرکةِ الحق والباطلِ ،
فَعَلٌ۔ مَن ذا الّذی یقرضُ اللہ قرضًا حَسَنًا فیضٰعفه لهٗ ،
فُعُلٌ۔ لاتکن صُلُبًا فتُکْسَرُ ،

❊ صفت مشبہ بھی اسم فاعل کی طرح عمل کرتا ہے لیکن لازم ہونے کی وجہ سے اسکا مفعول بہ نہیں آتا۔ یہ کبھی ال کے ساتھ آتا ہے کبھی اس سے خالی، استعمال کی حسب ذیل

صورتیں زیادہ معروف ہیں۔

العِنَبُ حُلوٌ مذاقُہٗ۔ اُکلتُ العنبَ الحُلوَ مَذاقُہٗ۔ معمول فاعلیت کی وجہ سے مرفوع۔

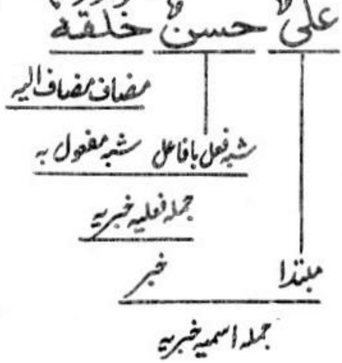
العِنَبُ حلوٌ المذاقَ ۔ اُکلتُ العنبَ الحلوَ المذاقَ۔ معمول معرفہ شبہ مفعولیت کی وجہ سے منصوب،

العنبُ حلوٌ مذاقًا ۔ اُکلتُ العنبَ الحلوَ مذاقًا۔ معمول نکرہ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب،

العنبُ حلوُ المذاقِ۔ اُکلتُ العنبَ الحلوَ المذاقِ۔ معمول اضافت کی وجہ سے لفظًا مجرور

٭ صفت مشبہ پر ال داخل ہو یا نہ ہو شبہ مفعول کو نَصْب دینے کی صورت میں اسم فاعل کی بحث میں مذکور کسی معتمد کا ہونا لازم ہے۔ بقیہ صورتوں میں عمل کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ جیسے عليٌّ حسنٌ خُلُقَہٗ۔

٭ صفت مشبہ کا معمول اس پر مقدم نہیں ہوتا۔



مشقیں

۱۔ نیچے دیئے گئے جملوں میں صفت مشبہ کا معمول بتائیے اور اعراب لگائیے۔

النیل عذب ماءہ کثیر فیضانہ، التمساح یالف

المواطن الشديدة حرارتها، وهو سريع العَدْو، قوي الأظفار والأسنان، الخُفّاش حيوان عجيب خلقا، طويل عمرًا، يطير بغير ريش ولا يبصر في النهار، أحب كريم الطباع، أما السيئ أخلاقا فإني أكرهه۔

٢۔ نیچے لکھی عبارت میں خالی جگہوں کو صفت مشبہ کے مناسب معمول سے پر کیجیے اور اعراب لگائیے۔

الطاؤوس طائر بديع ----- جميل -----، يربيه الناس للزينة والتمتع بمرآه لا للذبح والغذاء فإن لحمه جاف صلب عسر-----، ريشه ذو ألوان زاهية عجيب -------، وله جناحان لا يساعدانه على الطيران إلا قليلا،

٣۔ ترکیب کیجئے۔

هو الرجل الكريم ، الفائز قرير العين، الخطيب طلق لسانه،

حل لغات :

سمح الخُلُق۔ سخی اخلاق والا۔ جَبَان۔ بزدل، صُلْبٌ۔ سخت، مذاق۔ ذائقہ، تمساح۔ گھڑیال، الخُفّاش۔ چمگادڑ، بديع۔ انوکھا، مرآى۔ دیکھنا، جاف۔ خشک عسر۔ مشکل، قرير العين۔ ٹھنڈی آنکھ والا، طَلْقُ اللسانِ۔ خوش بیان، يألف۔ مانوس ہوتا ہے،

※ ※ ※

سبق (۴۷)

اسمِ تفضیل

وہ اسم مشتق ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دو چیزیں آپس میں کسی صفت میں مشترک ہیں لیکن ان میں سے ایک دُوسرے پر اس صفت میں بڑھی ہوئی ہے۔ جیسے الشمسُ اَکبرُ منَ الاُرضِ (سورج زمین سے بڑا ہے)

اَلشّمسُ اَکبر مِنَ الاُرضِ

جار مجرور

شبہ فعل با فاعل متعلق شبہ فعل

جملہ فعلیہ خبریہ

خبر مبتدا

جملہ اسمیہ خبریہ

* جس میں صفت کی زیادتی ہو وہ مفضل اور جس کے مقابلہ میں زیادتی ہو وہ مفضل علیہ کہلاتا ہے۔ جیسے زیدٌ اُفضلُ من خالدٍ، اس میں زید مُفَضّل

اور خالد مُفَضَّل علیہ ہے۔ یہ ۴ طریقوں سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ ال اور اضافت سے خالی۔ جیسے العلمُ أنفع مِنَ المَالِ، المحاکمُ أقوی من الحکوماتِ، اس صورت میں اسم تفضیل کا صیغہ ہر حال میں واحد مذکر آئے گا اور مفضل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔ نیز مفضل علیہ مِن کے ذریعہ وجوبًا مجرور ہوگا۔

* کبھی قرینہ پائے جانے کی وجہ سے مِن مفضل علیہ کے ساتھ حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے اللہ أکبر،

۲۔ ال کے ساتھ۔ اس صورت میں اسم تفضیل کا موصوف کے مطابق ہونا لازم ہے اس کا مفضل علیہ مذکور نہیں ہوتا۔ جیسے الوَلَدُ الأکبَرُ ذکیٌّ، البقراتُ الکُبرَیاتُ ثمیناتٌ، وغیرہ،

۳۔ نکرہ کی طرف مضاف ہو کر۔ جیسے الکتابُ أفضلُ صدیقٍ، رجالُ العلمِ أنفعُ رجالٍ ۔ اس صورت میں اسم تفضیل کو واحد مذکر لانا اور وحدت و جمعیت میں مضاف الیہ اور مفضل کی مطابقت واجب ہے۔

۴۔ معرفہ کی طرف مضاف ہو کر۔ جیسے عائشۃ أفضلُ النِّساءِ، اس صورت میں اسم تفضیل کو موصوف کے مطابق رکھنا اور واحد مذکر لانا دونوں جائز ہے۔ جیسے مکۃُ والمدینۃُ أشرفُ المدنِ أو أشرفا المدنِ، الأنبیاءُ أفضلُ الناس أو أفاضِلُ الناسِ،

* اخیر کی تینوں صورتوں میں مِن کا لانا منع ہے۔

* اسم تفضیل ضمیر مستتر کو فاعلیت کی بنا پر رفع دیتا ہے۔ اسم ظاہر کو رفع دینا

بہت قلیل ہے اور اس کے لئے ۳ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔
(۱)۔ اس سے پہلے نفی، نہی یا استفہام ہو۔
(۲)۔ وہ اسم ظاہر کسی ایسی ضمیر سے متصل نہ ہو جو موصوف کی طرف راجع ہو۔
(۳)۔ وہ اسم ظاہر ایک اعتبار سے مفضل بنے اور دوسرے اعتبار سے مفضل علیہ
جیسے أرأیت رجلاً أشدَّ فی قلبہِ العطفُ منہ فی قَلْبِ أخی
اس میں العطف اسم ظاہر أشد کا فاعل ہے جو قلبِ رجل کے اعتبار سے مفضل علیہ
قلبِ أخ کے اعتبار سے مفضل ہے۔

مشقیں

۱۔ نیچے لکھے جملوں میں اسم تفضیل کے استعمال کی مختلف شکلیں بتائیے۔

الدار الکبریٰ جمیلۃ ، العلوم التی نلقینا ھا فی المدرسۃ أنفع علوم ، أفضل الخلال حفظ اللسان ، ولتجد نھم أحرص الناس علی حیاۃ ، قل نار جھنم أشد حرًّا لو کانوا یفقھون ، لا إلہ إلا ھو لہ الأسماء الحسنیٰ ، الید العلیا خیر من الید السفلیٰ ، مامن أرض أجود فیھا البھارات منہ فی أرض الھند

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات کو اسم تفضیل کی چاروں صورتوں میں جملوں میں استعمال کیجیے۔

أجمل ، أطول ، أصغر ،

۳۔ ذیل کے جملوں میں مفضل کو تثنیہ اور جمع لاکر عبارت میں ضروری تبدیلی کیجیے۔

ھذا الولد أکبر إخوتہ ، ھٰذہ البنت أسعد البنات حظًا۔

۴۔ خالی جگہوں میں اسم تفضیل لائیے۔

موت فی قوّة ------ من حیاة فی ذل،

------------ الدیانات الاسلام المکانة ------------

مطلوبة للجمیع، إن المشرکین ------ الناس معاشرة،

۵۔ ترکیب کیجئے۔

التاج محل أجمل بناء فی اسیا۔

الحدید أنفع من الذهب،

الدار الکبری جمیلة،

حل لغات:

خِلال۔ عادت، المحاکم۔ عدالتیں،

أجود۔ زیادہ بہتر، تَلَقّینا۔ ہم نے حاصل کیا،

حظ۔ قسمت، عطف۔ شفقت،

بَهَارات۔ مسالے،

سبق (۴۸)

اَسماءُ الأفعالُ

اسمِ فعل وہ کلمہ ہے جس میں مبالغہ کے ساتھ فعل کے معنی پائے جاتے ہیں لیکن فعل کی علامتیں موجود نہیں ہوتیں، جیسے 'آمین (قبول کرلے)

● وَضع (بناوٹ) کے اعتبار سے اس کی ۳ قسمیں ہیں، (۱) قیاسی، (۲) مُرتَجَل (۳) منقول۔

① **قیاسی** وہ اسماء افعال ہیں جو ہر تام متصرف فعل ثلاثی سے اَمر کے معنی کے لئے فَعَالِ کے وزن پر بنا لئے جاتے ہیں جیسے تَرَكَ سے تَرَاكِ بمعنی اُترُكْ. ذَهَبَ سے ذَهَابِ بمعنی اِذْهَبْ،

② **مرتجل** وہ اسماء افعال ہیں جو ابتدا ہی سے اسی صورت میں پائے گئے ہوں جیسے شَتَّانَ، هَيْهَاتَ وغیرہ

③ **منقولُ** وہ اسماء افعال ہیں جو مصدر یا ظرف یا جار مجرور سے منتقل ہو کر فعل کے معنی پر دلالت کرنے لگے ہوں جیسے رُوَيْدًا (ٹھہرو) أَمَامَكَ (آگے بڑھو) إِلَيْكَ عَنِ الذُّنوبِ (گناہوں سے دور رہو) اس میں تینوں کلمات بالترتیب مصدر، ظرف اور جار مجرور سے منتقل ہو کر فعلِ امر کے معنی میں مستعمل ہیں۔

الیك عن الذنوب

مجرور	جار	الیك
متعلق اسم فعل		اسم فعل بافاعل

جملہ فعلیہ انشائیہ

● زمانہ کے اعتبار سے اس کی ۳ قسمیں ہیں (۱) اسم فعل ماضی (۲) اسم فعل مضارع (۳) اسم فعل امر۔ ان میں معروف حسب ذیل ہیں۔

ماضی - هَيْهَاتَ (بَعُدَ) دور ہوا۔ هَيْهَاتَ النجاحُ بلا عملٍ (دور ہے کامیابی بغیر عمل کے)

شَتَّانَ (افترق) فرق ہوا۔ شتان مابينَ العلمِ والجهلِ (علم اور جہل میں کتنا فرق ہے)

سَرْعَانَ (سرُعَ) جلدی کی۔ سرعانَ مَا اكْفَهَرَّتِ السّماءُ ولَمَعَ البرقُ،

مضارع - أُفٍّ (أَتَضَجَّرُ) میں برا سمجھتا ہوں، أُفٍ لكم ولِمَا تَعبدون مِنْ دونِ الله

قَطْ (يكفى) کافی ہے۔ اِجْلِسْ فَقَطْ، (صرف بیٹھ جاؤ)

وَیْ (أَتَعَجَّبُ) مجھے تعجب ہے۔ وَيْكَأَنَّهُ لايُفْلِحُ الكفرُوْنَ،

وَاهًا (اتعجب) " وَاهًا لِأُنَاسٍ يَعْبُدُونَ غيرَ اللهِ

اَمْر - صَهْ (اسكت) خاموش رہو۔ صَهْ عَمّا يَشِيْنُكَ من الكلام

آمين (اِسْتَجِبْ) قبول کرلے۔ اللّٰهمَّ اغْفِرْ لَنَا آمين،

حَيَّ (أَقْبِلْ) آؤ۔ حَيَّ على الصّلوة،

هَيَّا (أَسرِعْ) جلدی کرو۔ هَيَّا بنا إلى الصّلوة، (ہمارے ساتھ جلدی آؤ نماز کی طرف)

هَيْتَ (أسرعْ) جلدی کرو۔ غلقت الأبواب وقالت هيت لك،

هَلُمَّ إلیٰ (تعَال) آؤ۔ والقائلین لإخوانهم هَلُمَّ إِلَيْنَا
هَلُمَّ کذا (اُحضِر) لاؤ۔ قُلْ هَلُمَّ شهداءَکم
مَهْ (انْکَفِفْ) رک جاؤ۔ مه عمّا تقول من الإفكِ
هَاكَ (خُذْ) لو۔ هَاكُمُ البُرهانَ علیٰ ما أقولُ
إِلَيْكَ (تباعَدْ) دور رہو۔ إليك عن الرّذائل۔ (دور رہو برائیوں سے)
إِلَيْكَ كذا (خُذ) لو۔ إليكم مُلَخَّصًا للدرسِ (لو سنو سبق کا خلاصہ)
عَلَيْكَ (اِلْزَمْ) لازم سمجھو۔ عليك بالرفقِ فی مُعَامَلَةِ الحَيَوانِ
رُوَيْدَكَ (تَمَهَّلْ) ٹھہرو۔ رُوَيْدَكَ يا أَخِي (ٹھہرو اے میرے بھائی)
بَلْهَ (اُتْرُكْ) چھوڑدو۔ اِصْفَحْ عن زَلّاتِ الأعداءِ بَلْهَ الأَصْدِقَاءَ
أَمَامَكَ (تَقَدَّمْ) آگے بڑھو۔ أمَامَكَ أيُّها الجندیُّ (آگے بڑھو اے فوجی)
مَكَانَكَ (اُثْبُتْ) رکو۔ مَكَانَكَ أيُّهَا اللّصُّ (رکو اے چور)
دُونَكَ (خُذ) لے لو۔ دونك كتابَ الله فاقْرأْهُ

● اسماء افعال واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث سب کے لئے ایک ہی شکل میں استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ جن کے آخر میں کاف خطاب لگا ہے وہ مخاطب کے مطابق بدلتا رہتا ہے جیسے إليك، إليكما وغیرہ۔

● اسماء افعال میں جن افعال کے معنی پائے جاتے ہیں انھیں کی طرح عمل بھی کرتے ہیں لیکن ان کا معمول ان پر مقدم نہیں ہوتا۔

اسماءِ اصوات: وہ الفاظ جن سے حیوانات کو ڈانٹا یا بلایا جاتا ہے یا جمادات کی آوازوں کی حکایت کی جاتی ہے اسماءِ اصوات کہلاتے ہیں۔ یہ اپنی اصلی حالت

پر مبنی پڑھے جاتے ہیں جیسے بکری کو ڈانٹنے کے لئے ھُشْ ، کتّے کے لئے ھَجْ ' اونٹنی کے لئے حَلْ ، اونٹ بٹھانے کے لئے نَخْ ، مرغ کو چارے پر بلانے کیلئے حاحاً گھڑی کی آواز طَقْ ، وغیرہ۔ ان میں کوئی ضمیر نہیں ہوتی ہے۔

مشقیں

۱۔ نیچے لکھے جملوں کا ترجمہ کیجئے اور زمان و وضع کے اعتبار سے اسماءِ افعال میں تمیز کیجئے۔

أمامکم فإن الحیاۃ جهاد ، سماع نُصْحَ والدیك ، هلم إلى التعلم یاشباب، سرعان ما انتشر الجراد فی الأرض، صه إذا قرئ القرآن الکریم، هیا إلى العمل النافع، إلیك عنی یاکذّاب ، هاکم رأیی فی هذا الموضوع ، شتان ما بین السخاء والإسراف،

۲۔ ترکیب کیجئے۔

إلیکم موجز الأخبار ، صه فقد بدأ الدرس، وی لمن لا یجتهد فی العمل،

حل لغات :

إفك۔ جھوٹ، بُرھان۔ دلیل، مُلَخّص۔ خلاصہ، جراد۔ ٹڈی، مُوجز۔ مختصر، زَلّات۔ لغزشیں،

سبق (۴۹)

اضافت

ایک اسم کی نسبت دُوسرے اسم کی طرف کرنے کو اضافت کہتے ہیں۔
جیسے غُلَامُ حَامِدٍ، هُوَ قَاتِلُ مَحْمُوْدٍ وغیرہ اس کی دوٗ قسمیں ہیں لفظی، معنوی،

اِضافتِ لفظی : اس اضافت کو کہتے ہیں جس میں مضاف صفت کا صیغہ ہو اور مضاف الیہ اس کا معمول ہو۔

یہ مندرجہ ذیل شکلوں میں آتا ہے،

(۱) اسم فاعل کی اضافت اسکے مفعُول بہ کی طرف جیسے هومکرِمُ النّاسِ

هو مکرم الناس

مکرم: مضاف — الناس: مضاف الیہ

شبہ فعل یا فاعل، مفعول بہ

جملہ فعلیہ خبریہ

هو: مبتدا — مکرم الناس: خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

(۲) اسم مبالغہ کی اضافت اس کے مفعول بہ کی طرف، جیسے محمودٌ شرّابُ العَسَلِ

(۳) اسم مفعول کی اضافت اس کے نائب فاعل کی طرف جیسے۔ انصُر رجلاً مضُومَ الحقِ (ایسے آدمی کی مدد کرو جس کا حق مارا گیا ہو،)

(۴) صفت مشبہ کی اضافت اس کے فاعل کی طرف جیسے أَنْتَ كَرِيمُ الأَصْلِ

● اضافتِ لفظی سے تعریف یا تخصیص کا فائدہ نہیں ہوتا بلکہ الف لام، تنوین اور تثنیہ و جمع مذکر سالم کے نون کے حذف ہو جانے کی وجہ سے صرف لفظی تخفیف کا فائدہ ہوتا ہے

اضافتِ معنوی : اس اضافت کو کہتے ہیں جس میں مضاف صفت کا صیغہ نہ ہو یا اگر ہو تو مضاف الیہ اس کا معمول نہ ہو جیسے غلامُ زیدٍ، بارئُ الوجودِ، مصلحُ القومِ

● اضافتِ معنوی میں مضاف الیہ پر من، فی، ل، میں سے کوئی حرف عموماً حسبِ ذیل مواقع پر مقدر ہوتا ہے۔

من۔ جب مضاف الیہ مضاف کا جز ہو جیسے خاتم حدیدٍ، ثوب حریرٍ

فی۔ جب مضاف الیہ مضاف کے لئے ظرف ہو جیسے صلوٰۃُ العصرِ، درسُ الماءِ

ل۔ جب مضاف مضاف الیہ کی ملکیت ہو جیسے کتابُ خالدٍ، ثلاجۃُ زبیرٍ

● اضافتِ معنوی میں اگر مضاف الیہ معرفہ ہے تو تعریف کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، اور اگر نکرہ ہے تو تخصیص کا، جیسے بیتُ الجارِ (معین پڑوسی کا گھر) بیتُ جارٍ (کسی پڑوسی کا گھر)

● مضاف ہمیشہ اسم ہوتا ہے جبکہ مضاف الیہ کبھی جملہ خبریہ بھی ہوتا ہے جو مفرد کے حکم میں ہوتا ہے جیسے زُرْتُهُ يَوْمَ زَارَهُ الأُسْتَاذُ، مررتُ إِذِ الجنودُ غافلون۔ اس میں إذ مضاف اور مابعد جملہ اس کا مضاف الیہ ہے،

● مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے جبکہ مضاف کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے جیسے جاءَ ضیفُ خالدٍ، نصرتُ خادمَ محمودٍ، ولدُهُ صالحٌ،

● کچھ اسماء ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں جن میں معروف حسبِ ذیل کلمات ہیں۔

کِلا ، کِلتا ، لَدی ، لَدُن ، عند ، سِوی ، بَیْنَ ، مِثْل ، ذات ، ذُوْ مع ، سائر ، إذا ، إذ ، حیثُ ، لمّا ان میں آخر کے چاروں ہمیشہ جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں، جیسے اِجلس حیث العلمُ موجودٌ ، إذا جاء علیٌّ فاکرمتہٗ لماجاءَ خالدُ اُعْطیتُہٗ وغیرہ۔

* مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد آتی ہے جیسے بابُ البیتِ الواسعُ جمیلٌ۔ (گھر کا چوڑا دروازہ خوبصورت ہے)

بابُ البیتِ الواسعُ جمیلٌ

مضاف مضاف الیہ

موصوف صفت

مبتدا خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

* کبھی ایک ہی لفظ ماقبل کا مضاف الیہ اور مابعد کا مضاف واقع ہوتا ہے۔ اس صورت میں اس پر مضاف و مضاف الیہ دونوں کے لازمی احکام جاری ہوتے ہیں جیسے کتبت رسالۃَ صدیقِ خالدٍ اس میں صدیق مضاف الیہ مضاف ہے

مشقیں

۱۔ اضافت لفظی اور معنوی کا فرق بتائیے۔

۲۔ مندرجہ ذیل جملوں میں لفظی اور معنوی اضافت میں تمیز کیجئے۔

كُلُّ نَفَسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ، إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ ، إنا مرسلو الناقة ، هو ناصر القوم بالأمس ، أتراكُ الضغينة محبوبٌ؟

۳۔ مقدر حروف جر واضح کیجئے۔

ترنيمة الصباح ، فوطة قطن ، شنطة الأستاذ ، كيس بلاستيك طاقية حامد ، نجم النهار ،

۴۔ خالی جگہوں پر مضاف کے مناسب صفت لائیے اور اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔

بقرة سعد---------- ، مكيف السيارة------------ ،

لون الثوب ---------- ، ساعة فضة ----------- ،

۵۔ نیچے لکھے الفاظ کو مضاف بنا کر خالی جگہوں میں بھریئے۔

الركاب ، المسلمون ، العينان ، السنان' الطالبان ، المجاهدون ،

-------- القطار نازلون ، ----------- الهند صالحون ،

-------- الظبي لامعان ، ---------- الرمح حاد ،

سلمت على ------ مدرسة ، زرت ------ أفغانستان ،

٦۔ ترکیب کیجئے۔

قرأت كتابَ أستاذِ محمودٍ ، انكسر كأسُ الزجاجِ الثمينُ ، سقط قلمُ الرجلِ الطويلِ ،

حل لغات :

ثَلّاجَة - فرج ، ضغينة - کینہ ، ترنيمة - لوری ، فُوْطَة - تولیہ ، شَنْطَة - بیگ ، اٹیچی ، كِيْس - تھیلا ، طَاقِيَة - ٹوپی ، مُكَيِّف - ایرکنڈیشن ،

سبق (۵۰)

معارف

ضمائر

ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے۔
اس کی ۲ قسمیں ہیں ① بارز جیسے ھُوَ، أنت ② مستتر جیسے کُلْ (أنت)

ضمیرِ بارز

ضمیر بارز کی ۲ قسمیں ہیں ① منفصل ② متصل

ضمیر منفصل: وہ ضمیر ہے جو جملہ کے شروع میں یا إلا کے بعد آسکے اور مستقل بالذات ہو، یہ ۲۴ ضمیریں ہیں، ان میں ۱۲ ضمیریں حالتِ رفعی کے لئے ہیں اور وہ ہیں
ھُو، ھُما، ھُم، ھِیَ، ھُنَّ، أنتَ، أنتما، أنتم، أنتِ، أنتن، أنا، نحن،

❋ یہ ضمیریں محل رفع میں آتی ہیں، چنانچہ کبھی مبتدا واقع ہوتی ہیں جیسے أنت البدرُ کبھی خبر جیسے ھذا أنت اور إلا کے بعد کبھی فاعل جیسے ماقام إلا أنـا، یا نائب فاعل جیسے ماضُرِبَ إلاھو، یہ سب مرفوع منفصل کہلاتی ہیں۔

● ۱۲ ضمیریں حالتِ نصبی کیلئے ہیں۔ إیّاہ، إیّاھما، إیّاھم، إیّاھا، إیّاھنّ، إیّاكَ، إیّاکما، إیّاکم، إیّاكِ، إیّاکن، إیّای، إیّانا،

❋ یہ ضمیریں محلِ نصب میں آتی ہیں اور مفعول بہ مقدم بنتی ہیں جیسے إیاك نعبدُ یا إلا

کے بعد مفعول بہ غیر مقدم جیسے ماقابلتُ إلا إیاك ، کبھی مفعول معہ بنتی ہیں جیسے ذھبتُ وإیاك، کبھی کسی منصوب کا معطوف جیسے إنی وإیاك لمتفقان' یہ ضمیریں منصوب منفصل کہلاتی ہیں۔

ضمیر متصل - وہ ضمیر ہے جو مستقل بالذات نہ ہو بلکہ لفظ کے آخر میں متصل ہو کر آئے اور إلاّ کے بعد نہ آسکتی ہو۔ یہ کل ۹ ضمیریں ہیں۔ ان میں ۵ حالتِ رفعی کے لئے خاص ہیں۔

(١) الف تثنیہ ۔ فعلا ، یفعلان ، تفعلان ، إفعلا ،

(٢) واو جماعہ ۔ فعلوا ، یفعلون ، تفعلون ، إفعلوا ،

(٣) نون نسوۃ ۔ یَفْعَلْنَ ، تَفْعَلْنَ ، إفْعَلْنَ ، فَعَلْنَ ،

(٤) تاء متحرکہ ۔ فَعَلْتُ ، فَعَلْتُمَا ، فعلتم ، فَعَلْتُنَّ ،

(٥) یاء مخاطبہ ۔ تَفْعَلِینَ ، إفْعَلِی ،

٭ یہ ضمیریں فعل سے متصل ہو کر آتی ہیں اور صرف فاعل یا شبہ فاعل (نائب فاعل افعالِ ناسخہ کا اسم) واقع ہوتی ہیں اور مرفوع متصل کہلاتی ہیں۔

● ۳ ضمیریں نصبی اور جری دونوں میں مشترک ہیں

(١) "ی" متکلم جیسے رَبِّیْ أکْرَمَنِیْ ۔ اس میں رب سے متصل ضمیر اضافت کی وجہ سے مجرور ہے اور فعل کے ساتھ لگی ہوئی مفعولیت کی وجہ سے منصوب ہے۔

(٢) "كَ" مخاطب جیسے لَا یَنْفَعُكَ إلَّا عَمَلُكَ پہلی ضمیر منصوب اور دوسری مجرور ہے

(٣) ہ، ھا غائب جیسے مَنْ تَتَفَرَّغ لِعَمَلِهَا تُكْمِلْهُ، پہلی ضمیر مجرور اور دوسری منصوب ہے

٭ یہ ضمیریں فعل، اسم یا حرف کے ساتھ متصل ہو کر آتی ہیں اور کبھی فعل کا مفعول بہ اور حروفِ ناسخہ کا اسم واقع ہوتی ہیں اور منصوب متصل کہلاتی ہیں، کبھی کسی اسم کا مضاف الیہ یا حروفِ جر کا مجرور ہوتی ہیں اور مجرور متصل کہلاتی ہیں۔

● ایک ضمیر حالتِ رفعی، نصبی اور جری تینوں میں مشترک ہے اور وہ ہے "نا" جیسے رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا ۔ اس میں نا پہلی جگہ مجرور دوسری جگہ منصوب اور تیسری جگہ مرفوع ہے۔

٭ یہ اسم، فعل اور حرف تینوں سے متصل ہو کر آتی ہے اور کبھی محل رفع میں فاعل، نائب فاعل یا افعالِ ناسخہ کا اسم واقع ہوتی ہے اور اس کے ماقبل فعل کا حرف آخر ساکن ہوتا ہے جیسے أَكْرَمْنَا، أُكْرِمْنَا کبھی محل نصب میں واقع ہو کر مفعول بہ بنتی ہے اور اس وقت اس کے ماقبل فعل کا حرف آخر متحرک ہوتا ہے جیسے أَكْرَمَنَا، کبھی اسم ظاہر کا مضاف الیہ یا جار کا مجرور ہو کر محل جر میں واقع ہوتی ہے اور تمام صورتوں میں اپنے محلِ اعرابی کے اعتبار سے ضمیر مرفوع، منصوب یا مجرور متصل کہلاتی ہے۔

ضمیر مُسْتَتِر

ضمیر مستتر کی ۲ حالتیں ہیں۔ (۱) استتار جوازی۔ (۲) استتار وجوبی۔

(۱) ضمیر مستتر جوازی وہ ہے جس کی جگہ پر اسم ظاہر یا ضمیر بارز کا لانا درست ہو۔

٭ یہ حسب ذیل مقامات پر آتی ہے۔

(۱)۔ فعل کے غائب کے صیغے میں جیسے الطَّائِرُ يُغَرِّدُ (هو)

(۲)۔ اسمِ فعل ماضی میں جیسے إِذَا ذَهَبَ الشَّبَابُ فَهَيْهَاتَ (هو)

(۳)۔ اسمِ فاعل میں جیسے النَّهرُ فَائِضٌ (هو)

(۴)۔ اسم مفعول میں جیسے الصَّبرُ مَحْمُوْدٌ (هو)

(۵)۔ صفتِ مشبہ میں جیسے القَصْرُ فَخْمٌ (هو)

(٢) ضمیر مستتر وجوبی وہ ہے جس کی جگہ اسم ظاہر یا ضمیر بارز کا لانا درست نہ ہو۔

* یہ حسب ذیل جگہوں پر آتی ہے۔

(١) امر حاضر کے صیغہ واحد مذکر میں جیسے قُلِ الحَقَّ،

(٢) مضارع کے صیغہ واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم میں جیسے هَلْ تُحْسِنُ السِّبَاحَةَ، اَعْرِفُ القِصَّةَ، نُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ۔

(٣) اسم فعل مضارع وامر میں جیسے وَيْ كَانَّ المُهْمِلَ لا يَنْجَحُ، صَنًا الجَمِيْلَ

(٤) اسم تفضیل میں جیسے المُشَاهَدَةُ اَصْدَقُ دَلِيْلٍ، (مشاہدہ سب سے سچی دلیل ہے)

(٥) افعال استثناء میں جیسے اَثْمَرَتِ الأَشْجَارُ مَا عَدَا النَّخِيْلَ

(٦) فعل تعجب میں جیسے مَا اَجْمَلَ الرَّبِيْعَ، (کیا ہی خوبصورت ہے موسم بہار)

* ضمیر مستتر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے۔

* جب کسی فعل کے آخر میں یا حرف مِن اور عَن کے بعد "ی" متکلم آئے تو درمیان میں ایک نون وجوبی طور پر لایا جاتا ہے جو اپنے ماقبل فعل یا حرف کے اعراب کو بچاتا ہے اور نون وقایہ کہلاتا ہے جیسے ضَرَبَنِيْ، مِنِّيْ، عَنِّيْ، وغیرہ۔ اسی طرح لَدُنْ یا اِنَّ اور اس کے اخوات کے بعد "ی" متکلم آئے تو درمیان میں نون وقایہ لانا جائز ہے جیسے لَيْتَنِيْ، اِنَّنِيْ، لَدُنِّيْ وغیرہ۔

* کبھی جملے کے شروع میں ایک ضمیر بلا مرجع آیا کرتی ہے اور مفرد مذکر یا مؤنث ہوتی ہے مذکر کو ضمیر الشأن کہتے ہیں اور الشأن کے معنی دیتی ہے جبکہ مؤنث کو ضمیر القصہ کہتے ہیں اور القصہ کے معنی دیتی ہے۔ تذکیر وتانیث میں اس کا اپنے مابعد سے کوئی تعلق نہیں ہوتا جیسے اِنَّهُ زَيْدٌ كَرِيْمٌ بمعنی القِصَّةُ زَيْدٌ كَرِيْمٌ

ھو دھرٌ سالفٌ بمعنی الشأنُ دھرٌ سالفٌ ، ھُوَاللهُ أَحَدٌ وغیرہ۔

مشقیں

١۔ مندرجہ ذیل آیتوں میں ضمائرِ منفصلہ، متصلہ، بارزہ ومستترہ مع اقسام واعراب بتائیے۔
واذکروا نعمة الله علیکم إذ کنتم أعداءً فألف بین قلوبکم فأصبحتم بنعمته إخوانًا، یا أیها الذین آمنوا کلوا من طیّبات ما رزقنٰکم واشکروا لله إن کنتم إیاہ تعبدون۔

٢۔ نیچے لکھے جملوں میں ضمیروں کو بقیہ تمام صیغوں میں بدلیئے اور جملے میں مناسب تبدیلی کیجئے۔
ھو یقول الحق، ھو یعرف صدیقهٗ۔

٣۔ آیتِ کریمہ میں نا ضمیر کی مختلف حالتیں بتائیے۔
ربنا آمنا بما أنزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشٰھدین۔

٤۔ نیچے دیئے جملوں میں ضمائرِ مستترہ اور ان کا حکم استتاری بتائیے اور ترکیب کیجئے۔
صوت الباطل خافِتٌ، ینبغی أن نَعْبُرَ الطریق باحتراس۔ کل طالب مدعو إلی سماع المحاضرة۔ اِدّخر من مالك شیئًا تنتفع به وقت الشدة۔

حل لغات :

السِباحة۔ تیراکی، صَنَاعِ الجمیلَ۔ بھلائی کرو، سالف۔ گذرنے والا، خافت۔ پست، نعبر۔ ہم پار کریں، احتراس۔ چوکنا ہوکر، محاضرة۔ تقریر، اِدَّخر۔ جمع کرلو،

سبق (۵۱)

عَلم

وہ اسم ہے جو کسی معین شئ پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا ہو، یہ لفظ کے اعتبار سے چار طرح کا ہوتا ہے۔ ۱۔ مفرد جیسے زَیْدا ۲۔مرکب اضافی جیسے عبد الله ۳۔مرکب مزجی جیسے بعلبك ۴۔ مرکب اسنادی جیسے شاب قرناها۔

دَلالت کے اعتبار سے اس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اسم : جو کسی فرد کا اصلی نام ہو جیسے فاطمة۔ محمود وغیرہ

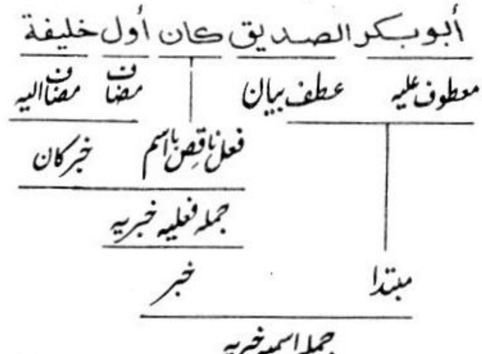
۲۔ کنیت : جس کے شرُوع میں أب ، أم ، إبن الفاظ آویں جیسے ابو القاسم ، امّ أیمن ، ابن عباس۔

۳۔ لقب : جو کسی کی تعریف کے لئے آتے جیسے خالد سیف الله یا برائی کے لئے آتے جیسے سعید ثعلب

ان تینوں قسموں کے استعمال میں ترتیب اس طرح ہوگی۔

اسم اور کنیت میں کوئی ترتیب نہیں ہے، ایک دوسرے کو مقدّم و مؤخر کر سکتے ہیں۔ جیسے ابو الحسن علیؓ بطل یا علیؓ ابو الحسن بطل

لقب اور کنیت میں کوئی ترتیب نہیں ہے، جیسے الصدّیقؓ ابوبکر کان اول خ ىفةٍ۔ ابوبکر الصّدّیق کان اوّل خلیفة



● اسم اور لقب میں ترتیب واجب ہے لہذا اسم پہلے آئے گا اور لقب بعد میں جیسے عمر الفاروق البتہ اگر لقب اسم سے زیادہ مشہور ہے تو ترتیب ضروری نہیں جیسے المسیح عیسیٰ یا عیسیٰ المسیح، عبدُ اللهِ السَّفّاحُ یا السَّفّاحُ عبدُ اللهِ

※ علم مفرد کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے جیسے جاء حامدٌ، رأیت حامدًا، مررتُ بحامدٍ۔

※ علم مرکب اضافی میں پہلا جز عامل کے مطابق اور دوسرا جز مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور رہے گا۔ جیسے جاء عبدُ اللهِ، رَأیتُ عَبْدَ اللهِ، مررتُ بعبدِ اللهِ،

※ علم ترکیب مزجی کے آخر میں اگر وَیْہ ہے تو مبنی علی الکسر پڑھا جائے گا۔ جیسے جاء سیبوَیہِ، رأیت سیبَوَیہِ، مَرَرْتُ بِسیبوَیہِ، اگر ویہ نہیں ہے تو غیر منصرف کا اعراب آئے گا۔ جیسے جاء بَعْلَبَكُّ، رأیت بَعْلَبَكَّ، مررتُ ببَعلَبَكَّ وغیرہ

※ اگر علم مرکب اسنادی ہے تو اس کو ہر حال میں حرکت حکائی آئے گی۔ جیسے

جاء الخَبَرُ نازلٌ ، رأيت الخَبَرُ نازلٌ ، مررت بخَبَرُ نازلٌ

مشقیں

١۔ نیچے دیے جملوں میں اسم، کنیت، لقب، مفرد اور مرکب کے اقسام بتائیے۔

أبوبكر الصديق رضي الله عنه قضى على الرِّدّة ، صنّف سيبويه "الكتاب" في النحو، شاهدت بعلبك ودهشت من آثارها، من شعراء الجاهلية تأبّط شراً ، صلاح الدّين طهّر أرض الشام من الصليبيين ، فاق ابن هشام على كثير من النحويين ،

٢۔ نیچے لکھے اسماء کو حالت رفعی، نصبی اور جری میں استعمال کیجیے۔

أبو الوليد، أم أيمن، أبو حفص، جادَ الحق، عبد الرحمٰن، خالَوَيه، ابن العميد،

سبق (۵۲)

اسماءِ اشارہ

یہ وہ اسماء ہیں جن کے ذریعہ کسی معین چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے
هٰذهٖ قاعَةٌ ۔ اُولٰئِكَ رجالٌ وغیرہ۔

❊ یہ مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ، جمع اور قریب وبعید کے لحاظ سے الگ الگ الفاظ ہیں۔
ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اسماءِ اشارہ قریب:

واحد مذکر ______ هٰذا تاجِرٌ امینٌ (یہ امانت دار تاجر ہے)

تثنیہ مذکر ______ هٰذان صدیقان، رأیت هٰذَیْنِ الصّدیقَیْنِ

جمع مذکر ______ هٰؤلاءِ قومٌ جاهلون،

واحد مؤنث ______ هٰذِهٖ، هٰذِی. هاتِه، هَاتِی اِمرأةٌ مسلمةٌ،

تثنیہ مؤنث ______ هاتانِ المَرْأتانِ مُسْلِمَتَانِ رأیت هاتَیْنِ المرأتَیْنِ

جمع مؤنث ______ هٰؤلاءِ نساءٌ مسلماتٌ۔

اسماءِ اشارہ بعید:

واحد مذکر ______ ذاكَ، ذٰلكَ المعلمُ محبوبٌ (وہ استاد ہر دلعزیز ہے)

تثنیہ مذکر ـــــــــ ذانِكَ الرجلان صالحان، رأیت ذَینِكَ الرجلین،
جمع مذکر ـــــــــ أُولئكَ زعماءُ المُسلمِینَ ،
واحد مؤنث ـــــــــ تِيكَ، تلكَ إمرأةٌ مسلمةٌ
تثنیہ مؤنث ـــــــــ تانِكَ المرأتان مُسلمتان، رأیت تَینِكَ المرأتین،
جمع مؤنث ـــــــــ أُولٰئِكَ، أُولالِكَ نساءٌ مسلماتٌ ،

٭ اسی طرح هنا، هاهنا قریب کیلئے اور هناكَ، هنالكَ بعید کے لئے آتے ہیں اور ظرفیت پر دلالت کرتے ہیں، جیسے هٰهنا تُبْدَلُ الأسرار لِلّٰه، هنالكَ دَعَا زکریا ربَّه ،

٭ قریبْ وبعید دونوں میں مذکر ومونث کے تثنیہ کے صیغے معرب ہیں اور حالتِ نصبی وجری میں ان کو تثنیہ کا اعراب آتا ہے، بقیہ سبھی اسماء اشارہ مبنی ہیں۔

٭ یہ تمام اسماء عاقل وغیر عاقل دونوں کے لئے مستعمل ہیں۔ ان کے شروع میں آنے والا ھ تنبیہ کے لئے ہے اور صرف قریبْ پر آتا ہے۔

٭ اسماء اشارہ بعید کے آخر میں آنے والا کافِ خطاب فصیح طریقہ کے مطابق واحدْ تثنیہ، جمع اور تذکیر وتانیث میں مخاطبْ کے مطابق ہوتا ہے۔ مشار الیہ سے اس کا تعلق نہیں ہوتا جیسے

ذلكَ البستانُ جميلٌ يا زيد
ذلكِ 〃 〃 يا فاطمة
ذلكما 〃 〃 يا رجلان

ذلکم البستانُ جمیلٌ یا اُصدقائی

ذلکُنَّ 〃 〃 یا سیداتی

٭ مشار الیہ معرف باللام ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کا بدل یا عطف بیان بنتا ہے جیسے ذلک الکتابُ جیدٌ (وہ کتاب اچھی ہے)

ذلک: اسم اشارہ، مبدل منہ — الکتاب: مشار الیہ، بدل — (مبتدا)

جیدٌ: خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

اور غیر معرف باللام ہونے پر خبر بنتا ہے جیسے ھذا کتابٌ، ذلک محمودٌ وغیرہ۔

ھذا کتابٌ (یہ ایک کتاب ہے)

ھذا: مبتدا — کتابٌ: خبر

جملہ اسمیہ خبریہ

مشقیں:

۱۔ خالی جگہوں میں مناسب اسم اشارہ لائیے۔

یذھب ...... الصانع إلی مصنعه، یجید ......

الطباخان الطبخ، حلقتْ .... الطائرتان فی الجو۔

.... العالم عامل بعلمه، .... التلامیذ مجدون

.... القادمون هم إخوتك. .... الأمهات یرضعن

أبناءهن، ------ المدينتان عظيمتان، ----- الأزهار جميلةً

أتَسْمَع ----- التلاوة المُجَوَّدَة، تُعرف حماقة الرجل فی ----

--------- الخصلتين كلامــه فيما لايعنيه وجوابه عما

لايسأل عنه، أشكر ----- الصديق معروفه۔

۲۔ *نیچے لکھے الفاظ کو مشار الیہ بنا کر جملوں میں استعمال کیجئے۔*

الكتابان، الأقلام، المسطرتين، البنت، الرجال، الأطباء،

العينين، المروحتان، الممرضات۔

۳۔ *ترکیب کیجئے۔*

هذا الطالب مُجِدّ فی دروسه، هولاء رجال لايعرفون حقوق العباد

حلِ لغات: صَانِع، کاریگر ۔ حَلَقَتْ، منڈلائی ۔

المَجَوَّدَة، تجوید کے ساتھ ۔ مِسْطَرَة، انچ پٹی ۔ المُمَرِّضَات، نرسیں۔

سبق (۵۳)

موصولات

موصُول وہ اسم ہے جو اپنے بعد آنے والے صلہ کے ساتھ مل کر کسی معیّن فرد یا چیز پر دلالت کرے جیسے جَاءَ الَّذِیْ نَصَرْتُہٗ (وہ شخص آیا جس کی میں نے مَدد کی۔)

اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) خاص (۲) مشترک

خاص اسمائے موصُولہ وہ ہیں جو افراد کے لحاظ سے وضع کئے گئے ہیں اور یہ چھ ہیں :۔

۱۔ مفرد مذکر کے لئے الّذی جیسے جَاءَ الرجل الذی ضربته اشتریت الکتاب الّذی ادرسه ۔

۲۔ تثنیہ مذکر کے لئے اللّذان ۔ اللّذَین جیسے جاء الرجلان اللذان قاما ۔ رأیت البیتین اللّذَین تسکنون فیهما

۳۔ جمع مذکر کے لئے الّذین جیسے جاءَ الرجال الّذین نجحوا

۴۔ مفرد مؤنث کے لئے الّتی جیسے رَأیت المَرأة الّتیْ خلت رأیت المُنارة التی اِنْهَدَمَتْ

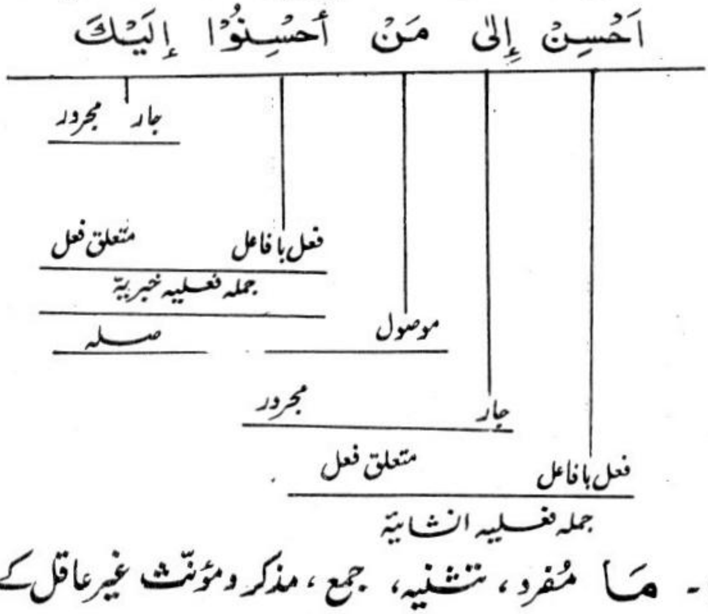
۵۔ تثنیہ مؤنث کے لئے اللتان ۔ اللّتین جیسے جاءَتِ المرأتان اللتان نصرتا ۔ رأیت السّیارتین اللّتین اصْطَدَمَتَا

۶۔ جمع مؤنث کے لئے اللّاتی ، اللّائی جیسے جاءت النساء اللّاتی اللّائی صَلَّیْنَ ، قطعت الشجرات اللاتی ، اللائی ما أثمرت

ان اسماءِ مَوصُولہ میں الذین صرف عاقل کے لئے خاص ہے۔ بقیہ عاقل وغیر عاقل دونوں کے لئے آتے ہیں۔

مشترک اسمائے موصولہ وہ ہیں جو مختلف نوعیت کے افراد پر دلالت کرتے ہیں اور یہ چار ہیں۔

۱۔ **مَنْ** ۔مُفرد، تثنیہ، جمع، مُذکر و مونّث عاقل کے لئے جیسے اُنْصُرْ مَنْ نَصَرَكَ ، اَحْسِنْ إلی مَنْ اَحْسَنُوا الَیْكَ ۔



۲۔ **مَا** مُفرد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنّث غیر عاقل کے لئے جیسے اَعْجَبَنِیْ مَا کَتَبْتُهُ

۳۔ **أیّ** ـــــــــ عاقل وغیر عاقل کے لئے جیسے اذا احققت بالعلماء فلازم ایا هو اوسع اطلاعًا

٭ أيّ کبھی اضافت کے ساتھ آتا ہے اور معرب پڑھا جاتا ہے ۔ جیسے اِقرأُ الکتبَ وابدَأ بِأیِّها هو شائقٌ"، لیکن اگر معرفہ کی طرف مضاف ہو اور صلہ کا پہلا لفظ محذوف ہو تو مبنی پڑھا جائیگا۔ جیسے عاشِرْ مِنَ النّاسِ أیُّهمْ أفضَلُ کہ اصل میں أیُّهم هُوَ أفضَلُ تھا۔

٭ عموماً مؤنث کے لئے بھی أيّ مذکر ہی آتا ہے لیکن کبھی کبھی اس کی مؤنث أیّة بھی لاتے ہیں۔

(۴) اسم فاعل، اسم مفعول پر داخل ہونیوالا "ال"۔ جیسے إنّ القاتلَ فی خَسارَةٍ رَأیتُ المضروبَ غلامُه۔

صِلہ : وہ جملہ خبریہ ہے جو موصول کے بعد آئے اور اس کے ساتھ مل کر جملہ کا جزء بنے۔

٭ صلہ جملہ خبریہ (اسمیہ، فعلیہ) یا شبہ جملہ (ظرف، جار مجرور) ہوتا ہے۔ جیسے أتَستَبدِلونَ الذی هو أدنیٰ بالّذی هو خیرٌ، نجح الطلّابُ الذینَ اِجتهَدوا ، عرفتُ الذی عند القومِ، قرأتُ مافی الکتابِ

٭ صلہ کے اندر ایک عائد کا ہونا ضروری ہے جو موصول کی طرف راجع ہو اور تذکیر و تانیث و تعدد تثنیہ و جمعیت میں موصول کے مطابق ہو جیسے جاء الّذی نَصَرْتُه ، جاءتِ الّتی نصرتُها۔ جاءت اللاتی نصرتهنّ

٭ موصول مشترک میں لفظ کا اعتبار کرتے ہوئے ہر حال میں عائد مفرد مذکر بھی لانا جائز ہے اور معنیٰ کا لحاظ کرتے ہوئے مذکر، مؤنث، تثنیہ و جمع بھی جیسے رأیتُ مِنَ النّساءِ مَنْ تَحَلّیٰ بالعِفّةِ أو تَحَلَّیْنَ بالعِفّةِ البتہ "ال" موصولہ

میں ہر حال میں معنیٰ کی مطابقت واجبُ ہے۔

❊ موصولُ اپنے صلہ سے مل کر جملہ کے جز کی حیثیت سے مبتدا، خبر، فاعل مفعولُ مجرور اور صِفت وغیرہ بنتا ہے۔

❊ مذکورہ موصول کو موصول اسمی کہتے ہیں۔ جبکہ موصول کی ایکُ دوسری قسم بھی ہے جو موصول حرفی کہلاتی ہے۔ اس کے ٦ الفاظ ہیں جو اپنے صلہ سے مل کر مصدر کے معنی دیتے ہیں۔ مثالیں حسبِ ذیل ہیں۔

١۔ أنَّ ، جیسے أوَلَمْ یکفهم أنّا أنزلنا ۵ (اِنزالنا)

٢۔ أنْ ، وأن تصوموا خیرلکم (صیامکم)

٣۔ ما ، بما نسوا یوم الحساب (بنسیانهم)

۴۔ کی ، جئتُ لکیْ أتعلم (للتعلّم)

۵۔ لَو ، یودّ أحدهم لو یعمّر (التعمیر)

٦۔ الذی ، وخضتم کالذی خاضوا (کخوضهم)

❊ موصول حرفی کے صلہ میں عائد کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مَشقیں

١۔ نیچے لکھے جملوں میں خاص اور مشترک موصولات میں تمیز کیجئے اور ہر ایک کا مدلول بتائیے۔

(١) الذی وضع التاریخ الهجری هو عمر بن الخطاب ،

(٢) أمّهات المومنین اللاتی تُوُفِّیَ عنهن النبیّ تسعٌ ،

(٣) اللائی تعلّمن یَسْعَدْنَ فی حیاتهن ،

(۴) حللتُ المسألتين اللتَيْنِ عَجِزَ إخوانی عن حلهما،
(۵) إذا أردتَ أن تطوفَ المُدُنَ فانزِل بأيّها المُيبُ هواءً أو أجودُ ماءً،
(۶) تواضعوا لمن يكرمونكم،
(۷) غابَ الرجُلانِ اللّذانِ كانا شَهِدا فی المَحْكَمَةِ،

۳۔ نیچے دیے گئے جملوں میں خالی جگہوں میں مناسب موصول لائیے۔

أكرم ـــــ ربّتك، حضر الولدان ـــــ كانا قد غابا منذ أيّام، قد فهمت الدرس ـــــ تعلمته، أرسلت إلى المعلمتين ـــــ تدرّسان فی المدرسة، الإنسان العاقل هو ـــــ لا يضيع الوقت فی غير ـــــ ينفعه، البنات ـــــ اجتهدن سينجحن، هو أبوك ـــــ ينفق عليك، أحب الأساتذة ـــــ علّمونی صغيرًا، خير الأصحاب ـــــ يدلك على الخير، سافرت الخادمة ـــــ كانت فی بيتنا، أعرف التلميذين ـــــ رسبا،

۴۔ ترکیب کیجئے۔

اِتّقِ شَرَّ مَنْ أحْسَنتَ إليه، وَدَّعْتُ الصديق الذی زارنی يوم السبت،

حل لغات :

إذا اجتمعتَ بالعلماء۔ جب علماء سے ملو، أجود۔ زیادہ اچھا ہو، يدلك۔ جو تم کو بتاتا ہو۔

سبق (۵۴)

الف لام تعریف

یہ وہ حرف ہے جو اسم نکرہ پر داخل ہوکر اسے معرفہ بنا دیتا ہے۔ جیسے رجُلٌ سے الرجُلُ ، کتابٌ سے الکتابُ اس کی ۲ قسمیں ہیں ۔
(۱) عہدی (۲) جنسی ، 'ال' عہدی ۲ طرح کا ہوتا ہے' • ذکری • ذہنی ،

الف لام عہد ذکری :- دوران گفتگو کسی اسم نکرہ کا ذکر ہوا ہو پھر مخصوص طور پر اسی اسم کی طرف دوبارہ اشارہ کرنے کے لئے دوسری بار اس کو الف لام کے ساتھ استعمال کیا جائے تو وہ الف لام "عہد ذکری" کا کہلاتا ہے۔ جیسے۔ مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانّہا کوکبٌ دریّ ۔

الفُ لام عہدِ ذہنیُ : متکلم اور سامع دونوں کے ذہن میں پہلے سے کوئی خاص فرد یا چیز موجود ہو جس کی طرف خصوصیت سے اشارہ کرنے کے لئے اس اسم کو الف لام کے ساتھ استعمال کیا جائے تو وہ الف لام "عہد ذہنی" کہلاتا ہے۔ جیسے جاء المدیر ، ھل کتبتَ الإعلان ، جبکہ مدیر کی شخصیت اور اعلان کی نوعیت پہلے سے متکلم اور سامع دونوں کو معلوم ہو ۔

الِ جنسی کی بھی ۲ قسمیں ہیں ① الِ استغراق ② الِ ماھیۃ ،

الف لام استغراقی : وہ حرف ہے جو اپنے مدخول کے تمام افراد کا احاطہ کرے جیسے خُلِقَ الانسانُ ضعیفًا، النباتُ توجد فیہا حیاۃٌ، وغیرہ۔

الف لام ماہیتہ : وہ حرف ہے جو صرف اپنے مدخول کی حقیقتِ جنس کو بتائے۔ جیسے الحدیدُ أصلبُ من الذھب، الماءُ سائلٌ، الترابُ غذاءٌ للنبات، وغیرہ۔ اس میں جنس کے تمام افراد کا احاطہ نہیں ہوتا ہے۔

* بعض معارف پر بھی ال داخل ہوتا ہے جو زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے الھندَ الشام، وغیرہ۔

مَشقیں :

۱۔ مندرجہ ذیل عبارت میں خط کشیدہ الفاظ پر داخل ال کی نوعیت بتائیے۔ اور اعراب لگائیے۔

قبل شھرین اِلتحق بالمدرسۃ ولدٌ وأقام فی السکن، فی الأسبوع الماضی رأیت الولد یبیع الأقمشۃ فی السوقِ فسألتہ عن الأمرَ فأجاب بأن المدیر قد فصلہ من المدرسۃ لبعض الأخطاءِ فقلت لہ: المدرسۃ مرکز للتعلیم والتربیۃ ، والتعلیم ینوّر ذھن الانسان بینما التربیۃ الحسنۃ تُحلّیہ بالأخلاق الطیّبۃ،

حل لغات :

مشکوٰۃ۔ طاق، دُرّی۔ چمکدار، اُصلب۔ زیادہ سخت، اِلتحق۔ داخل لیا، سَکَنْ۔ دارالاقامہ، اُقمِشۃ۔ کپڑے، فَصَلَ۔ خارج کردیا، تُحلّی۔ آراستہ کرتا ہے۔

سبق (۵۵)

افعال تعجب

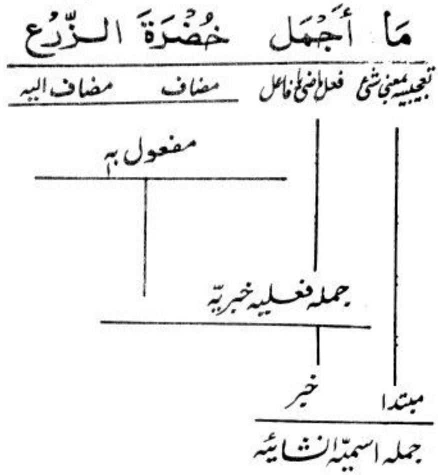
یہ وہ افعال ہیں جنھیں تعجب کے معنیٰ پیدا کرنے کے لئے مَا أَفْعَلَهُ یا أَفْعِلْ بِهٖ کے وزن پر قیاسی طور پر بنایا جاتا ہے۔ جیسے مَا أَحْسَنَ العِلْمَ (علم کیا ہی اچھی چیز ہے) أَقْبِحْ بِالجَهْلِ (جہالت کتنی بری چیز ہے)

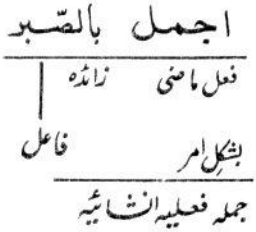
٭ کسی فعل سے صیغۂ تعجب بنانے کے لئے مندرجہ ذیل شرطوں کا پایا جانا لازم ہے۔ (۱) ثلاثی ہو (۲) معروف ہو (۳) مثبت ہو (۴) متصرف ہو (۵) تام ہو (۶) اس میں تفاوت کے معنی پائے جاتے ہوں (۷) اس سے صفت مشبہ کا صیغہ أَفْعَلُ کے وزن پر نہ آتا ہو۔

٭ اگر فعل غیر متصرف ہے جیسے لیسَ، عسیٰ، نِعْمَ وغیرہ یا اس میں تفاوت کے معنی نہیں پائے جاتے، جیسے مَاتَ، فَنِیَ، عَمِیَ، تو اس سے تعجب کا صیغہ کسی صورت میں نہیں بنے گا۔

٭ دیگر شرطیں پوری نہ کرنے والے افعال سے تعجب کے معنی لینے کا طریقہ

یہ ہے کہ صیغہ تعجب عام صفات پر دلالت کرنیوالے افعال سے بنائیں جن میں ساری شرطیں پائی جارہی ہوں جیسے شدّ ۔ کَثُرَ ۔ قَوِیَ ۔ ضَعُفَ ۔ حَسُنَ ۔ قَبُحَ ۔ عَظُمَ وغیرہ پھر اصل فعل کا مصدر صریح یا مؤول اس کے معمول کے طور پر استعمال کیا جائے جیسے مَا اَجْمَلَ خُضْرَۃَ الزرع ۔ اَجْمِلْ بِخُضْرَۃِ الزَّرْعِ ۔ اَجْمِلْ بِاَنْ یَّخْضَرَّ الزَّرْعُ (کھیتی کی شادابی کتنی خوب صورت ہے)





البتہ فعل مجہول یا منفی میں اصل فعل کے مصدر کے بجائے اس کے مضارع پر أن یا مَا مصدریہ داخل ہوکر صرف مصدر مؤول استعمال ہوگا جیسے ما انفع مَاهُدِیَ اِلَیهِ الضَّالُّ، مَا اُتِیحَ أن لَّا یحضُرَ الخطیبُ

افعال تعجّب پر متعجّب منہ کو مقدّم کرنا جائز نہیں۔

افعال تعجّب ہر حال میں متعیّن اَوزان پر ہی رہیں گے اور تذکیر و تانیث اور تثنیہ و جمع کے لئے ان میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

متعجّب منہ کے لئے ضروری ہے کہ معرفہ ہو یا نکرہ مخصوصہ کیونکہ نکرہ ہونے کی

صورت میں اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

مشقیں

۱۔ نیچے دیئے گئے جملوں میں اصل اور مؤول افعال تعجب میں تمیز کیجیے اور اعراب لگا کر ترجمہ کیجیے۔

ما أحسن تقسيمك بين الفريقين ، أعذب بماء زمزم ما أفظع أن يعاقب البرئ ، ما أقبح ألا يؤدى الرجل الصلاة في وقتها ، أجمل بالصداقة المتينة ، ما أجمل حمرة الورد أسمع بهم وأبصر يوم يأتوننا ، أعظم بأن يكون المسلم ورعًا ، ما أضر ألا تنتفع بوقتك ،

۲۔ نیچے دیے گئے مرکب کلمات سے تعجّب کے جملے بنائیے۔

اشتداد الحر ، تغريد العصافير ، طول المنارة ، اعتدال الجو ، هلاك الكريم ، براعة اللاعب ، (کھلاڑی کی مہارت)

۳۔ ترکیب کیجیے۔

ما أسرعَ القطار ، أقبِح بالبخل ، أجدر بأن تُراجع القضية ۔ (مناسب ہوگا کہ تم معاملہ پر نظرِ ثانی کرلو)

سبق (٥٦)

افعال مدح وذم

یہ ایسے جامد افعال ہیں جو مبالغہ کے ساتھ اچھائی وبرائی کے معنی پر دلالت کرتے ہیں جیسے نِعْمَ القائدُ خالدٌ (کتنا اچھا رہنما ہے خالد) بِئْسَ الخُلُقُ الکِذْبُ (کتنی بری عادت ہے جھوٹ) حبّذا الصّدقُ۔ (کتنی عمدہ بات ہے سچائی)

بِئس الخُلُقُ الکذبُ

- فعل ذم — فاعل
- جملہ فعلیہ انشائیہ
- خبر مقدم — مبتدا مؤخر
- جملہ اسمیہ انشائیہ

حبّذا الصّدقُ

- فعل مدح با فاعل
- جملہ فعلیہ انشائیہ
- خبر مقدم — مبتدا مؤخر
- جملہ اسمیہ انشائیہ

٭ یہ ۴، افعال ہیں نِعْمَ، حَبَّذَا، مدح کے لئے، اور بِئْسَ و سَاءَ، ذم کے لئے۔ ان میں حبذا کے علاوہ بقیہ تینوں افعال سے صرف ماضی کے صیغے آتے

ہیں جبکہ حبذا، سے کوئی صیغہ نہیں آتا۔
٭ افعالِ مدح وذم میں فاعل کے علاوہ ایک اور اسم معرفہ آتا ہے جو مخصوص بالمدح یا ذم کہلاتا ہے۔ اور مدح یا ذم کے سلسلہ میں وہی مقصود ہوتا ہے۔
٭ نعم، بئس اور ساء، کا فاعل یا تو معرف باللام ہوگا۔ جیسے نعم الرجلُ زیدٌ یا ایسے اسم کی طرف مضاف ہوگا جو معرف باللام ہو۔ جیسے نعم رجلُ الحربِ خالدٌ یا ایسے اسم کی طرف مضاف ہوگا جو کسی معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے بِئس تارِکُ أمرِ الأدبِ حامدٌ،
٭ جب ان افعال کا فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے تو اس وقت ایک اسم نکرہ اس کی تمیز کے طور پر آتا ہے جو وحدت، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مخصوص بالمدح یا ذم کے مطابق ہوتا ہے۔ جیسے نِعْمَ رجلین القائدُ والجندیُ
٭ کبھی تمیز کی جگہ پر ما نکرہ شئ کے معنی میں آتا ہے جیسے نِعمَ کے میم کے ساتھ مدغم کردیا جاتا ہے۔ جیسے نِعِمّا زیدٌ لیکن اگر ما کے بعد جملہ فعلیہ آئے تو ما موصولہ ہوگا جیسے بئسَ مَاتفعلون،
٭ یہ افعال ہر صورت میں واحد مذکر استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ اگر تمیز مؤنث حقیقی ہو تو فعل کی تانیث بھی جائز ہے۔ جیسے نعم اُو نعمت فَتَیاتِ المجاھداتُ۔
٭ مخصوص بالمدح یا ذم کو فعل اور فاعل کے درمیان لانا منع ہے۔ البتہ فعل پر مقدم کرسکتے ہیں۔ جیسے زیدٌ نعم الرجلُ۔
٭ حبّذا میں ذا، اسم اشارہ اس کا فاعل ہے اور اس کے بعد آنے والا اسم اس کا مخصوص بالمدح ہوتا ہے۔ جیسے حبّذا المجاھِدون لیکن اگر حبّذا سے پہلے نفی آجائے تو یہ ذم کے معنی دینے لگتا ہے۔ جیسے لاحبّذا جلساءُ سوءٍ

مَشقیں

۱۔ نیچے لکھے جملوں میں افعالِ مدح وذم کے فاعل اور مخصوص بتائیے۔

نِعم الفاتح عمروٌ ، بِئس مصیر الأشرار السجون، الإسراف بِئس مایتصف به المرءُ ، حبذا جوّ کشمیر، بئس سلاحًا الوِشایةُ ، نعم صدیقًا الکتاب ، ساء رجلاً من یعتمد علیٰ سواہ ، الصّلاۃ نعم العبادۃ ، بئس جلیسُ السّوءِ النمّامُ،

۲۔ خالی جگہوں میں مخصوص بھریے۔

نعم إمام المسجد ---------- ، بئس رزقًا ---------- ،

بئسما یحب الإنسان ---------- ، نعمّا یکرہ الإنسان ---------- ،

حبذا ---------- ، ساء الخادم ---------- ، حبذا رجلاً ---------- ،

۳۔ نیچے لکھے الفاظ کو افعالِ مدح وذم کا فاعل بناکر مخصوص لائیے۔

المطیع ، أم الکبائر ، مایؤَدِّی إلی النشر ، أُستاذ الصف

۴۔ ترکیب کیجئے۔

نعم طالب العلم زبیرٌ ،

حبذا خطیبًا محمودٌ ،

حل لغات :

فَتَیَاتٌ۔ نوجوان لڑکیاں، وِشایَۃ۔ چغلخوری ، نَمَّام۔ غیبت کرنے والا،
أم الکبائر۔ کبیرہ گناہوں کی جڑ، یُؤَدِّی۔ سبب بنے ،

سبق (۵۷)

نواصب مضارع

یہ وہ حروف ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہوکر اس کو منصوب کردیتے ہیں، ان کی تعداد ۴ ہے۔ لَنْ ، إذَنْ ، کَیْ ، أنْ ،

لَنْ :- یہ مستقبل میں تاکید کے ساتھ فعل کی نفی کرتا ہے۔ جیسے لن ندعو من دونہ إلھًا،

إذن :- یہ اپنے ماقبل جملہ کا جواب یا جزا بنتا ہے۔ اور اس کے بعد آنے والا فعل مضارع مستقبل کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے کوئی کہے غدًا أزورك ، تو اس کے جواب میں کہا جائے ، إذن أکرمك ،

کی :- یہ مصدریہ ہوتا ہے اور ماقبل جملہ کے واقع ہونے کی علت یا نتیجہ بتاتا ہے۔ جیسے أجتھدُ کی أنجح فی الامتحان ، إعمل الصّالح کی تنال رضوان اللّٰہ ، (نیک عمل کرو تاکہ اللہ کی رضا حاصل کرلو)

أن :- یہ مصدریہ ہوتا ہے اور فعل کو مستقبل کے لئے خاص کردیتا ہے۔ جیسے یرید اللّٰہ أن یخفف عنکم یعنی یرید اللّٰہ التخفیف عنکم ،

* یہ مضمر (پوشیدہ) رہ کر بھی عمل کرتا ہے کبھی اس کا اضمار وجوبی ہوتا ہے کبھی جوازی۔

اِضمارِ اَن وجوبی :- پانچ جگہوں پر اَن وجوباً مضمر ہو کر فعلِ مضارع کو نصب دیتا ہے۔

۱- لامِ جحود، کے بعد جس سے پہلے کان کا کوئی صیغہ ہو جیسے ماکان اللّٰہُ لیعذبَھم وأنت فیھم ، (اللہ ان کو عذاب نہیں دے گا جب تک آپ ان میں ہیں)

۲- اس حتی کے بعد جو غایت کے معنی پر دلالت کرے اور اس کے بعد فعلِ مضارع مستقبل کے معنی میں ہو جیسے لاتدخُلُ حتی یوذَن لکَ

۳- اس ف سببیہ کے بعد جس سے پہلے نفی یا طلب ہو۔ جیسے إصنع المعروف فتنالَ الشکر (نیکی کرو جس کے سبب تم شکر حاصل کرو)

(طلب سے مراد اَمر، نہی، استفہام، تمنی اور ترجی ہیں)

۴- اس واو معیت کے بعد جس سے پہلے نفی یا طلب ہو۔ جیسے لاتأمُر بالصدق وتکذِبَ ، (سچائی کا حکم نہ دو اس کے ساتھ کہ تم خود جھوٹ بولو)

۵- اس أو کے بعد جو إلی یا إلا کے معنی میں ہو۔ جیسے أقول الحق أو أموتَ ، لأضربنّک أو تعرفَ الحق ،

اِضمارِ اَن جوازی : دو جگہوں پر اَن جوازاً مضمر ہو کر فعل کو نَصَب دیتا ہے یعنی اُن کا اظہار بھی جائز ہے۔

۱- لامِ تعلیل کے بعد، جیسے أقرأُ کتبَ الأدب لیستقیمَ لسانی،

۲- اس واو، ف، ثم اور أو کے بعد جن کے ذریعہ فعل مضارع مؤول

کا عطف اسم صریح پر ہو رہا ہو جیسے یَسُرُّنِی رجوعُك ثمّ تتحدّثَ إلیّ، اس میں تَتَحَدَّثَ اصلاً تَحَدُّث مصدر کی تاویل میں ہوکر رجوع مصدر پر معطوف ہے۔

تمرین

۱۔ نیچے لکھے جملوں میں فعل مضارع منصوب اور ان کے عامل بتائیے۔

مَاكَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ ، وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا، لایؤمن أحدکم حتی یحبّ لأخیه ما یحبّ لنفسه ، وَرَجَعْنَاكَ إِلٰى أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ، فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، لا تکذب وتعتذر، لیتك تجتهد فی الدّروس فتنجح ، اجتهادك فتنال المجد خیرٌ من راحتك وإهمالك ، قالوا لن نبرح علیه عاکفین حتی یرجع إلینا موسیٰ ، هل لك صدیق فترکن إلیه ، زُرْنی وأُکرمَك ، أأَمْدَحُك وتذمّنی، لأُواجهن المصائبَ أو أصِلَ إلی الهدف ، أعجبتنی مساعدتك ثم تبعد عنّی ،

سبق (۵۸)

جوازم مضارع

فعل مضارع کو جزم دینے والے الفاظ دو طرح کے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جو صرف ایک فعل کو جزم دیتے ہیں اور کچھ دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں، ایک فعل کو جزم دینے والے ۴ حروف ہیں،

لم :- فعل مضارع کی نفی کرتا ہے اور اس کو فعل ماضی کے معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جیسے لم یَجْحَدْ (اس نے انکار نہیں کیا)

لمّا :- فعل مضارع کی نفی کرتا ہے لیکن یہ نفی ماضی سے حال تک کی ہوتی ہے اور مستقبل میں فعل کے واقع ہونے کی توقع ہوتی ہے۔ جیسے لمّا یذھبْ (وہ اب تک نہیں گیا۔)

لام اُمر :- یہ طلب کا فائدہ دیتا ہے اور مکسور ہوتا ہے۔ جیسے لِیذھبْ (چاہیئے کہ وہ جائے) لیکن واؤ اور فاء کے بعد ساکن ہو جاتا ہے۔ جیسے فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی،

لاءِ نہی :- یہ کام سے روکنے کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے لا تسافرْ (سفر مت کرو)

٭ وہ کلمات جو ۲ فعلوں کو جزم دیتے ہیں کلمات شرط کہلاتے ہیں۔ اور پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جواب شرط یا جزاء کہتے ہیں۔

٭ کلمات شرط ہمیشہ جملہ کے شروع میں فعل پر آتے ہیں۔ اگر ان کے بعد اسم واقع ہو تو اس اسم سے پہلے فعل مقدر ہوتا ہے۔ جیسے إن أحدٌ من المشرکین استجارك فأجِرہ (إن استجارك أحدٌ) بقیہ تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

إن، إذما - یہ جواب کو شرط سے جوڑنے کیلئے آتے ہیں، جیسے إنْ تَذْهَبْ تُكْرَمْ (اگر تم جاؤ گے تو عزت ہو گی)

إنْ	تَذْهَبْ	تُكْرَمْ
	فعل با فاعل	فعل با نائب فاعل
	جملہ فعلیہ خبریہ	جملہ فعلیہ خبریہ
حرف شرط	شرط	جزا

جملہ شرطیہ انشائیہ

إذما تجتهدْ تنلْ جائزةً (اگر محنت کرو گے تو انعام پاؤ گے) یہ دونوں حرف ہیں جبکہ بقیہ کلمات شرط اسم ہیں۔

مَنْ، ما، مهما :- یہ ذات پر دلالت کرتے ہیں، ان میں من عاقل کیلئے ہے جبکہ ما اور مهما غیر عاقل کے لئے ہیں۔ جیسے مَنْ يَعمَلْ

سُوْءًا يُجْزَ بِهٖ (جو بھی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا) مَا تَزْرَعِ الْيَوْمَ تَحْصُدْ غَدًا (آج جو بوؤ گے کل وہی کاٹو گے) مهما تأمر بالخير أفعله

أَيْنَ، أَنّٰى، حيثما :- یہ ظرف مکان پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے أَيْنَ تَذْهَبْ أَصْحَبْكَ (آپ جہاں بھی جائیں گے میں ساتھ رہوں گا) کبھی أین کے ساتھ ما زائدہ آتا ہے، جیسے أَيْنَمَا تَذْهَبْ تَنْجَحْ (تم جہاں کہیں بھی جاؤ گے کامیاب ہو گے) أَنّٰى يَنْزِلْ ذُو الْعِلْمِ يُكْرَمْ (علم والا جہاں بھی ٹھہرے گا عزت ہوگی) حَيْثُمَا تَجِدْ صَدِيقًا وَفِيًّا تَجِدْ كَنْزًا نَفِيسًا (جہاں کہیں وفادار دوست پاؤ گے تو قیمتی خزانہ پاؤ گے)

متى، أَيّان :- یہ ظرف زمان پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے متى يُسَافِرْ أخي أُسَافِرْ معه (جب بھی میرا بھائی سفر کرے گا میں اس کے ساتھ سفر کرونگا) أَيَّانَ تُنَادِ أُسَاعِدْكَ (تم جب بھی پکارو گے میں تمہاری مدد کرونگا)

كيفما :- یہ حالت بتانے کیلئے آتا ہے اور اس کے شرط و جزا دونوں ایک ہی مادہ سے ہوتے ہیں۔ جیسے كيفما تعامل خالدًا يُعَامِلْكَ (تم خالد کے ساتھ جیسا معاملہ کرو گے وہ تمہارے ساتھ بھی ویسا ہی معاملہ کرے گا)

أَيٌّ : یہ مفرد کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اس کا حکم اس کے مضاف الیہ کے مطابق ہوتا ہے، اسی لئے مختلف اعرابی حالتیں قبول کرتا ہے۔ جیسے أَيُّ طالب يجتهدْ يتقدمْ (جو طالب علم بھی محنت کرے گا وہ آگے بڑھے گا) أَيَّ يوم تذهبْ أذهبْ معك (جس دن بھی آپ جائیں گے میں آپ کے ساتھ جاؤں گا) أَيّ معرب ہے جبکہ بقیہ کلمات شرط مبنی ہیں۔

سبق (۵۹)

کلماتِ شرط کا اعراب

جو اسماء شرط ظرف کے معنی دیتے ہیں وہ فعل شرط تام ہونے پر اس فعل کے اور ناقص ہونے پر اس کی خبر کے مفعول فیہ بنتے ہیں۔ جیسے متیٰ یأتِ الرَّبیعُ یُزْرَعُ القَمحُ، أنّیٰ یکنْ النّھرُ جاریًا تخصِبُ الأرضُ (جہاں کہیں ندی بہے گی زمین زرخیز ہوگی)

* جو اسماء شرط حال کے معنی دیتے ہیں وہ فعل شرط تام ہونے پر اس کے حالُ بنیں گے اور ناقص ہونے پر اس کی خبر۔ جیسے کیفما تعاملْ إخوانَكَ یعاملوكَ کیفما یکنْ المعلمُ یکنْ تلامیذُہٗ (جیسا استاد ہوگا اسی طرح اس کے شاگرد ہوں گے)

* جو اسماء شرط ذات کے معنی دیتے ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ اگر فعل شرط ناقص ہے یا لازم ہے یا متعدی ہے لیکن اس کا مفعول بہ موجود ہے تو یہ کلمات مبتدا ہوں گے، جیسے مایکنْ حقًّا یعرفْہُ الناس، مَنْ تَحْسُنْ سیرتُہ تَحْسُنْ عاقبتُہٗ

مهما تخفِ الخلیقۃَ تَظْہَرْ (مزاج کو چاہے جتنا چھپاؤ ظاہر ہو جاتا ہے)
اور اگر فعل شرط متعدی کا مفعول بہ موجود نہیں ہے تو یہ مفعول بہ بنیں گے۔ جیسے ماتقرأ یُفِدْكَ (جو تم پڑھو گے تمھیں فائدہ دے گا)

جزا پر "ف" : جواب شرط اگر مندرجہ ذیل میں سے کوئی بھی ہو تو اس پر وجوبًا "ف" داخل ہوگا جو شرط سے جواب کو مربوط کرے گا۔

(۱) جملہ اسمیہ ہو۔ جیسے إنْ دخلتَ فأنتَ سالمٌ،
(۲) جملہ طلبیہ ہو۔ جیسے إنْ حَكَمْتَ فاحكُمْ بِالْعَدْلِ
(۳) فعل جامد ہو۔ جیسے إن أساؤا فبئس ما عملوا،
(۴) منفی بلَنْ ہو۔ جیسے مَنْ يَّنْقَلِبْ علٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا،
(۵) فعل پر قَدْ داخل ہو۔ جیسے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ،
(۶) فعل مضارع پر س، سوف داخل ہو۔ جیسے إن أكرمتَ أستاذكَ فستنال جزاءكَ، ماتُقدِّمْ لآخرتكَ فسوف تناله بعد الممات،
(۷) فعل منفی بما ہو۔ جیسے إن تجتهدْ فما أُقَصِّرُ في أجرتكَ،

مشقیں

ا۔ نیچے لکھے جملوں میں مضارع مجزوم اور ان کے جازم بتائیے اور اعراب لگائیے۔
إذما تكسل تخسر، ليعرف الناس خالقهم، من يحفظ لسانه يحفظ نفسه، ما تصنع تُجز به، مهما تعمل يعلمه الله،

أيّان تخرج نصاحبك، أين يذهب يحترمه الناس، أينما تسعَ تجد رزقا، أنّى تجرّب خالدًا تجده وفيًا، حيثما يلعب نادي المدرسة يُقدَّر له النجاح، كيفما تسلك يسلك أتباعك، أيّ كتاب تقرء تستفد منه،

٢- خالی جگہوں میں مناسب کلمات شرط لائیے اور اعراب لگائیے۔

--------- تسافر تستفد من التجارب، ------ يذهب العالم يكرم، ------ تكن يكن رفاقك، -------- تطع الله يساعدك، ------ يفعل الخير يجد جزاءهٗ، ---- يحذر عدوه ينج من أذاه،

٣- خالی جگہوں میں شرط لائیے اور جواب پر "ف" داخل کیجئے۔

-------- ما نسلم من الأذى، -------- لن ينال مطلبهٗ

-------- سيفوتك القطار، -------- الفوز حليفك

-------- يقوى بدنك، -------- اتبع نصح الطبيب

-------- سوف تلحقك الندامة، ---- لاتقصر في الجهد،

٤- ترکیب کیجئے۔

إن تعف عن المسئ فأنت كريم،

من يكن للسر مفشيا فلا تأمنه،

سبق (٦٠)

مضارع جوابِ طلب

جب فعل مضارع جواب طلب واقع ہو تو إن محذوف کی وجہ سے جوازًا مجذوم پڑھا جاتا ہے، جیسے لا تفرِطْ فی الأکلِ تَصْلُحْ مِعدتُكَ (بہت زیادہ نہ کھاؤ تمھارا معدہ درست رہے گا) اس کی تقدیر ہوگی إن لا تفرط فی الأکل تصلح معدتك، سبھی اقسام طلب کی مثالیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) امر، جیسے اِستشرْ عاقلًا یُخْلِصْ لك،

(۲) نہی، جیسے لا تعجلْ فی أمورك تَسْلَمْ (اپنے معاملات میں جلد بازی نہ کرو سلامت رہوگے)

(۳) تمنی، جیسے لیت لی مالًا أتصدقْ به،

(۴) ترجی، جیسے لعلك تُحْسِنْ إلی الفقراء تنلْ (تنال) أجرًا،

(۵) استفہام، جیسے هل تفعلُ خیرًا توجَرْ،

(۶) عرض، جیسے ألا تأتینا نکرِمْكَ، (۷) تحضیض، جیسے هل تصاحِبُنی نَزُرْ (نزور) المتحف،

سبق (۶۱)

کلمات شرط غیر جازمہ

کچھ کلمات شرط ایسے بھی ہیں جو شرط کا فائدہ دیتے ہیں لیکن جازم مضارع نہیں ہوتے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ،

أمّا : یہ شرط کے معنی کے ساتھ تفصیل بیان کرنے کے لئے اسم پر آتا ہے اور اس کے جواب پر لازماً "ف" داخل ہوتا ہے۔ جیسے لِحَامِدٍ وَلَدَانِ أمّا کبیرُھما فجَبَانٌ وأمّا صَغیرُھما فشُجَاعٌ ۔

لو : یہ اس بات کو بتاتا ہے کہ شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے جواب نہیں پایا جا رہا ہے۔ اور اگر اس کا جواب ماضی مثبت ہو تو اس پر لام داخل ہوگا ورنہ نہیں، جیسے لو کنتُ أعلمُ الغیبَ لاستکثرتُ مِنَ الخیرِ، لو شاءَ ربُّکَ مافعلوہ ۔

لَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ

مضاف مضاف الیہ، حرفِ نفی،

فعل فاعل — فعل با فاعل، مفعول بہ

جملہ فعلیہ خبریہ — جملہ فعلیہ خبریہ

حرف شرط — شرط — جزا

جملہ شرطیہ انشائیہ

إذا : ظرف زمان ہے مستقبل کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد لفظاً یا تقدیراً فعل کا آنا لازم ہے۔ جیسے إذا عدلَ السّلطانُ أَمِنَتِ الرّعیّۃُ، إذا العقلُ تمّ نقصَ الکلامُ، اس کی تقدیر ہوگی، إذا تمّ العقل تمّ نَقَصَ الکلامُ، (جب عقل پوری ہوگی تو بات کم ہوگی)

کُلّما :- یہ ظرف زمان ہے اور معنی کے تکرار کا فائدہ دیتا ہے اور اس کے بعد ہمیشہ فعل ماضی آتا ہے۔ جیسے کُلَّمَا أَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّٰہُ (جب جب ان لوگوں نے جنگ کی آگ بھڑکائی اللہ نے اسے بجھا دیا)

لولا، لوما، یہ دونوں حروف یہ بتاتے ہیں کہ شرط کے پائے جانے کی وجہ سے جواب نہیں پایا جا رہا ہے۔ ان کے بعد ہمیشہ اسم مرفوع مبتدا ہوتا ہے جس کی خبر وجوباً محذوف ہوتی ہے، ان کا جواب اگر ماضی مثبت ہے تو اس پر لام آتا ہے ورنہ نہیں، جیسے لولا التاریخُ (موجود) لَذَهَبَ کثیرٌ من أخبارِ الأقدمین، لولا الأستاذُ (موجود) ما فهمتُ الدرسَ، لوما القصاصُ لَعَمَّتْ إراقۃُ الدّماءِ، (اگر قصاص نہ ہوتا تو خون بہانا عام ہوتا)

مَشقیں

١- اعراب لگائیے اور کلمات شرط کی خصوصیات واضح کیجئے۔

لولا الهواء ما عاش إنسان، لوما التعب ما كانت الرّاحة، لما نزل المطر ربا الزرع، كلما رأيت فقيرا عطفت عليه، إذا مرضت فاذهب إلى الطبيب وإذا الطبيب نصح لك فاعمل بنصحه، لوما العمل لم تكن للعلم فائدة، مصايف آسيا جميلة أما كشمير فأجملها منظرًا وأروعها مناخًا، لوما المدارس لازدحمت السجون، لولا العقل لكان الانسان كالحيوان، لو احترمت الناس لاحترموك،

٢- خالی جگہوں میں مناسب جواب شرط لائیے۔

لولا المحبة ....، لو عطف على الفقراء ....،
كلما زارني أخوك ....، إذا تخاصم اللصان ....،
لولا أدبك ....، لما فتح محمد الهند ....، لوما ثواب العمل ....،

٣- خالی جگہوں میں مناسب شرط کے جملے لائیے۔

لولا .... ما تمتّع الأغنياء، لو .... ما ندمت، لوما .... ضل أكثر الناس، لما .... زاد انتشار العلم، كلما .... زادت ثقة الناس بك، إذا .... فأوفِ به،

٤- ترکیب کیجئے۔

لولا الشمس ما أضاء القمر، كلما زارني صديق أكرمته،

※ ※ ※

سبق (۶۲)

حروفِ جارہ

یہ وہ حروف ہیں جو اسم پر داخل ہوکر اسے مجرور کر دیتے ہیں، ان کی تعداد سترہ ہے۔

بَاْوٌ تَاْوٌ کَافٌ وَلَامٌ وَوَاوٌ وَمُنْذُ مُذْ خَلَا
رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِیْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

※ حروفِ جارہ ۳ قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) اصلی (۲) زائد (۳) مشابہ زائد

(۱) اصلی وہ حروف ہیں جن کی وجہ سے جملہ کے معنی میں کوئی اضافہ یا تبدیلی ہوتی ہے۔ جیسے تاب اللّٰہُ علی المسلمین (اللہ نے مسلمانوں کی توبہ قبول کی) کتابُ حامدٍ علی الطاولۃِ (حامد کی کتاب میز پر ہے) اس قسم کے حروف اپنے مجرور سے مل کر عامل سے متعلق ہوتے ہیں۔

(۲) زائد وہ حروف ہیں جو جملہ میں کسی معنی کا اضافہ نہیں کرتے بلکہ صرف تاکید اور ربط کا کام دیتے ہیں جیسے ما زیدٌ ببخیلٍ یہ کسی سے متعلق نہیں ہوتے۔

(۳) مشابہ زائد۔ وہ حروف ہیں جو جملہ میں معنی کا اضافہ کرتے ہیں لیکن کسی سے متعلق نہیں ہوتے۔ جیسے رُبَّ فقیرٍ أسعدُ من غنیٍّ،

٭ حروفِ اصلیہ کا عامل (جس سے ان کو متعلق کیا جاتا ہے) کبھی فعل ہوتا ہے جیسے رغبت فی الدراسة کبھی اسم فعل جیسے نزالِ فی الباخرة کبھی اسماءِ عاملہ ہوتے ہیں جیسے السکوتُ عن السفیہِ جوابٌ والاعراضُ عنه عقابٌ، أنا محبٌّ لعملی، ھو فرِحٌ بأصدقائِه، وغیرہ۔

٭ حروف جارہ حسب ذیل معنوں میں کثیر الاستعمال ہیں۔

من، إلیٰ

مِن : اسم ظاہر اور ضمیر دونوں پر آتا ہے۔ یہ کبھی زائدہ ہوتا ہے، جیسے ما کان فی البیت مِن أحدٍ، ما لِلمُهمِل من فلاحٍ، کبھی اصلی ہوتا ہے جو حسب ذیل معنوں کے لئے آتا ہے۔

(۱) **تبعیض** : جب اس کے مجرور کا بعض حصہ مراد ہو جیسے خُذْ من الدراهم۔

(۲) **بیانِ جنس** : جب اس کا مجرور ایسی جنس ہو جس میں سے جار کا ماقبل الگ کیا گیا ہو۔ جیسے یُحَلَّون فیها أساورَ من ذهب۔

(۳) **ابتداءِ غایت** : جہاں سے عمل کی شروعات ہو زمان ہو یا مکان جیسے فلان میمون الطالع من یوم ولادته، سافرت من انکلترا إلی باریس. (میں نے انگلینڈ سے پیرس کا سفر کیا۔)

④ **بمعنی بدل** : جیسے أرضیتم بالحیاة الدّنیا من الاخرة.
(بدل الاخرة) ـــــــ (کیا تم آخرت کے بدلہ دنیا کی زندگی سے راضی ہو)

⑤ **تعلیل** : جیسے لاتَقْدِرُ العینُ علی مُواجَهَةِ الشمسِ
من شِدّةِ ضوءِها (لسبب شدة ضوئها)

⑥ **استعانہ** : ینظرالعدو إلی عدوہ من عینٍ تسرمی
بشــرر۔ (بعین)۔ (دشمن اپنے دشمن کی طرف شعلہ بار نگاہوں سے دیکھ رہا ہے)

⑦ **بیانیہ** : (وضاحت) خلق اللّٰہ جمیع النّاس مِن قویٍ
وضعیفٍ (یعنی قوی وضعیف) ـــــ (اللہ نے کمزور و طاقتور سبھی لوگوں کو پیدا کیا)

⑧ **ظرفیہ** : جیسے إذا نودی للصّلوة من یوم الجمعة ،

إلی۔ یہ حروف اصلیہ کی قسم سے ہے اور اسم ظاہر وضمیر دونوں پر داخل ہوتا ہے،
اور حسب ذیل معنوں میں مستعمل ہے۔

① **انتہائے غایت** : زمان ہو یا مکان۔ جیسے نِمتُ اللّیلةَ إلیٰ
طلوع النهار . قرأت الكتاب إلیٰ خاتِمه . اس میں غایت کبھی مغیہ میں
داخل ہوتی ہے کبھی نہیں ہوتی۔ جیسے فاغسلوا وجوهكم وأيديكم
إلی المرافق . وأتموا الصّيام إلی الّليل .

② **مصاحبت** : جیسے مَن انصاری إلی اللّٰہ (مع اللّٰہ)

③ **بمعنی عند** : جیسے الأب راعی الأسرة وأمرها إليه
(عنده)۔ (باپ خاندان کا نگراں ہوتا ہے اور اس کے معاملات اسی کے پاس ہوتے ہیں)

اللّام، حتّی، الواو والتّاء

اللّام - یہ اسم ظاہر وضمیر دونوں پر آتا ہے کبھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے أُرِیدُ لأَتَخَصَّصَ فی هذہ المادۃ (أن أتخصص) لا أبًا لك، کبھی اصلی ہوتا ہے جو حسب ذیل معنوں پر دلالت کرتا ہے۔

① **انتہائے غایت**: جیسے صمتُ شهرَ رمضان لآخرہ، قرأتُ الکتاب لخاتمه، (میں نے کتاب آخر تک پڑھی)

② **ملکیت**: جیسے المنزل لمحمود، کبھی ملکیت مجازی ہوتی ہے جیسے السَّرْج للحصان، المفتاح للباب وغیرہ۔

③ **تعلیل**: جیسے اکتساب الرزق ضروریٌ لدَفع الفَاقة وذُلِّ الحَاجة (فاقہ اور محتاجی کی ذلت دور کرنے کیلئے روزی کمانا ضروری ہے)

④ **تاکید**: جیسے إن کنتم للرُّؤیا تعبرون، للّذین هم لربّهم یرهبون (ان کے واسطے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں)

⑤ **قسم مع التعجّب**: اس میں مقسم بہ لفظ اللہ ہوتا ہے اور جملہ قسم محذوف ہوتا ہے۔ جیسے للّٰہ! لا ینجو من الزّمان عاقل۔

⑥ **تبلیغ** (منتقل کرنا): جیسے قابلتُ صدیقَك ونقلتُ له ما قلتَ۔ (میں تمہارے دوست سے ملا اور جو تم نے کہا تھا اس سے نقل کر دیا)

⑦ **ظرفیہ**: صرف زمان کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے هذا الغلام لِسنةٍ

⑧ **عاقبت** (انجام): جیسے فالتقطهٗ آل فرعون لیکون لهم

عدوًّا وحزنا۔ (پھر اٹھالیا اس کو فرعون کے گھر والوں نے کہ ہو دشمن اور باعثِ غم)
⑨ **تاکید نفی :** جیسے ماکان الحق لینھزم ولم یکن الباطل لینتصر۔ (حق شکست کھانے والا نہیں ہے اور باطل فتحیاب ہونے والا نہیں ہے)
٭ یہ "کان" منفی کے بعد آتا ہے اور اس کا مدخول فعل مضارع ہوتا ہے جو اَنْ مقدرہ کے ساتھ مصدر کی تاویل میں مجرور ہوتا ہے اسکو لام جحود" بھی کہتے ہیں۔
⑩ **بمعنی مع :** جیسے لاتاکلوا أموالھم إلی أموالکم (مع أموالکم) ——— (نہ کھاؤ ان کے مال اپنے مال کے ساتھ)
٭ متعجب منہ اور مستغاث کے علاوہ اسم ظاہر پر داخل ہونے والا لام مکسور ہوتا ہے۔ جیسے یاللفرح ! ، یا للقادرِ للضعیفِ، اور ی متکلم کے علاوہ ضمائر پر داخل ہونے والا لام مفتوح ہوتا ہے، جیسے لی، لہٗ. لکَ وغیرہ۔
حتیٰ : یہ صرف اسم ظاہر پر آتا ہے اور انتہائے غایت پر دلالت کرتا ہے جیسے سھرتُ اللیلۃَ حتی الفجرِ ، قرأت الکتاب کلہ حتی الفصلِ الأخیرِ ، اس میں اگر غایت مغیہ کا جزء ہے تو اس میں شامل ہوتی ہے جیسے أکلت السمکۃ حتی رأسھا ، ورنہ شامل نہیں ہوتی ۔ جیسے قرأتُ اللیلۃَ حتی الصباحِ ، کبھی یہ مصدر مؤول پر آتا ہے اور اس صورت میں تعلیل کے معنی بھی دیتا ہے جیسے اِجْتَنِبْ الکسبَ الخبیثَ حتی تسلمَ ثروتُک (لسلامۃ ثروتک)
الواو والتاء : یہ دونوں حروف اصلی ہیں اور صرف اسم ظاہر پر آتے ہیں اور قسم پر دلالت کرتے ہیں ان میں تاء صرف لفظ اللہ پر داخل ہوتا ہے جبکہ واو عام ہے، جیسے تاللہ لأکیدنّ أصنامکم ۔ والفجر ولیالٍ ، وغیرہ۔

الباء، فی، علی، عن،

الباء : یہ اسم ظاہر وضمیر دونوں پر آتا ہے، کبھی زائد ہوتا ہے جیسے خرجت فإذا بزیدٍ واقفٌ ، ما زیدٌ ببخیلٍ ، کفی بالموتِ واعظًا ، أکرِم بالعربیِّ ، ألقی العدوّ بکلّ جیوشہٖ فی المعرکۃ، کبھی اصلی ہوتا ہے اور حسب ذیل معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

① **الصاق** (اتصال) : جیسے أمسکت باللص ، مررت بالشرطیّ

② **سببی** : جیسے کل امرءٍ یعاقب بتقصیرہٖ (بسبب تقصیرہٖ)

③ **استعانہ** (ذریعہ) : جیسے سافرت بالطائرۃ ،

④ **ظرفیت** : جیسے لقد نصرکمُ اللہ ببدرٍ ،

⑤ **تعدیہ** : جیسے ذھبت بالمریض إلی الطبیب (أذھبتہ)

⑥ **بمعنی بدل** : جیسے ما یرضینی بعملی عملٌ آخرُ (بدل عملی)

⑦ **عوض** : جیسے اشتریت الکتاب بعشرۃ دراھم ،

⑧ **مصاحبت** : جیسے سافر برعایۃ اللہ وارجع بعنایتہٖ (مع رعایۃ اللہ ومع عنایتہ) (سفر کرو اللہ کی حمایت کے ساتھ اور لوٹو اسکی توجہ کے ساتھ)

⑨- **قسم** : اس میں فعل قسم باقی رہتا ہے جیسے أُقسمُ باللہ لأُساعدنّ الضعیفَ

⑩- **بمعنی مِن تبعیضیہ** : جیسے عینًا یشرب بہا عباد اللہ (منہا)

⑪- **بمعنی عن** : جیسے فاسئل بہٖ خبیرًا (عنہ)

فی :- یہ اسم ظاہر وضمیر دونوں پر آتا ہے اور حسبِ ذیل معنوں میں مستعمل ہے۔

(۱) **ظرفیت** : جیسے سرتُ فی اللیل فی مَدینةٍ مُخَوِّفَة ،

(۲) **بمعنی إلیٰ** : جیسے فردّوا أیدیهم فی أفواههم (إلیٰ أفواههم)

(۳) **سببیہ** : جیسے ذاعَ اسمُه فی هذه القضیة (بسبب هٰذه القضیة)

(۴) **مُصاحبت** : جیسے دخل الخلیفةُ فی جماعة من قوادِ جیشه (مع جماعة)۔ (خلیفہ اپنی فوج کے کمانڈروں کی ایک ٹیم کے ساتھ داخل ہوا)

علیٰ :- یہ اسم ظاہر وضمیر دونوں پر آتا ہے اور حسبِ ذیل معنوں میں مستعمل ہے۔

(۱) **استعلاء** (فوق) جیسے یرجعُ المسافرون إمّا علی القُطُر وإما علی السیّارات ، (مسافر یا تو ٹرینوں سے یا موٹروں سے لوٹیں گے)

(۲) **بمعنی الباء** : جیسے إرکب علیٰ اسم اللّٰه (باسم اللّٰه)

(۳) **بمعنی فی** : جیسے دخل المدینة علیٰ حین غفلة من أهلها،

(۴) **تعلیل** : جیسے أشکرُ المحسن علی إحسانه (لإحسانه)

عن : اسم ظاہر وضمیر دونوں پر آتا ہے مشہور معانی یہ ہیں۔

(۱) **بُعد** : جیسے رغبت عن الإقامة فی هذه المدینة (ابتعدتُ)

(۲) **بمعنی بدل** : جیسے اتقوا یومًا لّا تجزی نفسٌ عن نفسٍ شیئًا ،

(۳) **بمعنی من** : جیسے هو الذی یقبل التوبة عن عباده ،

(۴) **بمعنی بَعْدَ** : جیسے لترکبُنّ طبقا عن طبق (بعد طبق)

(۵) **بمعنی الباء** : جیسے وما ینطق عن الهویٰ (بالهویٰ)

الکاف، منذ، مذ، ربّ، خلا، عدا، حاشا

الکاف :- یہ اسم ظاہر پر آتا ہے اور کبھی زائدہ ہوتا ہے، جیسے لیس کمثلہ شیئٌ کبھی اصلی ہوتا ہے اور حسب ذیل معنی دیتا ہے۔

(١) **تشبیہ** : جیسے الارضُ مُدَوَّرَۃ کالکرۃ ،

(٢) **تعلیل** : جیسے اُذکروہ کماھداکم (بسبب ھدایتکم)

جب اس کے آخر میں مازائدہ آتا ہے تو اسکا عمل باطل کر دیتا ہے۔ جیسے الصحۃُ خیرُ النِعَم کما المرضُ شرُّ المصائب،

مُنذُ، مُذ :- یہ اسم ظاہر پر آتے ہیں اور ان کا مجرور ظرف زمان معین ہوتا ہے جو ماضی یا حاضر پر دلالت کرتا ہے، جیسے ما رأیتہ مذ یومِ الجمعۃِ لم یحضر منذُ ربیعِ الاوّلِ وغیرہ۔

رُبَّ :- یہ مشابہ زائد ہے اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے اور کبھی تقلیل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے رب بطلٍ قویٍ یُصرَع فی المعرکۃ (میدان میں کم ہی طاقتور بہادر شکست کھاتے ہیں) کبھی تکثیر کے معنی دیتا ہے۔ جیسے رب أمل قد خابَ ولم یتحقق (کتنی ہی امیدیں ناکام ہوگئیں اور پوری نہیں ہوئیں) اس کو رُبَّۃ بھی پڑھتے ہیں۔ کبھی اس کے آخر میں مازائدہ آکر عمل باطل کر دیتا ہے جیسے ربما رأیتك فی الطریق ، (میں نے اکثر آپ کو راستہ میں دیکھا)

٭ کبھی یہ حذف ہوتا ہے اور اس کی قائم مقامی واؤ یا فاء کرتے ہیں۔ جیسے ولیلٍ اُسعَدَنی ونہارٍ اُحزَننی ، فمثلِكَ أری فی المنام ،

خلا، عدا، حاشا :- یہ تینوں حروف اصلی ہیں اور استثناء کے معنی پر دلالت کرتے ہیں لیکن ان کے حروف جر ہونے کے لئے شرط ہے کہ ان پر مـا نہ داخل ہو جیسے ظهرت النجومُ خلا نجمٍ، فرح الفائزون عدا واحدٍ، رجع الضيوف حاشا أخيه،

٭ کبھی کبھی بعض حروف جر سماعی طور پر حذف ہوتے ہیں اور اسم مجرور کو مفعول بہ سے مشابہت کی وجہ سے نصب دے دیا جاتا ہے اور اس کو "منصوب علیٰ نزع الخافض" کہتے ہیں، جیسے إن ثمودًا كفروا ربهم (بربهم) اختار موسٰى قومَه أربعين رجلًا (من قومه)، أمَرْتُكَ الخير (بالخير) وغیرہ۔

مَشقیں

۱۔ نیچے دیئے گئے جملوں میں حروفِ جر کے اقسام اور معنی بتائیے۔

(۱)۔ أليس الله بأحكم الحاكمين، (۲)۔ عرف يوسف في مصر بجماله، (۳)۔ كان لي صديق وفيٌّ لم أجد كمثله صديقًا آخرَ، (۴)۔ لم أذق طعامًا مذ يوم الجمعة، (۵)۔ اجتنب المستهزئين من الزملاء، (۶)۔ لم تكن الطبيعة لتتغير، (۷) شربت الكوب كله حتى الصبابة، (۸) جاءتني رسالة من صديق، (۹)۔ قد كنا في غفلة من هذا، (۱۰)۔ رضي الله عنهُ (۱۱) بحثت عن الكتاب كثيرًا في المكتبة ولكن لم أجده حتى الآن،

(۱۲)- ما غاب من رجلٍ من مجلسهٖ ، (۱۳)- وھم عن اللغو معرضون ، (۱۴)- مِن جُھدِك استطعت أن تفوق على الجميعِ

۲- خالی جگہوں میں مناسب حرف لائیے۔

تصدر جریدۃ "الرائد" ------- ندوۃ العلماء، لم أتمکّن ----- إنقاذ زمیلی ، قضت المحکمۃ ----- المظلوم ----- الظالم ، المسلم یدعوا ----- المسلم ، دعیٰ نوح ----- الکافرین ، تخرَّجتُ ----- ھذہ الجامعۃ ، ذھبتُ ----- صدیقی ----- المسجد ،

۳- ترکیب کیجئے۔

(۱) ألیس اللہ بکاف عبدہ ،

(۲) لم نجد من قائل لھذا القولِ ،

(۳) کلّ رَجُلٍ یجزیٰ بما کسب ،

حل لغات :

ذاع۔ مشہور ہوا ، ھویٰ ۔ خواہشِ نفسانی ، أسعَدَ۔ نیک بخت بنایا ، الصُّبابۃ ۔ برتن میں بچا ہوا مشروب ، تَصْدُرُ۔ شائع ہوتا ہے ، لم أتمکّن میں قادر نہ ہوا ، إنقاذ۔ بچانا ، تخرّجتُ۔ میں فارغ ہوا ، جامعۃ ۔ یونیورسٹی ،

مشہور علماءِ نحو اور نحوی مراکز

علمِ نحو کی ابتدا عراق کے شہر بصرہ سے ہوئی جہاں اَبُو الأَسْود الدُؤَلی نے اس علم کی داغ بیل ڈالی پھر آگے چل کر اس کے ۵ مراکز بصرہ، کوفہ، بغداد، اندلس اور مصر وجود میں آئے اور مختلف مقامات کے علماء ان مراکز سے وابستہ ہوئے اور اپنے اپنے انداز میں اس فن کو ترقی دی۔ ان مراکز کے مشہور علماء کے نام حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ مرکز بصرہ : أبو الاسود الدُؤلی، عبد اللہ بن أبی اسحاق، عیسیٰ بن عُمر الثقفی، أبو عَمرو زَبّان بن العَلاء، یونس بن حبیب، الخلیل بن أحمد، عَمرو بن عثمان سیبویہ، سعید بن مَسعَدَة الأخفش، محمد بن مستنیر قُطرُب، أبو عُمر صالح بن اسحاق الجَرمی، أبو عثمان بکر بن محمد المازنی، محمد بن یزید المُبرَّد، ابراہیم بن السّری الزجّاج، ابن السّراج محمد بن السّری، الحسن بن عبد اللہ السیرافی،

۲۔ مرکز کوفہ : علی بن حمزۃ الکِسائی، ہشام بن معاویۃ الضریر، یحییٰ بن زِیاد الفرّاء، أحمد بن یحییٰ ثعلب، أبو بکر محمد بن القاسم الأنباری،

۳۔ مرکز بغداد : محمد بن أحمد کَیسان، عَبد الرحمٰن بن اسحٰق الزجّاجی، أبو علی الحسن بن أحمد الفارسی، عثمان بن جِنّی، محمود بن عُمر الزمخشری،

۴۔ مرکز اندلس : أحمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن مضاء، علی بن مؤمن بن محمد بن علی بن عصفور، محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن مالک، أبو حیّان أثیر الدّین محمد بن یوسف، علی بن یوسف بن خَروف، عبد الرحمٰن بن عبد اللہ السُّہیلی۔

۵۔ مرکز مصر : ابن الحاجب عثمان بن عمر بن أبی بکر، عبد اللہ بن یوسف بن ہِشام، عبد الرحمٰن بن أبی بکر السیوطی۔

مُختارات

مِنْ ادَبِ العَرب

نثر کو زبان و ادب کی تعلیم میں اور ادبی نمونوں اور انتخابات کو ذہن کی تعمیر، سیرت کی تشکیل اور خیالات کی اصلاح میں جو دخل ہے، اہلِ نظر اور اہلِ تجربہ سے پوشیدہ نہیں، ہمارے عربی نصابِ تعلیم میں کوئی ایسی کتاب نہ تھی جو عربی زبان و ادب کو اس کے مختلف پہلوؤں اور حیثیتوں کے ساتھ پیش کرے، اسلامی تہذیب کی بھی صحیح اور مؤثر نمائندگی کرے، ادب عربی کے مختلف دوروں، اس کے ارتقاء اور اس کے مختلف رجحانات کی بھی آئینہ دار ہو اور لسانی اور ادبی حیثیت کے علاوہ اخلاق اور تہذیبی حیثیت سے بھی نو عمر طالب علموں کے دماغ پر بہترین اور دیرپا اثرات قائم کرے اور اس تہذیب اور معاشرت کی طرف سے جائز حسنِ ظن اور حق بجانب محبت اور عقیدت پیدا کرے جس کے خیالات اور خواہشات کے زبان و ادب ترجمان ہیں۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ نے طویل مطالعے اور بڑی محنت سے یہ مجموعہ "مختارات" کے نام سے تیار فرمایا ہے۔ جو دین و ادب کا ایک مشترک مرقع ہے

ناشر
فضل ربی ندوی

عربی زبان و ادب کی تحصیل کیلئے ندوۃ العلماء لکھنؤ کا مکمل و مفید ترین نصاب

۱	قصص النبیین	اوّل	(عربی)	مولانا سید ابوالحسن ندوی
۲	〃 〃	ثانی	(〃)	〃 〃 〃
۳	〃 〃	ثالث	(〃)	〃 〃 〃
۴	〃 〃	رابع	(〃)	〃 〃 〃
۵	〃 〃	خامس	(〃)	〃 〃 〃
۶	القراۃ الراشدہ	اوّل	(عربی)	مولانا سید ابوالحسن ندوی
۷	〃 〃	ثانی	(〃)	〃 〃 〃
۸	〃 〃	ثالث	(〃)	〃 〃 〃
۹	مختارات من ادب العرب	اوّل	(〃)	〃 〃 〃
۱۰	〃 〃 〃	ثانی	(〃)	〃 〃 〃
۱۱	منثورات من ادب العرب		(〃)	مولانا محمد رابع ندوی
۱۲	تمرین النحو			مولانا محمد مصطفٰی ندویؒ
۱۳	تمرین الصرف			مولانا معین اللہ ندوی
۱۴	معلم الانشاء	اوّل		مولانا عبدالماجد ندوی
۱۵	〃 〃	دوم		〃 〃 〃
۱۶	〃 〃	سوم		مولانا محمد رابع ندوی
۱۷	علم التصریف			مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی
۱۸				
۱۹	عربی کے دس سبق			مولانا عبدالسلام قدوائی ندوی

ناشر: فضلِ ربی ندوی

مجلسِ نشریاتِ اسلام

ا۔کے۔۳ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد، کراچی، فون ۶۲۱۸۱۷

محققین اور علمائے کرام کی اہم اور بصیرت افروز تصنیفات

کتاب	مصنف	کتاب	مصنف
سیرت حضرت عائشہؓ	علامہ سید سلیمان ندویؒ	لغات القرآن	مولانا عبدالکریم پاریکھ
یادِ رفتگاں	〃 〃	قوم یہود اور ہم قرآن کی روشنی میں	〃 〃
خطبات مدراس	〃 〃	صدر یار جنگ (مولانا حبیب الرحمٰن شیروانی کی سوانح حیات)	مولانا شمس تبریز خاں
حیات امام مالک	〃 〃		
سیر افغانستان	〃 〃	مسلم پرسنل لا اور اس کا عائلی نظام	〃 〃
آپ بیتی	مولانا عبدالماجد دریابادیؒ	اسلام اور غیر اسلامی تہذیب	شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ
معاصرین	〃 〃	سیرت خلفائے راشدینؓ	امام اہلسنت مولانا عبدالشکور فاروقیؒ
بشریت انبیاء	〃 〃	تاریخ مشائخ چشت	حضرت مولانا محمد زکریاؒ
سیرت نبوی قرآنی	〃 〃	معاشرتی مسائل	مولانا محمد برہان الدین سنبھلی
وفیات ماجدی	〃 〃	شبلی معاندانہ تنقید کی روشنی میں	سید شہاب الدین دسنوی
قصص و مسائل	〃 〃	مولانا محمد علی مونگیریؒ	مولانا محمد الحسنی ندویؒ
قرآن آپ سے کیا کہتا ہے	مولانا محمد منظور نعمانی	جزیرۃ العرب	مولانا محمد رابع ندوی
دین و شریعت	〃 〃	تعلیم القرآن	مولانا اویس نگرامی ندویؒ
اسلام کیا ہے؟	〃 〃	محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے	مولانا تقی الدین ندوی
حضرت عثمان ذوالنورینؓ	مولانا سید احمد اکبرآبادیؒ	حسن معاشرت	خیر النساء صاحبہ (مرحومہ) والدہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
فہم القرآن	〃 〃		
وحی الٰہی	〃 〃	ریاض الصالحین (اردو) دو جلدوں میں مکمل	امۃ اللہ تسنیم
مجالس صوفیہ	مولانا سید صباح الدین عبدالرحمٰنؒ	اصح السیر	مولانا حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف دانا پوریؒ
بزم رفتہ کی سچی کہانیاں	〃 〃	اسلام کا زرعی نظام	مولانا محمد تقی الدین امینی
مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب	〃 〃	مقالات سیرت	ڈاکٹر آصف قدوائی
قرآن مجید اور دنیائے حیات (جدید سائنس کی روشنی میں چند حقائق)	مولانا شہاب الدین ندوی	عیون العرفان فی علوم القرآن	قاضی مظہر الدین بلگرامی
		سیرت الصدیقؓ	مولانا حبیب الرحمٰن خاں شیروانیؒ
اسلامی شریعت علم اور عقل کی میزان میں	〃 〃	عورت	افتخار فریدی
قرآن، سائنس اور مسلمان	〃 〃	طوفان سے ساحل تک	محمد اسد سابق لیوپولڈ وس
تخلیق آدم اور نظریہ ارتقا	〃 〃	علم جدید کا چیلنج	وحید الدین خاں

ناشر: فضلِ ربی ندوی

مجلس نشریات اسلام ۱-کے-۳ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد ۱ کراچی ۱۸

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

كتبه العبد نفيس الحسيني اللاهوري غفر الله ذنوبه وستر عيوبه في رمضان المبارك سنة ١٤١٣